مرقع روس

جسمیں سلطنت روس کے ہر حصہ کے تمام جغرافیائی اور
تاریخی حالات معہ وہاں کے مختلف الانواع والاقسام باشندوں کے
تمدنی کیفیات کے درج ہیں

انگریزی سے ترجمہ کرکے معہ ۲۳ تصاویر کے

سنہ ۱۹۰۰ء میں

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں باہتمام
منشی عبدالعزیز مہتمم کے طبع ہوا

تنقیح ۱۹۹۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرقع روس

وسعت اور محل وقوع

تمام دنیا کے ممالک میں انگلستان سے دوسرے درجہ پر- اہل ہندوستان کو مملکت روس کے حالات سے سب سے بڑھ کر دلچسپی ہے- خدانخواستہ اگر سلطنت انگریزی کی ہندوستان سے بیخ کنی ہو جائے کہ جسکے فی الحال کوئی آثار نہیں ہیں- تو اغلب ہے کہ روس جان توڑ کر اس ملک کے فتح کرنے کی کوشش کریگا- لہذا یہ امر واجب ہے کہ روس کی حالت اور اسکا طریق حکومت معلوم ہو تاکہ ہم پہلے ہی سے اس کی حکمرانی کا اندازہ کر سکیں کہ وہ اشخاص جو ہندوستان میں موجودہ حکومت کے شاکی ہیں اس مثل کو بالکل صحیح پائینگے "چولہے سے نکلے اور بھاڑ میں گرے"+

سلطنت روس میں تمام شمالی ایشیا اور نصف مشرقی یوروپ شامل ہے اسکا رقبہ ۸۶ لاکھ مربع میل ہے جو کہ تمام سطح ارضی کا ساتواں حصہ ہے ۱۸۹۵ء میں کل آبادی ۱۱۲ لاکھ تھی (ملین = ۱۰ لاکھ) مگر برٹنگڈریٹ کو شامل کرکے تمام سلطنت انگریزی کا رقبہ ۱۱۵ لاکھ مربع میل اور ۳۷۹ لاکھ آبادی ہے- اور یہ آبادی روس کی آبادی سے قریباً تگنی زیادہ ہے- روسی سلطنت دو بڑے حصوں میں منقسم ہے- یورپی روس اور ایشیائی روس اول الذکر کا قریباً ۲ ملین مربع میل رقبہ ہے اور ہندوستان کی وسعت کا ۲/۳ ہے آبادی قریباً ۹۵ ملین ہے ایشیائی روس کا رقبہ ۶ ملین مربع میل ہے- یعنی

ہندوستان سے بڑا کنا ہے لیکن اسکی آبادی صرف ۱۸ ملین ہے۔ ہم ہر ایک حصّہ کا
سلسلہ وار حال بیان کریں گے ✤

یورپی روس

حدود اربعہ وسعت وغیرہ

یورپی روس شمال کیطرف بحر منجمد مشرق کیطرف کوہستان یورال دریائے یورال
اور بحیرہ کیسپین۔ اور جنوب کیطرف کوہ قاف اور بحیرہ اسود۔ اور مغرب کیطرف۔
آسٹریا پرشیا بحیرہ بالٹک۔ اور سویڈن سے محدود ہے ✤

زیادہ حصہ یورپی روس کا ایک وسیع میدان ہے۔ خاص منبع آب کوہستان والدائی
سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کے درمیان ایک کسیقدر بلند سلسلہ ہے۔ بڑے پہاڑ
یورال اور قاف ہیں۔ جو ایشیائی روس کی سرحد ہیں۔ فیلنڈ میں جو اسی نام کی جھیل
کے شمال میں واقع ہے۔ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ کوہستان والدائی کے شمال میں
جو دریا ہیں وہ بحر منجمد یا بحیرہ بالٹک میں بہتے ہیں اور جو جنوب کو بہتے ہیں وہ بحیرہ کیسپین
یا بحیرہ اسود میں گرتے ہیں۔ چونکہ روس میں دریاؤں کے منبع کم بلندی پر واقع ہیں لہذا
ان کی رفتار بہت سست ہے اور اسی لحاظ سے جہاز رانی کے واسطے بہت موزوں
ہیں مگر ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو کئی ماہ تک منجمد رہتے ہیں۔ بڑے بڑے شمالی
اور جنوبی جو کہ عموماً ایک دوسرے کے قریب تر ہیں۔ ایک دوسرے سے بذریعہ نہر
کے ملحق ہیں۔ لہذا ایک قسم کا انکا تعلق بحر کیسپین بحیرہ بالٹک اور بحر اسود میں ہے
یورپ کے سب سے بڑے دریا والگا کا خاص بندرگاہ قی الحال سینٹ پیٹرسبرگ ہے ✤
اسکے شمال مغرب میں بکثرت جھیلیں ہیں۔ لاڈوگا ان میں سے تمام یورپ میں
سب سے بڑی ہے۔ اور جنوب مشرق میں شوری جھیلیں ہیں ✤
روس کے جنوبی قطعات عموماً گرم ہیں۔ اور شمالی سرد۔ مگر آب و ہوا بلحاظ اپنے مختلف

حالتوں کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ منطقہ باردہ میں دائمی طور پر زمین کئی فیٹ نیچے تک
ہمیشہ منجمد رہتی ہے۔ اور موسم یہاں کا ایک بڑا لمبا گرما کا برابر دن ہوتا ہے۔ اور ایک
لمبی موسم سرما کی رات جس میں صاف چاندنی ہوتی ہے۔ اور روشن بادل آسمان
میں چمکتے ہیں۔ جنکو ارورہ بوریلیس (شمالی روشنی) کہتے ہیں وسط اور شمال میں ونکا
موسم بہت لمبا اور بہت سخت ہوتا ہے۔ اور گرما میں موسم چھوٹا اور گرمی بہت تیز
ہوتی ہے۔ اسکے برعکس جنوب میں گرما بڑا ہوتا ہے اور موسم سرما چھوٹا ❊

سرما میں لوگوں کے چہرے بالکل سڑکوں پر نظر نہیں آتے کیونکہ اس خوف سے
کہ مبادا کہ کہرے سے ناک یا کان نہ اڑ جائیں سب لوگ منہ پشمی اشیاء سے چھپا لیتے ہیں
اگر ان کے جسم ایسے طور پر منجمد ہو جاویں کہ ان کو پھر گرم کیا جاوے تو انکے مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے
جب ناک جم جاتی ہے تو کچھ سفید اور سخت ہو جاتی ہے۔ انسان کو نہ تکلیف ہوتی ہے
اور نہ خبر ہوتی ہے اگر کوئی شخص پاس سے گذرے تو وہ کہتا ہے۔ "قبلہ ذرا اپنی ناک
کا خیال رکھو" اسپر یہ شخص کچھ برف لیتا ہے اور اپنی ناک کو ملتا ہے۔ یہانتک کہ وہ
گرم ہو جاتی ہے اور اسطرح نقصان نہیں ہوتا۔ ایک شخص کو ایک دفعہ لوگ اسکی برفانی
گاڑی سے اٹھا کر اسکی جھونپڑی میں لے گئے۔ اسکے پیر منجمد ہو گئے تھے۔ جب ان
پیروں پر لکڑیاں ماری گئیں تو ایسی آواز سنائی دی کہ گویا پیر سنگ مرمر کے بنے
ہوئے تھے۔ ایسے موقع پر آنکھیں بھی تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ پپوٹے منجمد ہو جاتے
ہیں جب ایسا اتفاق ہو تو انسان اپنے ہاتھوں سے ٹٹول کر کسی گھر پر پہنچ جاتا ہے اور
صاحب خانہ اجازت لیکر انگیٹھی کے پاس بیٹھ جاتا ہے جس سے برف پگھل جاتی ہے
جب بہت ہی سردی ہو تو لوگوں کو سونے کی بہت خواہش ہوتی ہے۔ سو لینا چاہتے
ہیں لیکن اگر ایسا کریں تو پھر انکو اٹھنا نصیب نہیں ہوتا۔ اور اسطور پر ہر سال بہت
سے لوگوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں ❊

گوشت منجمد حالت میں ایک عرصہ دراز تک رہ سکتا ہے۔ مرغیوں کے پر اکھیڑ
لئے جاتے ہیں اور پھر کچھ پانی میں ڈبو دی جاتی ہیں۔ اور منجمد ہونے کیواسطے
چھوڑ دی جاتی ہیں۔ منجمد بطخیں بازاروں میں اسطرح نظر آتی ہیں کہ ان کی لمبی لمبی
گردنیں آگے نکلی ہوئی ایسی سخت ہوتی ہیں کہ انکو ان سے پکڑ کر اٹھا سکتے ہیں بارش

کم ہوتی ہے - یعنی مشرق میں کوئی ۱۴ - انچ اور مغرب میں کوئی ۲۵ - انچ تک کچھ حصّہ بکا برف کی صورت میں آ گرتا ہے - موسم سرما میں جو طوفان آتے ہیں اُن کے باعث اکثر ریل کی سڑکیں برف سے چھپ جاتی ہیں - اور مویشیوں کا اس سے بہُت نقصان ہوتا ہے ✣

بحر منجمد کے کنارے جو قطعہ واقع ہے وہ بالکل ایک دلدل کا میدان ہے - جو سال میں عرصہ تک برف سے چھپا رہتا ہے - درخت نہیں پیدا ہوتے - مگر کائی گھاس - وغیرہ اور چند پودے ہوتے ہیں شمال اور وسطی روس کا ایک کثیر حصّہ جنگلوں سے پُر ہے - بعض حصص میں درخت ایسے گنجان ہیں کہ کہتے ہیں کہ ایک گلہری سینٹ پیٹرزبرگ سے ماسکو تک جو ۴۰۰ میل کا فاصلہ ہے بغیر زمین پر پیر رکھنے کے سفر کر سکتی ہے - جنوب مشرق میں بنجر ریگستان ہیں جنکو سٹیپس کہتے ہیں جنوب مغربی اور مغربی حصّے زرخیز ہیں - جو سویا اور خاصکر رائی کی شمال کیطرف کاشت ہوتی ہے - گیہوں جنوب مغرب میں پیدا ہوتا ہے - اور مغرب میں سَن اور سمپ پیدا ہوتی ہے ✣

رہنے سہنے کے طریقے خوراک لباس اور ذرائع سفر لیپ لینڈ کے لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں - شمال میں ملتا ہے بھیڑیں بیل اور گھوڑے بکثرت جنوب میں پیدا کئے جاتے جنوب مشرق میں اونٹ عام ہیں - سرما میں خرگوش سفید ہو جاتے ہیں جس کے باعث یہ برف میں آسانی سے نہیں دکھائی دیتے - مگر گرما میں یہ بھورے رنگت کے رہتے ہیں ریچھ اور بھیڑئے خاص شکاری جانور ہیں ریچھ جنگل ہی میں رہتے ہیں اور اکثر نظر نہیں آتے مگر بھیڑئے دیہات کے نزدیک رہتے ہیں - تنہا بھیڑیا انسان پر حملہ کرنے کی جرات نہیں کرتا - مگر یہ اکیلے دکیلے بچے کو اٹھا لیجاتا ہے بعض اوقات بھیڑئیے کتوں پر حملہ کرتے ہیں - بھیڑیوں کا ایک گروہ دیہات میں آ جاتا ہے

جب کتے انکا پیچھا کرتے ہیں تو یہ بھاگ نکلتے ہیں یہانتک کہ کتے دور تک جنگل میں اِن کے پیچھے چلے جاتے ہیں۔ اُسوقت یہ بھیڑئے دفعتاً پھر پڑتے ہیں اور ان بیچارے جانوروں کو پکڑ کر کھا جاتے ہیں ÷

روسی کبوتر کو روح القدس کی ایک نشانی سمجھتے ہیں۔ انکو مارنا یہ بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں یہ صرف اِن جانوروں کو خوراک دیتے ہیں اور اِن کو اُڑا کر اپنے دل بہلانے کے واسطے خریدتے ہیں دوکاندار اور دیگر لوگ ایک لکڑی کے ساتھ سے جھنڈے باندھکر ہلاتے ہیں اور اُن کو اوڑنے کی سمت بتلاتے ہیں۔ روسی بہت روس میں بہت سی چڑیاں بھی رکھتے ہیں۔ موسم سرما میں جو بالکل ہوا میں رکھی جاتی ہیں۔ انکو بالکل پانی نہیں دیا جاتا کیونکہ یہ فوراً جمکر برف بنجاتا ہے۔ اِن کے پنجروں میں چھوٹی سی بوتل برف کی رکھی ہوتی ہے جسکو یہ اپنی چونچوں سے پگھلا لیتے ہیں۔ البتہ جب سورج سے ذرا بھی برف پگھلنے لگتی ہے تو یہ چڑیاں نہایت شوق سے پانی پیتی ہیں ÷

چڑیاں بہت کثرت سے رکھی جاتی ہیں۔ بہت سے اضلاع میں بجائے شکر کے شہد مستعمل ہوتا ہے سٹرجن مچھلی کا شکار بڑے دریاؤں میں بہت ہوتا ہے۔ اور روسی اِسکا بہت شوق رکھتے ہیں ÷

باشندے

روس میں بہت سی اقوام آباد ہیں۔ مگر خاص روسی جنکا اب حال بیان کیا جائیگا بہت ہی کثرت سے اور مشہور ہیں۔ انکے اقسام یہ ہیں۔ باشندگان روس عظمیٰ جو وسط میں رہتے ہیں اور ۴۰ ملین سے زائد ہیں۔ دوسرے باشندگان روس خورد ۱۵ ملین کے قریب ہیں اور جنوب مغرب میں رہتے ہیں۔ سفید روسی جو قریباً ۴ ملین ہیں۔ اور مغربی صوبجات میں رہتے ہیں ÷

یورپین تین بڑی بڑی نسلیں آباد ہیں۔ لاطینی۔ جنمیں اٹالین۔ فرانسیسی اور ہسپانین ہیں۔ اور جو جنوب مغرب میں رہتے ہیں۔ ٹیوٹنز جن میں جرمن۔ انگریز۔ سویڈ وغیرہ ہیں۔ اور وسط میں رہتے ہیں۔ اور سیلو لوگ معہ روسی اور پولز وغیرہ کے مشرق کیطرف رہتے ہیں ÷

سلیو لوگ آریا نسل سے ہیں۔ ان کی نسبت قیاس ہے کہ یہ اور آریا نسل کے
لوگوں کی نسبت شمالی راستہ سے یورپ میں آئے ہیں۔ وسط یورپ کے مختلف
حصص میں ان کے علاحدہ گروہ ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بہت سوں کو جرمنوں نے ابتدائی
زمانہ میں غلام بنا لئے۔ کیونکہ لفظ "سیو (غلام)" کا اشتقاق انہیں سے ہے۔ لاطینی
لفظ "اسلاوس" سے "سلیو" نکلا ہے۔ جسکے معنے قدیم ہندوستان کی زبان میں "غلام
بنایا گیا" کے ہیں۔ اسوقت کوئی نسل خالص سلیونک خون کی نہیں ہے۔ صدیوں
تک مغل تاتار ملک کے ایک بہت بڑے حصہ پر حکمران رہے۔ اور انہوں نے
روسیوں سے مناکحت کر لی۔ چنانچہ ایک مثل ہے۔ "روسی کو دیکھو اور تم کو معلوم
ہوگا کہ یہ تاتار ہے"۔ اسکے بعد جرمن اور سویڈس سے بھی مناکحت ہوئی۔ مشرقی
اور مغربی آریوں میں سلیونک نسل کے لوگ بطور ایک واسطے کے ہیں ❊

وضع قطع

روسی عموماً گندم گوں ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی اور گہرے ہیں گھنی بھویں
چھوٹی سی ناک گھنی ڈاڑھی ہوتی ہے اور قد میانہ ہوتا ہے بعض اپنے بالوں کو
اسقدر بڑھاتے ہیں کہ یہ ان کی پشت پر گویا عیال معلوم ہوتے ہیں۔ بعض کے
بال گول کئے ہوئے ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص نائی کے پاس خط بنوانے
جاتا ہے تو یہ ایک آہنی ٹوپی سر پر رکھ دیتا ہے اور جو بال اسکے کناروں سے
نکلے رہتے وہ تراش دیتا ہے اس موقعہ پر ایک تاریخی واقعہ یاد آگیا ہے جو روسیوں
کے بالوں کی نسبت مشہور ہے پیٹر اعظم کو عنفوان شباب میں ایک مرتبہ جہاز بنانے
کے لئے روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ اپنے ملک میں حکم دیدیا کہ سب سپاہی اور امیر
ڈاڑھیاں کٹواویں اور جو ڈاڑھی کٹوانا پسند نہ کرے وہ ایک رقم معین بطور تاوان
کے دے۔ اس وقت تک روس میں ڈاڑھی وغیرہ کے بال لمبے رکھنے کا عام رواج
تھا۔ بہت سے امیروں اور اہل وسعت فوج کے لوگوں نے ڈاڑھیاں بچا رکھنے کے لئے
روپیہ ادا کر دیا اور زار روس کے خزانہ میں ایک معقول توفیر ہوگئی۔ غریب روسی اپنے
بالوں کیطرف کچھ خیال نہیں کرتے جو عموماً باہم الجھے رہتے ہیں مگر قصبہ کے پادری

داڑھیاں اور بال نہایت احتیاط سے کنگھی کرکے صاف رکھتے ہیں +

لباس ان کا یہ ہے کہ ایک ٹوپی سر پر ہوتی ہے جو قریبًا آنکھوں تک آجاتی ہے
ایک ڈھیلا ڈھالا سیاہ لمبا کوٹ ایڑیوں تک لٹکا ہوا۔ اور گھٹنوں تک بھاری بوٹ
ہوتے ہیں جنکے اندر پاجامہ کے پائنچے ڈالے ہوتے ہیں۔ سرما میں غریب لوگ
پوستین پہنتے ہیں۔ امیر آدمیوں کے پاس قیمتی اور عمدہ قیمتی کپڑے اور اونی لبادہ
ہوتے ہیں۔ بعض اشخاص یورپ کے دیگر ممالک کیطرح کپڑے پہنتے ہیں اور سپاہی
جو بکثرت ہیں تو وہ وردیاں پہنتے ہیں +

موسم کے مطابق لباس میں اختلاف ہے۔ سرما میں موٹے اونی کپڑے پہنے جاتے
ہیں۔ اور گرما میں باریک کپڑے ۔ لیکن ممکن ہے کہ لباس ہلکا پہنا جائے مگر شام کو جب

گرم اور بھاری کپڑے پہنتے ہیں +

دہات غریب غربا خود اپنے کپڑے بنتے اور ان کو نیلا رنگ دیتے ہیں۔ جو بوٹ بدلم خرچ نہیں کرسکتے وہ پٹیاں چیتھڑوں کی اپنے پیروں کے گرد لپیٹ کر ان کو فیتہ سے باندھ لیتے ہیں۔ اور ان پٹیوں کے اوپر یہ جوتے پہنتے ہیں جو پتلی کہال کے بنے ہوئے ہوتے ہیں +

گرما میں مستورات ہلکی روئی کے کپڑے پہنتی ہیں اور سرما میں یہ مردوں کیطرح بھیڑوں کی کہال (پوستین) پہنتی ہیں +

اکل و شرب

دہقان خاصکر بھوسلی روٹی کہاتے ہیں جو غلہ رائی کی ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ گوبی یا کرم کلہ کا شوربا جو کسیقدر رسیدہ ڈالکر پکایا جاتا ہے گرم گرم کہاتے ہیں ایک قسم کا گیہوں جو بہون کر ابالا جاتا ہے کسیقدر چربی کے ساتھ کہایا جاتا ہے۔ کلہ گوبی مولی۔ پیاز وغیرہ بھی خوراک کے طور پر مستعمل ہوتی ہیں۔ خشک کُکرمُوتے دہاگوں میں پروئے ہوئے منڈیوں میں بکتے ہیں +

امیر بھی غریبوں کیطرح گوبی کے شوربے کے شائق ہیں۔ مگر یہ اسکو مختلف طور پر تیار کرتے ہیں۔ چوکہن اور بھیڑ کے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹتے ہیں اور سبکو ملا کر رکابی میں کہتے ہیں اور پھر تین چمچے بھر بالائی اسپر ڈالتے ہیں گوبی کا شوربا خاصکر دستر خوانوں پر رکہا جاتا ہے۔ بعض قسم کے روسی مچھلی کے شوربے بھی لذیذ ہوتے ہیں +

چونکہ موسم میں سردی بھی بہت سخت ہوتی ہے اور گرمی بھی اسی لحاظ سے کہانے بھی مختلف کہائے جاتے ہیں۔ مذہب کا بھی اثر ہوتا ہے ہفتہ کو اتوار سے کہانا مختلف ہوتا ہے۔ اور بدھ اور جمعہ چونکہ روزہ رکہنے کے دن ہیں۔ اس لحاظ سے سوموار اور منگل سے بھی مختلف ہیں +

روٹی مختلف شکلوں کی ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ انگشتری کی شکل کی ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسے دہاگہ میں پرو سکتے اور بازو میں ڈالکر لیجا سکتے ہیں +

روسی مچھلی کے جو تیل میں تلی ہو بہت شائق ہیں یہہ برف بہت استعمال
کرتے ہیں یہہ برف کا پانی اور برف کی شراب ہی صرف نہیں پیتے ہیں بلکہ برف کی چائے
بھی استعمال کرتے ہیں یعنے ایک ٹکڑا برف کا چائے کے پیالہ میں ڈالدیتے ہیں
تمام خاندانوں میں سوائے بہت ہی غریب اور مفلس خاندانوں کے برف کے ذخیرے
ہوتے ہیں - نیوا پر برف بعض اوقات تین مکعب فٹ موٹی ہوتی ہے اسکے بڑے بڑے
ٹکڑے لاکر فروخت ہوتے ہیں ✦

شہروں میں بعض امیر لوگ بڑی عیش و آسایش سے زندگی بسر کرتے ہیں
دیہات میں بعض اوقات ہندوستان کیطرح بارش نہیں ہوتی اور اسیطرح بہت
مصیبت نازل ہوتی ہے - ان ایام میں - اور نیز بعض حصص ملک میں ہمیشہ قحط کی
روٹی مستعمل ہوتی ہے - گیہوں کے ساتھ بھوسی اور چھال تک ملائی جاتی ہے اسکا
ذائقہ بڑا خراب دوات کیطرح ہوتا ہے - سیاہ نان میں بعض اوقات ریگ ملی
ہوتی ہے - اسکو کھاتے وقت اوپر کے دانت نیچے کے جبڑے کیساتھ نہیں ملتے
اور اسیطور پر ریت دانتوں سے نہیں لگتی ✦

روس میں تمباکو عام طور پر مستعمل ہوتا ہے - زن و مرد سب استعمال کرتے
ہیں عورتیں سفر میں سگرٹ کی ڈبیا نکالتی ہیں اور جس پہلے مرد سے ان کی
ملاقات ہو اوس سے دیا سلائی مانگتی ہیں ✦

چائے کا بہت استعمال ہوتا ہے چین سے اعلےٰ درجہ کی عمدہ چائے
اینٹوں کی شکل میں آتی ہے - جس سے تھوڑی تھوڑی کاٹ کر استعمال کرتے ہیں
سماوار میں ہمیشہ پانی گرم رکھا جاتا ہے - اسکے بیچ میں آگ کی جگہ ہوتی ہے اور
اسکے اوپر بعض اوقات چائے کی کیتلی رکھدیتے ہیں ✦

کاواس ایک قسم کی بیر شراب روسیوں کو بہت پسند ہے - جسطرح مچھلی بغیر پانی
کے زندہ نہیں رہ سکتی اسیطرح روسی بغیر کاواس کے زندہ نہیں رہ سکتے - معمولی
روسی کبھی پانی زبان سے بھی نہیں لگاتے - سوائے کاواس کے کچھ نہیں پیتے
بلکہ اسکو گوبی کے شوربے کیساتھ بھی ملا دیتے ہیں - یہہ اسطرح بنائی جاتی ہے کہ اس
میں کچھ شہد اور نمک ملاکر اسکا خمیر اٹھاتے ہیں ✦

روسی دہقان بدقسمتی سے ایک اور سخت شراب کے بھی شائق ہیں جسکو وڈکا کہتے ہیں۔ یہ عرق کیطرح کی شراب ہوتی ہے۔ مگر رای سے کھینچی جاتی ہے۔ صرف ہر ایک شادی مرگ یا اور کسی رسم کے اختتام پر ہی شراب خوری نہیں ہوتی ہے بلکہ خرید یا فروخت یا اور کوئی کام بھی بغیر وڈکا کے نہیں کیا جاتا۔ لگان جمع کرنے والے کو دھوکہ دینے کے واسطے لوگ اسے شراب میں سرشار کر دیتے ہیں۔ شراب خواری بالکل گناہ نہیں سمجھی جاتی ؂

مکانات

شہنشاہ کے بعض محل تو تمام دنیا سے عمدہ ہیں۔ مگر لوگ عموماً غریبانہ طور کے نیچے

ہوئے مکانوں میں رہتے ہیں جو شہتیروں کے بنے ہوئے ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر رکھے ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر یک منزلہ ہوتے ہیں۔ دریچے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ہر ایک مکان میں ایک بڑی خشتی انگیٹھی ہوتی ہے۔ جس سے بعض اوقات تمام گھر دھوئیں سے بھر جاتا ہے۔ چونکہ اس کے اوپر کیطرف گرمی ہوتی ہے۔ یہاں لوگ نہایت شوق سے سوتے ہیں۔ یہاں بچے اپنی غلیظ پوستینوں میں لپٹے پڑے رہتے ہیں بچے ایکقسم کے گہوارہ میں رہتے ہیں جو ایک بانس کے سرے سے مضبوط بندھے ہوئے لٹکتے رہتے ہیں ؛

(ایک دہقان کی جھونپڑی)

بہت سے مکانات اسطرح بنے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکی ادلیتان کیطرف ہوتی ہیں۔ اودلتی کے عین وسط میں عموماً ایک دریچہ ہوتا ہے خوشحال لوگوں کے مکانات

میں دریچہ کے چوکھٹ اور اولتی کے کناروں پر عمدہ نقش و نگار اور رنگ ہوتا ہے ❊

بہت سے روسیوں کو صفائی کا بالکل خیال نہیں ہے یہ اپنی جھونپڑیوں کا صاف رکھنا صرف ایک تضیع اوقات سمجھتے ہیں تمام قسم کی غلاظت باہر پھینکدی جاتی ہے کہ سرما میں برف گر کر جب جائے اور گرما میں جب برف پگھلے تو یہ بھی اسکیساتھ بہ جاتی ہے اسی باعث سے بیماریاں متواتر لاحق رہتی ہیں۔ مغربی ممالک کی نسبت اسی باعث تعداد اموات یہاں پر دگنی ہے ❊

(روسی دربان)

شہروں میں اکثر سڑکیں فراخ اور سیدھی ہیں۔ مگر گاڑیوں کے پہیوں کے باعث بہت خراب حالت میں رہتی ہیں۔ دوکانوں میں بہت کچھ اسباب نہیں ہوتا اور عمدہ طور پر اشیا رکھی ہوئی نہیں ہوتیں بڑی بڑی سڑکوں پر گاڑیاں گھوڑے جڑے ہیں۔ اور جو لوگ رات کو باہر جانا چاہیں۔ انکو ضرور لالٹین ہمراہ لیجانا چاہئے کیونکہ چند ایک لالٹین جو سر عام ہوتی ہیں۔ وہ نہ ہونے کے برابر ہیں ❊

امیروں کے گھر بڑے ہوتے ہیں۔ اور نوکر بھی بکثرت ہوتے ہیں اور اکثر انکے مکانات میں سردی سے بچنے کے واسطے دوہرے دریچہ اور دوہرے دروازہ ہوتے ہیں ❊

حمام

روسی دہقان سوتے وقت کپڑے نہیں اُتارتے۔ بلکہ اپنی پوشاک پہنے ہوئے سو جاتے
ہیں۔ ہفتہ وار نہانے سے البتہ کسیقدر وہ صاف رہتے ہیں۔ ہفتہ کی شب کو
عام طور پر لوگ نہاتے ہیں تاکہ اتوار کو وہ پاک و صاف رہیں۔ شہروں میں لوگوں
کے گروہ کے گروہ تولئے ہاتھوں پر ڈالے ہوئے۔ اور درختوں کی شاخیں ہاتھ
میں لئے ہوئے جاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ اسطرح نہیں نہاتے کہ پانی میں
گھس جائیں یا پانی اپنے اوپر ڈالیں۔ اِن کے حمام بخاری۔ یا دخانی ہوتے ہیں۔ بڑے
بڑے پتھر آگ میں ڈال کر گرم کئے جاتے ہیں۔ جب یہ باہر نکالے جاتے ہیں ان پر
پانی ڈالا جاتا ہے۔ اور تمام مکان بھاپ سے بھر جاتا ہے۔ لوگ جو نہانا چاہتے ہیں
بنچوں پر لیٹے رہتے ہیں۔ اور بھاپ سے گرم ہو جاتے ہیں۔ بنچیں مختلف بلندی کی
ہوتی ہیں جسقدر بلند ہوں اسیقدر زیادہ گرم ہوتی ہیں۔ حمام کے نوکر نہانے
والوں کو درختوں کی شاخوں سے جو سرد پانی میں بھیگی ہوتی ہیں مارتے ہیں کوئی
شخص دیکھکر یہ خیال کرسکتا ہے کہ انکو سزا مِل رہی ہے۔ مگر نہانے والے اسطرح
خوش ہوتے ہیں جیسے مچھلی پانی میں۔ گرمی پہلے پہل سخت معلوم ہوتی ہے۔ مگر جب
پسینہ آجاتا ہے تو بہت ہی خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ اس کے بعد سرد پانی
ڈالا جاتا ہے سرما میں بعض اوقات نہانے والے باہر نکلکر برف پر لوٹتے ہیں یہ
خوفناک معلوم ہوتا ہے۔ مگر روسیوں کو اس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا ٭

شہروں میں حمام بنے ہوئے ہیں جہاں لوگ کچھ تھوڑی سی اجرت دیکر چلے جاتے
ہیں امیروں کے اپنے حمام ہوتے ہیں دہقان اسطرح نہاتے ہیں کہ اپنی جھونپڑی کے
دروازے اور دریچے بند کرلیتے ہیں اور ایک گرم چھت پر پانی ڈالتے ہیں۔
حتے کہ تمام گھر بھاپ سے بھر جاتا ہے ٭

اطوار

روس میں کہیں آدمیوں کے چال چلن مختلف ہیں۔ دہاتی اور شہری بہت سی

حالتوں میں ایک دوسرے کے بالکل برخلاف ہیں۔ امیر اور افسر بھی بطرح مختلف ہیں
ایک معمولی روسی نیک۔ سادہ دل خاموش مزاج۔ اور ہندوؤں کی طرح یہ بھی
تقدیر کے تابع ہوتا ہے گویا ایک بچہ ہوتا ہے۔ بچوں ہی جیسے اسمیں عیوب ہوتے ہیں
اور بچوں ہی جیسی اسمیں نیکیاں ہوتی ہیں ٭

روسیوں میں قومیت کا بہت ہی سخت خیال ہے۔ ہر ایک روسی اپنے اہل ملک
کو "برادر" یا "گولبیچک" کہکے مخاطب کرتا ہے۔ مگر اجنبی کو "تم" کہکر مخاطب کریگا۔ باہم
ایک دوسرے سے یہ بہت شفقت کرتے ہیں اور ان میں کینہ کشی کا مادہ اور اقوام
کیطرح نہیں ہوتا ٭

ایک روسی کا قول ہے: "سستی ہماری قومی کمزوری ہے۔ اور جو کچھ غلطی ہم سے
ہوتی ہے اس سب کا باعث یہی ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اعلے مرتبہ سے ادنے
حثیت تک۔ ہرگز وہ کام کرنا پسند نہیں کرتا جس سے پہلوتہی کرنا اسکے امکان میں
ہو ہم ہرگز وہ کام آج نہیں کرتے جسکو ہم کل پر ملتوی کر سکتے ہوں۔ ذرہ گورنمنٹ کے
دفاتر میں جاکر کلارکوں کو کام کرتے ہوئے دیکھو یہ کیا کر رہے ہیں؟ بعض سگرٹ
پی رہے ہیں۔ بعض تاش کھیل رہے ہیں۔ بعض گپیں اوڑا رہے ہیں۔ مگر جہانتک
کام سے احتراز ہو سکتا ہے کوئی بھی نہیں کرتا۔ ہمارا سب کا مسئلہ یہ ہے کہ ہمکو
زندگی آرام طلبی کی ملے۔ خواہ کچھ ہی اسکے عوض ہم سے لے لیا جائے" ٭

روسی تحصیل علم میں بڑے مستعد ہیں۔ مگر یہ متواتر یہ عذر پیش کرکے کچھ لیاقت
بھی حاصل نہیں کرتے کہ یہ "بالکل بے سود ہے"۔ جب ان کو کوئی مقصور بتلایا
جاوے تو اسکو یہ صرف ایک خفیف سا معاملہ سمجھتے ہیں ٭

ہندوؤں کیطرح روسی حفظ ماتقدم سے بے بہرہ اور کوتاہ اندیش ہیں جو کچھ
ان کے پاس ہو بجز اسکے کہ یہ کل کا خیال کریں آج اسے خرچ کر دیتے ہیں ٭
ہندوؤں کیطرح یہ مہمان نواز بھی بہت ہیں۔ مہمان کی بہت خاطر تواضع کیجاتی ہے
روسی بڑے خوش خلق ہوتے ہیں۔ ادنے سے ادنے درجہ کا مزدور اپنے
غریب سے غریب عزیز کے سامنے نہایت خوش خلقی سے سلام کرتا ہے۔ تین مرتبہ
سر سے ٹوپی اوتارتا ہے۔ اسکی طرف جلدی سے بڑھتا ہے۔ اس سے مصافحہ کرتا

کرتا ہے بھائی قبلہ وغیرہ الفاظ سے اسے بار بار مخاطب کرتا ہے۔ نہایت اشتیاق اور شفقت سے اسکی مزاج پرسی کرتا ہے۔ اور اسکو خدا تعالےٰ و دیوں وغیرہ کے حوالہ بعینہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کہ اسکا مخاطب کوئی بڑا ذی رتبہ ہو+

دہقان اپنے بال لمبے لمبے بڑھاتے ہیں۔ اور اگر ان کے پاس ٹوپی نہ ہو تو ایک بچی لیکر اپنے سر کے گرد باندھ لیتے ہیں تاکہ کام کرتے وقت ان کے بال آنکھوں پر نہ گریں۔ جب کوئی دہقان کسی ذی حیثیت کو ملتا ہے تو یہ فوراً اپنی وہجی سر سے اتار لیتا ہے گویا کہ اسکی ٹوپی ہے۔ روسی کسی بڑے آدمی کو دیکھکر فوراً اپنی ٹوپی اوتار لیتے ہیں۔ اور جبتک یہ ادان کے سامنے رہے اپنی ٹوپی ہاتھ میں پکڑے رہتے ہیں اور وہ شخص بھی اس کے عوض اپنی ٹوپی اوتار لیتا ہے۔ حتےٰ کہ دو گاڑی بان بھی ایک دوسرے کے سامنے اپنی اپنی ٹوپیاں اتار لیتے ہیں۔ معاف کیجیئے! معاف رکھئے! میں معافی مانگتا ہوں! ایک فقیر دوسرے فقیر سے کہتا ہے اور فوراً اپنی غلیظ ملکی ٹوپی سر سے اوتار لیتا ہے۔ بجائے یہ کہنے کہ کیا تم کل اپنے بھائی کے یہاں گئے تھے؟ روسی دہقان یہ کہتا ہے: بندہ جناب من کیا آپ کل اپنے بھائی جان کے دولت خانہ پر تشریف رکھتے تھے؟

روسی شفقت آمیز اسمائے تصغیر بہت کثرت سے استعمال کرتے ہیں جیسے میری چھوٹی پیاری میری چھوٹی اماں۔ میری چھوٹی جان وغیرہ۔ ایسے ہی بکثرت نام ولد کے خلاصہ مستعمل ہیں جو شاہی محلوں میں بھی رائج ہیں۔ اور یہی حال کسیقدر انگلستان میں ہے۔ جب البرٹ پرنس آف ویلز چھوٹے تھے تو ان کی والدہ ملکہ معظمہ انہیں برٹی کہا کرتی تہیں+

ایک روسی نوکر کے عیوب اور صفات اسطرح بیان کی گئی ہیں:۔

وہ یہ تمہاری خدمت میں کبھی اُکتاتا نہیں۔ اگر یہ سارا دن تمہارا کام کرتا رہا ہے تو تمام رات بھی اگر ضرورت ہو تو تمہارا کام کرتا رہیگا۔ کوئی کام اس کے نزدیک مشکل نہیں ہے۔ ہر ایک ضرورت کے موقع پر یہ تمہارا داہنا بازو ہے۔ یہ تمہاری گاڑی یا ساز کی مرمت کر سکتا ہے اور تمہارے بوٹ یا کپڑے بھی پھٹے ہوئے سی سکتا ہے۔ اسکو ایک کلہاڑی دیدو اور پھر کوئی کام نجار کا ایسا نہیں جو یہ نہ کر سکے

اور بھی نہیں - بلکہ اگر ضرورت ہو تو یہہ تمہارے واسطے تن تنہا ایک پورا مکان تک بنا سکتا ہے - یہہ تمہارے واسطے شکار مار سکتا ہے - اور سادہ کھانا بھی تمہارے واسطے پکا سکتا ہے - اگر تم اُسے حکم دو کہ یہہ تمکو ۸ بجے جگا دے تو بیشک بیفکر ہو کر اور لمبی تان کر سو رہو - اور اُسپر پورا اعتماد رکھو کہ یہہ تمکو ٹھیک وقت بیدار کر دے گا اور اگر تم اُسپر اعتماد کرو تو یہہ بڑا دیانت دار ہے مگر باوجود اسکے بھی ایک گلاس وڈکا کے واسطے یہہ بے شرم ہو کر جھوٹ بھی بول لیگا اور تھوڑی سی چوری بھی کر لیگا ٭ بعض اور ممالک کیطرح گورنمنٹ کو دھوکہ دینا بددیانتی نہیں سمجھی جاتی ہے - افسر رشوت ستانی اور تغلب کیواسطے بدنام ہو رہے ہیں ٭

تفریح

موسیقی - رقص - اور قمار بازی خاص تفریحیں ہیں - تاش کا شوق ان لوگوں کو اسقدر ہے کہ ایک سال میں [illegible] تاش بذریعہ [illegible] ہے [illegible] کھیل میدانوں اور کھلی ہوا میں تفریح کے سامان اسقدر نہیں - جیسے انگلستان میں - مگر جمناسٹک کا رواج ہو جاتا ہے ٭
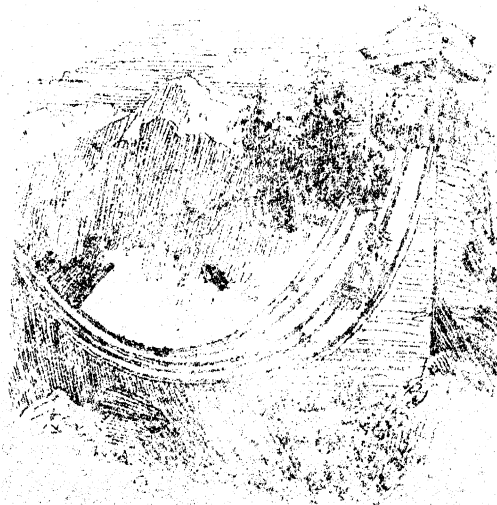
موسم سرما میں برف کی پہاڑیوں پر پھسلنا ایک نہایت خوشگوار تفریح ہے - دو ڈھلوان سطحیں ایک دوسرے کے مقابل بنائی جاتی ہیں

(موسم سرما میں پھسلنا)

اُنپر برف ڈال کر انکو چکنا کر لیتے ہیں - ایک ڈھلوان کی چوٹی پر دو تین آدمی ایک برفستانی گاڑی میں بیٹھتے ہیں اور جب یہہ یہاں سے

چھوٹتی ہے تو ایک سے اتر کر دوسری پر چڑھ جاتی ہے +
بھولنا بھی بہت دلپسند تفریح ہے۔ اور عموماً روسی علمی ورزش کو ناپسند کرتے ہیں +

طے مسافت

موسم کے مطابق روس میں سفر کا بھی اختلاف ہے گرما میں گاڑیوں میں پہیے لگے ہوتے ہیں۔ اور سرما میں جب زمین پر برف پڑی ہوتی ہے تو پہیے اتار لئے جاتے ہیں۔ اور گاڑی برفستانی گاڑیوں (سلیج) کی طرح چلتی ہیں +

عام برفستانی گاڑیاں موسم سرما کی جو لوگ کرایہ پر لیتے ہیں۔ ان کے گھوڑے کمزور ہوتے ہیں مگر بعض بہت تیز رو ہوتے ہیں +

(عام موسم سرما کی برفستانی گاڑی)
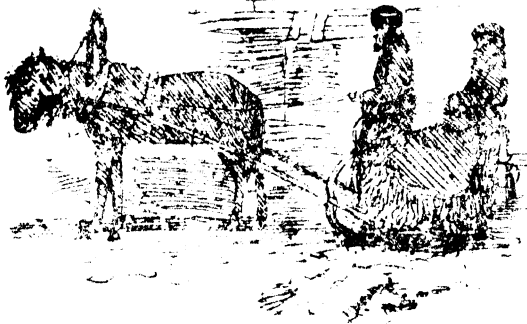
جب لوگوں کو کوئی دور دراز سفر طے کرنا ہوتا ہے یا گاڑی بھاری ہوتی ہے تو تین گھوڑے اس میں جوت لیتے ہیں۔

بیچ کا گھوڑا دو بمب سے بندھا ہوتا ہے اور دو گھوڑے اس کے ادھر ادھر لگے ہوتے ہیں درمیانی گھوڑے کا سر مضبوط بندھا ہوتا ہے چنانچہ یہ ہمیشہ اسے اٹھائے رکھتا ہے اور دوسرے گھوڑے اپنی گردنیں باہر رکھتے ہیں اور سر

(۲) برفستانی گاڑی

نیچے درمیانی گھوڑے کے اوپر ڈوگا ہوتا ہے۔ جسکی شکل کسیقدر گھوڑے کی نعل

کی طرح ہوتی ہے یہ درمیانی گھوڑے کے ادہر ادہر بندھا ہوتا ہے کیونکہ کوئی جوت نہیں ہوتی - ڈوگا کے سب سے بلند ترین حصے کے نیچے ایک گھنٹا لگا ہوتا ہے جسکا آواز بعض اوقات ایک میل سے سنائی دیتا ہے - کوچبان کے بیٹھنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی اور اسکو تمام عرصہ کھڑا رہنا پڑتا ہے +

کوچبان کے پاس ایک چابک ہوتا ہے مگر یہ اسے بہت ہی کم استعمال کرتا ہے اور عموماً گاڑی کے اگلے حصہ پر صرف زور سے ہاتھ مار کر گھوڑے کو خبردار کردیتا ہے اور خاصکر اپنے آواز پر بھروسہ رکھتا ہے یہ اپنے گھوڑے سے اسطرح باتیں کرتا ہے گویا یہ انسان ہے - کبھی اسے شاباش دیتا ہے اور کبھی کہتا ہے :- دوست - بھائی - میرے سفید کبوتر - ذرا اپنے پیر اوٹھاؤ - کیوں - اب کیا ہوگیا ؟ کیا اندہے ہوگئے ؟ جلدی ! جلدی ! دیکھنا سامنے پتھر ہے ! کیوں دیکھ لیا ؟ شاباش ! دہنی طرف رہنا ! کیوں ادہر ادہر کیا دیکھ رہے ہو ؟ اگر یہ نادان ہو تو یہ اسپر سخت ملامت کرتا ہے - یہ کہنا مشکل ہے کہ کہانتک گھوڑا ان باتوں کو سمجھتا ہے مگر یہ یقینی ہے کہ تھوڑا بہت انکا اثر بہت عجیب طرح اس حیوان پر ہوتا ہے +

بہت سی سڑکیں روس میں صرف نشان ہی ہیں - دہات میں بکثرت آبادی ہے اور بہت سے حصوں میں جیسے کہ لوئر بنگال - سڑک بنانے کے واسطے ایک کنکر بھی دستیاب نہیں ہوتا - اور علاوہ ازیں - آب و ہوا کی وجہ سے ہمیشہ سڑکوں کی مرمت کرنا بہت مشکل ہے +

بڑی بڑی سڑکوں کے کنارہ جہاں ریل نہیں ہے - گورنمنٹ نے دس سے بیس میل کے فاصلہ پر چوکیاں رکھی ہیں جہاں سیاحوں اور مسافروں کی آرام کے واسطے گھوڑے اور گاڑیاں رہتی ہیں - جتنے گھوڑوں کی ضرورت ہو اتنے کیواسطے عوضی دینی پڑتی ہے +

روس میں قریباً ۲۳۵۰۰ میل دریا قابل جہاز رانی ہیں - اور ۳۵۴ میل ... قابل ہے - بڑے بڑے سٹیمر - اور اور بڑی بڑی چیزیں دریاؤں میں [illegible] جاتی ہیں - اور بہت سی [illegible] کشتیاں

بھی ہیں ۔
سنہ ۱۹۱۰ء میں یورپی روس میں قریباً ۱۹۰۰۰ میل ریلیں کھلی تھیں اور ہندوستان میں اسکے برعکس ۱۲۰۰۰ ۔ اول الذکر سے مسافروں کی تعداد جو گزری وہ ۴۸۵ ملین تھی ۔ اور آخر الذکر سے ۱۱۲۴ ملین ۔

پیشے (کاروبار)

زیادہ تر حصہ آبادی کا کاشتکار ہیں ۔ اور دیہات میں رہتے ہیں قصبوں کی آبادی مقابلتاً کم ہے ۔ روس میں کانیں بہت ہیں ۔ تخمینہ کیا گیا ہے ۔ ۴۰۰۰۰۰ آدمی کانوں پر کام کرتے ہیں ۔ مٹی کا تیل بکثرت نکالا جاتا ہے ۔ جس میں سے اب کچھ ہندوستان کو بھی آتا ہے ۔ غلہ خاصکر زراعتی پیداوار ہے ۔ سن اور کتان بھی بہت پیدا ہوتا ہے ۔ اور دیگر ممالک کو بھی جاتا ہے ۔ دیار کی لکڑی ایک خاص تجارتی چیز ہے ۔ روسی راج ہنس کی اکثر برش بنائے جاتی ہیں ۔

سرما میں جب دہقان کھیتوں میں کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے ۔ بہت سے گھروں میں اپنے خانگی اشیا کو بناتے رہتے ہیں ۔ ہر ایک قسم کی چیز اعلے سے لیکر ادنے تک بنائی جاتی ہے ۔ چونکہ زمینداروں نے بہت سی حالتوں میں اپنی جاگیروں پر گزارہ کرنا چھوڑ دیا ہے ۔ اس قسم کی ساخت کو کسی منڈی کے نہ ہونے سے تنزل آ گیا ہے ۔

سینٹ پیٹرسبرگ ۔ ماسکو ۔ اور بعض اور بڑے شہروں میں روئی اور ریشم کے کارخانے ہیں ۔ قریباً ۸ لاکھ پچاس ہزار آدمی ان میں کام کرتے ہیں ۔ بعض مزدور بہت سخت تکلیف اوٹھاتے ہیں ۔ اور بہت ہی قلیل مزدوری کیواسطے عرصہ تک مجبور محنت و مشقت کرتے ہیں ۔

آبادی کے درجے

لوگوں کی چند خاص اقسام امرائے باشندگان قصبہ جات ۔ اور دہقان ہیں ۔ ہم ہر ایک کا باری باری حال بیان کرینگے ۔ سپاہیوں اور پادریوں کا بھی

علیحدہ علیحدہ تذکرہ ہوگا۔ ۱۸۷۵ء میں تعداد مفصلہ ذیل تھی :-

امرا	۱۰۳۷۲۵۴
پادری	۶۹۵۹۰۵
آبادی قصبہ جات	۷۱۹۶۰۰۵
دہقان	۶۳۸۴۰۴۹۱
فوجی	۴۷۶۷۷۰۳
باشندگان ممالک غیر	۱۵۳۱۳۵
میزان	۷۷۶۸۰۲۹۳

مختلف مدارج کے لوگوں کی آسانی سے تمیز نہیں ہو سکتی +

امرا

زمانۂ قدیم میں روس مختلف خود مختار ریاستوں کا ایک مجموعہ تھا۔ ہر ایک شہزادہ کے گرد ایک مسلح جماعت رہتی تھی۔ جن میں کچھ تو زمیندار اور کچھ سپاہی ہوتے تھے یہ لوگ اس زمانہ کے امرا میں شمار ہوتے تھے۔ جب زاروں نے روس کو فتح کیا۔ تو شہزادے خود بھی ان کے فرمانبردار بن گئے۔ ماسکو کے جب بڑے شہزادہ زار بن گئے تو اس وقت بھی امرا کے ساتھ اچھا سلوک نہ ہوتا تھا انکو زار کے سامنے سجدہ کرنا پڑتا تھا اور جب اسکی طبیعت چاہے انکو خواہ بید پٹوائے یا قتل کرادے۔ مگر پھر بھی رقیب خاندانوں میں فوقیت کے نسبت اکثر تنازع رہا کرتے تھے۔ تمام خاندان کی اس امر میں بے عزتی سمجھی جاتی تھی۔ اگر کوئی شخص اس میں سے وہ عہدہ قبول کرے جو اس کے مناسب عہدے سے کمتر تھا +

پیٹر اعظم بلحاظ ولادت کوئی خاندانی نہ تھا یہ مرد آباو اجداد کے دعووں پر کوئی توجہ کرتا تھا۔ یہ اپنے نوکروں کو وہ عزت اور وہ تنخواہ دیتا تھا جسکی انکی خدمات مستحق ہوتی تھیں۔ سرکاری عہدے ہر درجہ کے شخص کے واسطے کھلے تھے۔ ذاتی لیاقت ہی صرف اقتدار اور ترقی کا دعویٰ تھی۔ اس نے چودہ تا عہدہ مقرر کر دیا۔

تمام امرا کو لڑکپن سے ضعیفی تک سرکاری خدمت کرنی چاہئے - پیٹر کی وفات
کے بعد یہہ قاعدہ سُست پڑ گیا اور درجہ مرتبت پر لالچ کی نگاہیں پڑنے لگیں ٭
امرا کے بچے اکثر مختلف زبانیں بولنا سیکھتے ہیں عموماً انکی دایہ کوئی انگریز عورت
انکی تربیت کرنے والی کوئی فرانسیسی لیڈی - اور اتالیق کوئی جرمن ہوتا ہے
جب یہہ باتیں کرتے ہیں تو مختلف زبانیں ملا جلا کر بولتے ہیں چنانچہ ان کا سمجھنا
مشکل ہوتا ہے ٭

متوفی کی وفات پر اسکے جاگیر کو اسکی اولاد میں تقسیم کرنے سے جائدادیں اوسکی
انگلستان کیطرح نہیں رہتیں نئے آدمی اپنے جدوجہد سے ابھرتے ہیں - اور پرانے
خاندانوں کے لوگوں کو مجبوراً اپنے رتبہ سے کنارہ کشی کرنی پڑتی ہے - اور خطاب
خطابی خاندان ابتک بہت بکثرت ہیں - اور والدین کی زندگی ہی میں بچوں کو
تمام خطاب والدین کے ملجاتے ہیں - روس میں ایسے شہزادے ہیں جو کہ گاڑی بانی
کرتے ہیں اور بہت سے کاونٹ اور بیرن کم معزز رہ گئے ہیں اور شاید کم آمدنی
بھی ہوتی ہے ٭

آبادی قصبجات

روس میں ہندوستان کیطرح مقابلتاً قصبوں میں کم لوگ رہتے ہیں - ایک
سب سے بڑی وجہ یہہ ہے کہ آبادی کم ہے - زمین بکثرت ہے اور وہ لوگ جو زیادہ
گذارہ کاشتکاری سے کرسکتے ہیں - قصبوں میں نہیں جمع ہوکر رہتے ٭

اگلے زمانہ میں ایک اور وجہہ یہ تھی کہ زیادہ تر لوگ سرف دیا بند قانون اراضی تھے
اور غلاموں کیطرح اپنی زمینوں کے ساتھ پابند تھے ان کے آقا اپنی جاگیروں پر
گذارہ کرتے تھے - اور ان میں سے بعض کو قریباً ہر ایک ایسی چیز کا مہیا کرنا سکھلا دیتے
تھے جسکی انکو ضرورت ہوتی - اور اسی وجہہ سے وہ خانگی محنتیں اور دستکاریاں
پیدا ہوئیں جنکا ابھی پہلے ذکر ہوچکا ہے ٭

ایک اور امر جسکے باعث قصبوں کی آبادی نہ بڑھ سکی یہہ تھا کہ زار نے باشندگان
قصبجات پر زیادہ لگان لگا دئیے - اور ان سکے ساتھ برا سلوک کرنے لگے کیونکہ

یہ انکے سرف ہوں۔ لوگوں نے ایس جور وظلم کے ہاتھوں قصبوں سے بھاگنا شروع
کیا۔ جو بھاگ گئے وہ بطور مفرور ونکے دوبارہ لائے گئے اور وہ جنہوں نے دوبارہ
بھاگنے کی کوشش کی۔ بید سے سوا کر سائبیریا بھیج دیے گئے ٭

پیٹر اعظم نے قصبوں کو اسی حیثیت پر لانے کی کوشش کی جیسے کہ یورپ کے
دیگر ممالک میں تھے۔ پردیسی صناع اور کارکن ملک میں بلائے گئے۔ پردیسی سوداگروں
کو روسیوں کے ساتھ تجارت کرنے کی گنجائش کیگئی اور ایک قسم کی میونسپل
حکومت رائج کیگئی ٭

(روسی سوداگر)

قصبوں کی آبادی
میں زیادہ تر تین
اقسام ہیں۔ سوداگر
صناع۔ اور دیگر باشندے۔
سوداگر بلحاظ درجہ
کے سب سے اول ہیں
جو شخص چاہے اپنا
نام سوداگر لکھوا کر
اور مناسب طلبانہ
ادا کرکے سوداگر
ہو سکتا ہے جس
وقت یہ طلبانہ ادا
نہ کرے اسوقت یہ
قانونی مفہوم میں
سوداگر نہیں ہوتا
اور پھر اسی درجہ کا سمجھا جاتا ہے جس درجہ کا یہ پہلے تھا ٭

اگلے زمانہ میں امیر سوداگر بھی ناتعلیم یافتہ تھے۔ بعض ان میں سے بڑے
بڑے عالیشان اسبابوں پر بڑی بڑی رقمیں صرف کرتے ہیں ور ہندوستان

کیطرح موت وشادی پر بڑی بڑی رقمیں صرف کرتے ہیں۔ سوداگر دیانتداری ہیز کچھ نام آور نہیں +

بڑے بڑے قصبوں میں ہر ایک چیز کی دوکانوں کی قطاریں ہوتی ہیں لوگ بار بار پوچھا کرتے ہیں " قبلہ ٹوپیوں کی قطار کہاں ہے" دوبرا اور بوٹوں کی قطار کہاں ہے" دوراماں جان۔ کیا ہی راہ زنانہ کپڑوں کی قطار کو جاتا ہے" دوکاندار راہگیروں کو نہایت چاپلوسی کی زبان سے دوکانوں میں بلاتے ہیں "کیوں جناب کیا چاہیئے۔ دیکھو تو اعلےٰ درجہ کے ہیں۔ بوٹ چاہیئے اول درجہ کے۔ میں اور آپ کے واسطے کیا کروں؟ اگر آپ مہربانی فرماکر اندر تشریف لائیں تو ہر ایک چیز آپ کو یہاں ملیگی" +

ایک جرمن ذیل کا حال ایک سینٹ پیٹرزبرگ کے دوکاندار اور ایک شخص کا بیان کرتا ہے۔ جو ایک جوڑا بوٹ خریدنا چاہتا تھا " ڈاڈی[1]۔ کس طرح تیرے ساتھ اس بوٹ ساز بے شرم نے سلوک کیا ہے! میرے پاس آؤ اور میں تجکو اعلےٰ سے اعلےٰ جو بوٹ بن سکتا ہے وہ دونگا میں صرف ۱۵ روبل مانگتا ہوں۔ اپنی جان کی قسم۔ ایک کوڑی بھی کم نہ لونگا" +

گاہک کہتا ہے: " میں اس سے نصف قیمت تجکو دونگا"

" اوہ ڈاڈی۔ ڈاڈی۔ اتنا ظلم میرے ساتھ نہ کر۔ ذرا اسکی ساخت تو دیکھو چمڑے کو ہاتھ لگاؤ نا۔ کیسا ملائم۔ اور پھر کیسا مضبوط ہے! تو مرجائیگا مگر بوٹ نہ پھٹیگا۔ نہیں نہیں اتنی جلدی تو نہ کر۔ جاؤ مت ڈاڈی۔ لاؤ ۸ روبل ہی دو۔ میں اس سے کم کو نہیں دے سکتا۔ یہ لو میں ان کو ابھی ایک عمدہ سے کاغذ میں تمہارے لئے باندھ دیتا ہوں۔ خدا تجہپر اسے مبارک کرے اور تجکو اس کے پہننے کے واسطے زندہ اور تندرست رکھے" بارہا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو اسقدر تعریف کے بارش کے بعد بوٹ میں سے ایسے پانی چھنتا ہے جیسے اسفنج میں سے +

اکثر دوکاندار صاف دلی سے اپنے عیوب کے مقر ہو جاتے ہیں۔ ایک کہدیتا

---

[1] ڈاڈی " قبلہ" کیواسطے ایک عام مستعمل اور مروج کلمہ ہے۔

ہے " جو ہمکو ملے ہم روسی جھوٹ بولتے اور دہوکا دینا چاہتے ہیں۔ اور اس میں ذرا بھی ہم تامل نہیں کرتے۔ چنانچہ اہل پولینڈ نے ایک مثل ہماری نسبت بنائی ہے " وہ شخص بڑا مکار ہوگا جو روسی کو دہوکا دیدے " بیشک پول بالکل ٹھیک کہتے ہیں کیوں صاحب ایسا خیال نہیں کرتے ؟ مگر قبلہ للہ کچھ مجھ سے خریدیئے کچھ تو مجھے دیجئے۔ خواہ کیسی ہی خفیف چیز ہو۔ اور میں کسیطرح تمکو خالی نہ جانے دونگا جبتک تو میری دوکان میں نہ آئے۔ بے شک بے شک۔ روسی بڑے دہوکہ باز ہیں جو شخص روسی کا دہوکہ نہ کھائے ضرور مکار ہوگا "

صناعوں اور دستکاروں کی پنچائتیں کیقدر ہندوستان کیطرح ہوتی ہیں ہر ایک سوداگری میں ایک بڑا شخص اور دو اسکے معاون ہوتے ہیں۔ جنکو ممبر منتخب کرتے ہیں اور تمام قسم کے سوداگری کرنے والے ملکر ایک پنچائت بناتے ہیں جنکا سرپنچ ایک منتخب شخص ہوتا ہے۔ تمام سوداگری کے تنازعہ اس پنچائت میں فیصل ہوتے ہیں۔ قصبوں کے دہقان بھی بعض اوقات اس پنچائت کے کچھ عرصہ کے لئے پنچ مقرر ہوجاتے ہیں۔

کفش دوزوں کے علاوہ جنکی دوکانیں ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جابجا بوٹ ٹانکتے اور مرمت کرتے پھرتے ہیں۔

دہقان

ان میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو کاشتکاری کرتے ہیں اور جو کہ تمام آبادی میں سے ۹۰ فیصدی ہیں اپنی بہت سے تغیر لاحق ہوئے ہیں۔ ایک زمانہ قدیم میں ان کے تین اقسام تھے غلام جن میں خانگی قیدیوں کے اشتمال سے زیادتی ہوتی ہے۔ سب سے ادنٰے تھے۔ ان کے اوپر آزاد محنتی تھے۔ جو جہاں چاہتے تھے کام کرنے چلے جاتے تھے۔ ان سے بڑھ کر چھوٹے زمیندار تھے۔ جنکے پاس میں تھی تبدیلیں ان درجوں میں جو اختلاف تھا وہ معدوم ہوگیا ہے ہیں بکثرت زمین تھی مگر زراعت کے بغیر بالکل بیکار اور فضول۔ لہذا زمینداروں نے چاہا کہ اپنی زمینوں پہ لانے میں سعی بلیغ کی جنہوں نے زمینیں جو

کیونکہ انکے شاید ہی مویشی اور اکثر ضروری اوزار بھی ہوتے۔ لہذا اِن زمینداروں سے
قرض لینا پڑا اور جب یہ اِسکے قرضدار ہو گئے تو اب چھوڑ کر نہ جا سکتے تھے +

(زمیندار یا دہقان)

جب ملک مختلف شہزادوں
کے زیر فرمان تھا جب دہقانوں
پر ظلم ہوتا فوراً بھاگ سکتے
تھے۔ مگر جب زار کی عملداری
ہوئی تو اسکی ممانعت ہو گئی
زمینداروں کو کچھ لگان سرکار
کو دینا پڑتا تھا اور اگر وہ دہقان
چھوڑ کر چلے جاتے تو یہ لگان
نہ ادا کر سکتے تھے۔ لہذا اون
دہقانوں کیواسطے جو انتقال
مکانی کریں یا جو لوگ اِن کو
جگہ دیں اِن کے واسطے سخت
قوانین وضع ہوئے۔ لہذا
زمینداروں کو وہی اختیار
اِن دہقانوں پر حاصل ہو گیا
جو انکو اپنے غلاموں پر حاصل
ہوتا۔ جب اِنکی طبیعت چاہتی
اِن کو کوڑے پٹوا دیتے اِسکے
بعد انہوں نے اِن غلاموں کو
زمین کے سوا جسپر وہ کاشت کرتے تھے۔ فروخت کرنا شروع کیا۔ پہلے یہ قانوناً
جائز نہ تھا مگر بعد میں گورنمنٹ نے اِسکی اجازت دیدی۔ پطیر اعظم کو اپنی تجاویز
کے عملمیں لانے کے واسطے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوئی۔ بجائے سابقہ لگان
کے جو مالک اراضی دیا کرتے تھے اس نے ایک قسم کا ٹیکس مردم شماری ہر ایک

شخص پر لگا دیا۔ زمینداروں کو ٹیکس (پال ٹیکس) اپنے صرفوں کے واسطے
جو اِن کی زمین پر تھے ادا کرنا پڑا جس سے وہ سمجھنے لگے کہ یہ اِن کی جائداد کا ایک حصہ
تھے۔ اِن غلاموں کی خرید و فروخت ہوتی تھی اور ہزاروں تحفتاً دئے جاتے
تھے اور بعض اوقات مع زمین کے بعض اوقات بغیر زمین کے۔ بعض اوقات
مع عیال و اطفال اور بعض اوقات تنہا دئے جاتے تھے۔ صرف اتنی ممانعت تھی
کہ یہ عام طور پر بذریعہ نیلام نہ فروخت ہو سکتے تھے۔ یہ رسم ہوگئی تھی کہ
کسی امیر کا اندازہ اسکی دولت یا روپیہ سے نہ کیا جاتا تھا بلکہ اُن غلاموں کی تعداد
سے جو اسکے پاس ہوتے تھے بعض تو اُمرا کی زمینوں پر کام کرتے تھے اور بعض کو
قصبوں میں جہاں چاہیں جانے کی اجازت تھی بشرطیکہ یہ ایک سالانہ لگان ادا
کرتے رہیں ✦

اِس قسم کے غلاموں کی آزادی

موجودہ صدی کے اوائل میں کوشش کی گئی کہ ان غلاموں
کی حالت کی ترقی کے واسطے کچھ کیا جائے۔ مگر اسکا چنداں اثر نہ ہوا۔ ۱۸۵۹ء میں
...... ۱۰۴۷ یعنی تمام ملک روس کی آبادی سے نصف غلام تھے۔ اِن میں
سے قریباً ۲۰ ملین سرکاری زمینوں پر تھے۔ ۱۸۵۸ء میں آزادی شروع ہوئی
اِن کے علاوہ ۲۱ ملین خاص خاص لوگوں کے پاس تھے اور ۱۲ لاکھ گھروں کی
نوکر تھے۔ ۱۸۶۱ء میں اِن کی آزادی کا اعلان کر دیا گیا ✦

جو دہقان زمینوں کے ساتھ ابتک گویا بندھے ہوئے تھے۔ اُنکو آزاد کاشتکاروں
کے تمام حقوق حاصل ہوگئے۔ زمینداروں کو دہقانوں کو کچھ زمین اور اسکے لائق
مکان دینا پڑا۔ اسکے عوض زمینداروں کو ایک خاص قسم گورنمنٹ سے ملی جس کا
قسط وار ۴۹ سال تک ادا کرنا دہقانوں کے ذمہ رکھا گیا۔ گھروں کے نوکروں کو
بلا شرط سے آزادی دی گئی کہ یہ دو سال تک اور اپنے آقا کی خدمت کریں
اس آزادی سے جو ضروری اثر پیدا ہوئے وہ تسلی بخش نہ تھے۔ دہقانوں میں
غلاموں کے عیوب موجود تھے۔ اور پورے طور پر آزادی کے واسطے تیار نہ تھے

یہ ہر ایک امر میں اپنے آقاؤں کی متابعت کرنے کے عادی تھے۔ اس حالت آزادی کا یہ نتیجہ ہوا یہ سست اور کاہل ہو گئے اور پیش بندی کی انہیں ضرورت پیدا ہوئی کہ آب و ہوا کی سختی اور فصل کی خرابی کی حالت میں یہ خود کو محفوظ رکھ سکیں انہوں نے اپنا غلہ فروخت کر دیا۔ روپیہ خوب دل کھول کر صرف کیا۔ اور مثل سابق انکو خیال رہا کہ ان کے آقا جب ان کے پاس کھانے کو نہ رہیگا تو ان کی امداد کرینگے اب بجائے آقاؤں کے ان کو ان لوگوں کے پاس جانا پڑا جو روپیہ قرض دیتے تھے اور سود زیادہ لیتے تھے۔ اور جیسا کہ ہندوستان میں۔ جب ایک دفعہ انسان قرضدار ہو جاتا ہے تو اپنے قرضخواہ کا واقعی غلام بنجاتا ہے۔ زمینداری بنیک حال میں قائم ہوئے ہیں جن سے ان کی حالت میں ترقی ہو سکتی ہے۔ ہندوستان میں بھی ان کے کھولنے کی تجویز پیش ہے ؛

زمینداروں کی حالت بھی اکثر صورتوں میں بدتر ہو گئی۔ جو روپیہ ملتا تھا وہ کافی نہ تھا اور ایک رقم کثیر شہروں میں خرچ ہو جاتی تھی۔ جب یہ روپیہ خرچ ہو گیا تو انہوں نے اپنی جاگیروں کے جنگل کاٹنا شروع کئے۔ اور منافع اسطرح خرچ ہونے لگا گویا یہ ایک سالانہ آمدنی تھی ؛

خانگی زندگی :۔ تمام کنبہ کا مل جلکر رہنا جیسا کہ ہندوستان میں ہے روس میں بھی پہلے ایسا ہی تھا۔ گھر کے تمام لوگ جوان بوڑھے۔ سب ملکر ایک بزرگ کے زیر حکم رہتے تھے۔ جسکو بعض اضلاع میں بزرگ آدمی کہا کرتے تھے۔ یہ رتبہ عموماً دادا کو ملا کرتا تھا۔ اور اگر اسکا انتقال ہو جاتا تو سب سے بڑا بھائی اسکو سرانجام کرتا۔ اور اگر یہ ناقابل ہوتا تو اسکی جگہ کوئی اور شخص گھر کا بزرگ ہو جاتا۔ خواہ یہ کوئی عورت ہوتی۔ جو انتظام میں بہت لائق اور سب سے بڑھ کر ذی رعب ہوتی اگر بزرگ آدمی میں تمام صفات موجود ہوتیں تو ہر ایک امر آسانی سے سرانجام پاتا اگر نہیں تو اکثر جھگڑے رہتے۔ جو عموماً گھر کی مستورات کی ذات سے پیدا ہوتے یہ یاد رہے کہ چند ایک بھائیوں کی عورتوں کا مع اپنے بچوں کے اپنی خوشدامن کے ساتھ ایک ہی جگہ رہنا نہایت مشکل ہے۔ روسی اشعار میں نہایت اشتیاق اور ہر دلعزیزی سے اس قسم کے گیت ہیں جنمیں نوجوان دلہن پر خوشدامن سارے

گھر کا کام کر ڈالدیتی ہے +

ہر ایک چیز تمام خاندان کا مال مشترکہ سمجھی جاتی تھی۔ کوئی شخص خواہ وہ "بزرگ آدمی" ہی کیوں نہ ہو بغیر مردوں کی رائے کے جو گھر میں رہتے تھے کسی قسم کی خرید و فروخت نہ کر سکتا تھا اور جو آمدنی ہوتی تھی وہ سب کا مشترکہ مال سمجھی جاتی تھی جب کوئی بیٹا باہر کام کاج کرنے جاتا تو جو کچھ کماتا باستثنائے موقعہ ضروریات کے سب گھر کو بھیجدیتا۔ اور اسکے عیال و اطفال گھر ہی میں مثل سابق رہتے +

روسی کاشتکاری کیواسطے تین چیزیں ایک مرد۔ ایک عورت۔ اور ایک گھوڑا ضروری ہیں۔ جب کوئی بیٹا کام کرنے کے قابل ہو جاتا تو "بزرگ آدمی" کا یہ فرض ہوتا کہ اسکو ایک گھوڑا خریدوے اور "بزرگ عورت" کا یہ فرض ہوتا کہ وہ اسکے واسطے ایک بیوی لے آئے۔ دلہن میں خاص صفت حسن صورت نہ سمجھا جاتا تھا بلکہ کام کرنے کی طاقت۔ بڑے بڑے دیہات میں اکثر شادیاں ان ضعیفہ عورتوں کی معرفت ہوتی تھیں جنکا پیشہ یہی تھا۔ اور اور لوگوں میں دولہا اور دلہن کے گنبوں کے بعض دوست باہم تصفیہ کر لیتے تھے +

اس قسم کا مشترکہ طریق رہائش کسقدر مفید ہے۔ نان و نفقہ کا خرچ کم ہو جاتا ہے۔ اور بدنصیبی بہ نسبت کسی ایک شخص کے سب خاندان ملکر اچھی طرح جھیل سکتا ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ طریق اچھا ہے۔ اور جب سے ۱۸۶۱ء کی آزادی ہوئی ہے یہ زیادہ تر متروک ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہندوستان کا بتدریج ہوگا +

روسی دیہات:۔ زمانہ قدیم میں روسی حفاظت کیخاطر یکجا رہنے پر مجبور تھے۔ ان کے ارد گرد گنجان جنگل تھے۔ اور ان کو خطرہ تھا کہ مبادا لٹیرے آکر انکو لوٹ لیں انکو درخت کاٹنے۔ زمینوں کو زراعت کے واسطے صاف کرنے اور شاہی قلعہ کو جو سڑک جاتی جو کہ خطرہ کے وقت جائے پناہ تھا اسکے صاف کرنے کے واسطے باہم ایک دوسرے کی امداد کی سخت ضرورت تھی +

ذیل کا حال ایک معمولی روسی گاؤں کا بیان کیا گیا ہے۔ معمولی وسعت کا گاؤں عموماً ایک سڑک سے دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہ سڑک چوڑی ہوتی ہے مگر پختہ نہیں ہوتی۔ برف کے پگھلنے سے ادھر ادھر غار اور گڑھے پیدا ہو گئے ہیں اور بعض

جگہ گھاس پیدا ہو گئی ہے۔ جا بجا سڑک کے کنارے لکڑی کے مکانات ہیں جنپر گھاس پھوس کا چھپر پڑا ہوتا ہے۔ شمال میں جہاں بہت سے جنگل ہیں۔ گھر بعض اوقات بڑے ہوتے ہیں۔ اور دوسری منزل اوپر کی ہوتی ہے ٭

جنوبی اضلاع میں جیسا کہ قاعدہ ہے۔ مکانات درختوں کی شاخوں کو لیکر بنائے جاتے ہیں۔ جنپر مٹی چھری ہوتی ہے اور چاک کی قلعی ہوتی ہے۔ مکان خوبصورت۔ سفید۔ چمکتے ہوئے۔ ہوتے ہیں اور اِن کے ساتھ باغیچے اور پھلواریاں ہوتی ہیں۔ روسی غربا میں گھروں کے شہتیر خراب صورت ہوتے ہیں چھپر کا پھوس سیاہ۔ اور نہ کوئی درخت ہوتا ہے اور نہ پھول۔ گاؤں بڑا غلیظ ہوتا ہے۔ تمام دھواں بھرا ہوتا ہے۔ اور خاصکر اُن مکانوں میں بہت دھواں ہوتا ہے جن میں دودکش نہیں ہوتے۔ آخر اندر کے مکانات میں انگیٹھی میں لکڑیاں جلائی جاتی ہیں چنانچہ تمام حرارت اور دھواں سب کچھ گھر ہی میں رہتا ہے۔ جب کمرہ خوب گرم ہو جاتا ہے۔ دروازے دھواں نکالنے کے واسطے کھولدئے جاتے ہیں اسطرح تمام دیواریں گھر کی دودکش کیطرح سیاہ ہو جاتی ہیں ٭

بہت سے گھر اسطرح بنے ہوئے ہیں جنکی اوتیاں سڑکوں کی طرف ہیں ہر ایک کے پیچھے ایک احاطہ ہوتا ہے جس میں بھوسہ اور لکڑی کا ایک ذخیرہ جمع رہتا ہے۔ اکثر سور اور بچھڑے ایک ہی گھر میں لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ احاطہ کے پیچھے پائیں باغ اور چھوٹے چھوٹے کھیت سن کے ہوتے ہیں اگر گاؤں پوری وسعت کا ہے تو تین چار سڑکیں ہیں۔ جو ایک چوک سے شروع ہوتی ہیں۔ یہاں جیسا قاعدہ ہے ایک گرجا ہوتا ہے جہاں صلیبیں بکثرت لگی ہیں۔ جنپر اکثر نقش و نگار بنے ہوتے ہیں۔ اور خوب گہرے کتبہ لکھے ہوتے ہیں ٭

دیہاتی پنچائت یا "میر"

روسی میر کو ہم ایک مشترکہ خاندان سے نسبت دے سکتے ہیں جس میں تمام گاؤں شامل ہے جیسا کہ شمالی ہندوستان کے بہت سے حصوں میں تمام ٹیکس کل گاؤں ملکر دیتا ہے۔ نہ کہ ہر ایک شخص علیحدہ علیحدہ ٭

جسطرح مشترکہ خاندان کا ایک سردار و بزرگ آدمی ہوتا ہے۔ اسیطرح اس پنچایت کا ایک سرپنچ ہوتا ہے جسکو ستار دستا کہتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں اختیارات محدود ہوتے ہیں۔ ایک میں مرد بالغ آدمی کنبے کے ہوتے ہیں اور دوسرے میں تمام کنبوں کے افسر دونوں صورتوں میں ایک قسم کا اشتراک مالی ہوتا ہے اول الذکر میں تو مکان اور اسکے متعلق مال و متاع مشترک ہوتا ہے اور آخرالذکر میں مویشی اور کیفیت وغیرہ۔ مشترکہ خاندان تمام قرضوں کے واسطے ذمہ وار ہے۔ اور میر تمام ٹیکسوں کا ✤

ان میں اختلاف بھی ہے میر میں باہمی قرابت ایسی قریبی نہیں ہوتی۔ مشترکہ خاندان کے لوگ اپنی تمام کمائی ایک مشترک سرمایہ میں جمع کرلیتے ہیں اور میر میں صرف لوگ ایک معینہ رقم خزانہ عام میں جمع کرتے ہیں ✤

روسی دہقانی جماعت ایک قسم کی چھوٹی سی جمہوری سلطنت ہے۔ جس میں سب کے حقوق کے برابر ہیں۔ تمام مردوں کے نام مردم شماری کے رجسٹر میں درج ہوتے ہیں اور ہر ایک گاؤں کو اسکی دہقانوں کی تعداد کے مطابق ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو دہقان ٹیکس ادا کرتا ہے وہ چراگاہوں اور گاؤں کے اراضی کا حصہ دار سمجھا جاتا ہے بڑے بڑے گاؤں میں بڑے بڑے خاندانوں میں زمین تقسیم ہوتی ہے اور پھر یہ لوگ اپنے اپنے واسطے الگ الگ اسے تقسیم کرلیتے ہیں جس طرح اموات و ولادت ہوتی ہے اسیطرح زمین وقتاً فوقتاً تقسیم ہوتی رہتی ہے۔ کوئی دہقان مدامی طور پر گاؤں سے نہیں جا سکتا مگر اس شرط پر کہ وہ اپنے ٹیکس ادا بھیجتا رہے ✤

کھلی ہواؤں میں جلسے ہوتے ہیں اور روسی تعطیلوں کے دنوں میں یہ ہوتے ہیں تاکہ دہقانوں کو بخوبی فرصت ہو سب لوگ جلسہ میں شریک ہوتے ہیں۔ اگر عورت اپنے خاوند کی وفات کے باعث اپنے خاندان کی بزرگ ہے تو اسکا حق ہے۔ کہ جلسہ میں آکر شریک ہو اور رائے دے۔ اگر یہ تجویز ہو کہ اس خاندان کا حصہ اراضی اور مقدار ٹیکس کم کردیجائے تو اسکو علانیہ طور پر گفتگو کرنے کی آزادی ہے۔ بلکہ یہ اپنے مخالفوں کے خاندان کی شخصیت پر بھی رائے زنی کرسکتی ہے۔ اگر یہ لائق

سے کامیاب نہیں ہوسکتی - تو ڈنکا مار کر آنسو ڈنکا دریا بہا دیتی ہے جس سے روسی دہقانوں کو تاب نہیں ہتی - جب سب لوگ گاؤں کے باہر کام کرنے چلے جاتے ہیں - تو اس مجلس میں خاصکر مستورات ہی ہوتی ہیں - اور ایک عورت گاؤں کی سرپنچ ہوسکتی ہے ؎

سرپنچ بطور ایک اپنے عہدے کی نشانی کی ایک چھوٹا سا تمغہ پہنتا ہے جو ایک پتلی سی برنجی زنجیر کے ساتھ اسکی گردن میں لٹکا رہتا ہے - مگر ناتی پنچائیت میں اسکے فرائض بہت تھوڑے ہوتے ہیں - اس مرتبہ کو چنداں معزز نہیں سمجھا جاتا اور اس میں تکلیف اور ذمہ واری بہت ہوتی ہے ؎

پنچائیتیں بڑی زندہ دل ہوتی ہیں - بعض اوقات انتظام کی ضرورت ہوتی ہے ہر ایک شخص کو گفتگو کرنے کا حق حاصل ہے - لیکن اگر کوئی جوان بولنا چاہتے تو بے ساختہ اس سے کہا جاتا ہے - بس اپنی زبان تھامو! "کند تراش" کا لفظ اکثر اس شخص کی نسبت سنا جاتا ہے جو کوئی بیوقوفانہ تجویز پیش کرے گفتگو کرنے کا حق صرف اسکو حاصل ہے جو لوگوں کی توجہ مبذول کر سکتا ہو ہر ایک شخص بآواز بلند اپنی اپنی دلیل پیش کرتا ہے جب لوگ سن چکتے ہیں تو عموماً کوئی ایسا فیصلہ کرتے ہیں جو اطمینان بخش ہوتا ہے - سبکو فیصلہ ماننا پڑتا ہے ذیل کے ضرب الامثال ان کے خیالات ظاہر کرتے ہیں "میر سے کون بڑا ہے" "کون اسکے ساتھ جھگڑ سکتا ہے" "میر کوئی رشوت نہیں لیتا" ؎

زمین کے تقسیم پر بہت ہی گرمجوشی سے مباحثہ ہوتے ہیں اگر یہ زرخیز ہو تو ہر ایک شخص جسقدر زیادہ ممکن ہو اس میں سے حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے اور اگر کمزور ہو تو جسقدر ممکن ہو کم - کسی گاؤں کی زمین میں عموماً بلحاظ مقدار کے اختلاف ہوتا ہے لہذا ہر ایک حصہ میں عمدہ - درمیانی اور کمزور زمین بہت سی ہوتی ہے - لہذا حصہ جدا جدا ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات دوگز سے بھی زیادہ یہ چوڑے نہیں ہوتے اور اسطرح محنت زیادہ درکار ہوتی ہے - ہر ایک دہقان جسطرح چاہے اپنے حصہ کو کاشت کرنے کا مجاز نہیں ہے - اسکو لوبیا - گیہوں - جو وغیرہ باری باری حسب دستور کاشت کرنی چاہئے - زمین کے بار بار ایک سے دوسرے

کے قبضہ میں جانے کیوجہ سے دہقان جہانتک ہو سکے انتہائی تصرف میں زیادہ سے زیادہ پیداوار کرنے کی کوشش کرتا ہے +
دوسرے ممالک میں بھی یہہ اشتراکی مجموعی اراضی کا قاعدہ زمانہ قدیم میں رائج تھا۔ مگر عموماً یہہ متروک ہوکر اب اسکی بجائے شخصی جائداد کا دستور رہ گیا ہے۔ لوگ اسکی زیادہ پرواہ کرتے ہیں جو خود اِن کا ہو۔ بہ نسبت اسکے جو سب میں مشترک ہو۔

زراعت

روس میں زراعت بہت پست حالت میں ہے ذیل کی تصویر میں ماسکو کے قریب دہقان ڈنڈوں سے بالیوں سے غلہ نکالتے ہیں۔ سوائے جنوبی اضلاع کے بھی طریق جاری ہے جہاں ہندوستان کیطرح بیلوں کے پیروں سے کچل کر غلہ بالیوں سے نکالا جاتا ہے۔ جرمن کے نئے آباد ہونے والوں اور بڑے بڑے زمینداروں میں ترقی یافتہ اوزار کشاورزی رائج ہوتے جاتے ہیں مگر دہقان عموماً اپنے وہی پرانے اوزار اور ڈنڈوں اور گنواری طریقہ کاشتکاری کو کام میں لاتے ہیں۔ جس سے پیداوار کی مقدار اور عمدگی دونوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ زراعت دن بدن بدتر ہوتی جاتی ہے۔ ٹیکس بہت ہیں اور چونکہ دہقان کام کرنے کے بہت ہی لایق ہیں۔ انکو فوجی خدمات مجبوراً چند سال کرنی پڑتی ہیں جونہی فصل کٹتی ہے ٹیکس فوراً نقدی میں قابل وصول ہو جاتا ہے۔ اور اگر دہقان ادا نہیں کرسکتا تو جو کچھ اسکا مال و متاع دستیاب ہو با استثنائے چند فروخت کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اِن کو مجبوراً جلدی سے غلہ فروخت کر دینا پڑتا ہے۔ یا رقم مطلوبہ قرض لینی پڑتی ہے۔ مویشیوں کی محتاجی کے باعث پورے طور پر زمین پر کھاد نہیں ڈالی جاتی۔ چنانچہ گو بعض مقامات پر زمین بہت زرخیز ہے۔ اسکی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ اور پیداوار میں تنزل آتا جاتا ہے +
جنگلوں کے کاٹنے کا بھی بہت مصیبت ناک اثر ہوا۔ بارش کم ہونے لگی درخت نمی کو جذب کر کے موجود رکھتے تھے جو زراعت کیواسطے ضروری تھی۔ مگر اب بہت سے حصص میں بمشکل ہی کوئی درخت نظر آئے اور وہ نالہ جنسے کاشت کی آب

رسائی ہوتی تھی بالکل محدوم ہو گئے ہیں۔ خشک ہوا کی طاقت کی بھی مزاحمت کرتے
تھے جو سردیوں میں یہ بے درجے کی سرد اور گرمی میں حد درجہ کی گرم ہو کر میدانوں
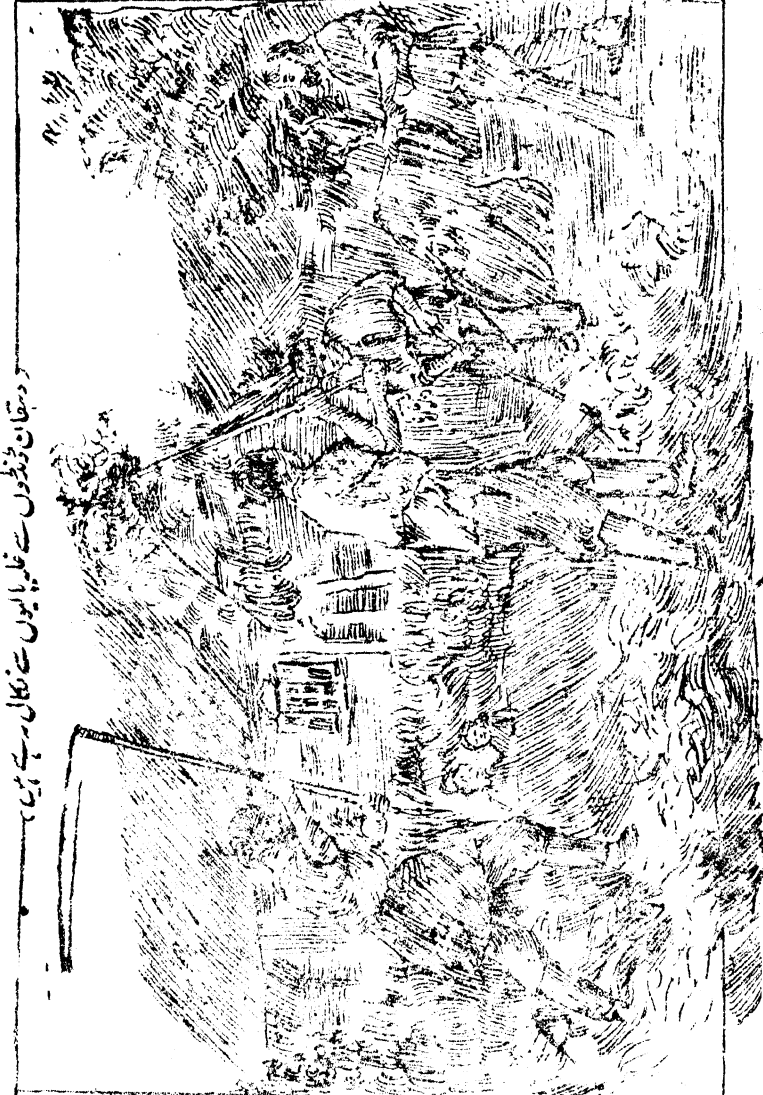
دہقان ڈنڈوں سے غلہ بالیوں سے نکال رہے ہیں

پر چلتی تھی۔ گرم ہوا کے جھونکے چند دن ہی میں کھیتوں کو مرجھا سکتے ہیں اور پھر انکے
ساتھ ریگستانی آندھیاں آتی ہیں جو زرخیز زمینوں کو تھوڑی دیر میں صحرا بنا دیتی ہیں

سرما میں کوئی چیز برف کو روکنے والی نہیں جسکے ڈھیر کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ جب یہ پگھلتے ہیں تو پانی کی دھار بہتی ہے۔ اور اِس سے دریاؤں میں طغیانی بھی آتی ہے ؂

زمانہ قدیم میں کہتے ہیں کہ وکن تمام جنگل تھا۔ بلاری اور اور اضلاع کی آجکل خشک ہونے کی ایک وجہ جنگلوں کا کاٹنا بھی ہے گورنمنٹ برطانیہ اب جنگلوں کی حفاظت کرتی ہے اور ہندوستان کے بہت سے حصّوں میں نئے درخت لگا رہی ہے ؂

روس میں قحط

روس کے بعض حصص میں قریبًا ہر سال گرانی ہوتی ہے۔ مگر ۱۸۹۱ء میں ۴۰ ملین لوگوں کو نہایت خوفناک تکلیف قحط کے باعث پہنچی۔ پہلے گورنمنٹ نے اُن اخبارات پر الزام لگایا۔ جنھوں نے خوفناک آنے والی موت کی نسبت کچھ لکھا تھا مگر پھر کچھ کیا نہیں۔ جب بے شمار آدمی تلف ہو گئے۔ تو ایک کمیٹی اِن مصیبت زدہ اضلاع کے واسطے قائم ہوئی اور اِس وقت جن افسروں کو خوراک خریدنے کے واسطے اعتبار کر کے روپیہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے بہت سا حصّہ اپنی جیب کی نظر کیا۔ جو آٹا سینٹ پیٹرسبرگ میں خریدا گیا اِس میں معلوم ہوا کہ ناقابل ہضم اشیاء ملی ہوئی تھیں۔ بالٹک اور بحیرہ اسود کے بندرگاہوں پر ہزاروں ٹن غلہ پڑا ہوا تھا۔ کیونکہ ریل اندر ملک میں لیجانے کے قابل نہ تھی۔ اِس سے بھی بڑھکر اسٹیشنوں سے گاؤں کو سڑک کی خرابی کے باعث غلہ کا لیجانا مشکل تھا۔ ہزاروں لاکھوں بندگان خدا بھوک کے ہاتھوں مر گئے۔ والدین نے اپنے بچوں کی تکالیف دیکھنے کی تاب نہ لاکر انکو مار ڈالا۔ اور خود بھی خودکشی کر لی۔ مویشی یا تو خوراک کے نہ ملنے سے مر گئے یا برائے نام قیمتاً فروخت کر دئے گئے گھوڑے ایک ایک اور دو دو روپے کو ملتے تھے مگر کوئی نہ لیتا تھا۔ اور گھوڑوں کے بچھیرے جو کتے معلوم ہوتے تھے چار چار آنے کو فروخت ہوتے پھرتے تھے۔ گھوڑوں اور مویشیوں کے نہ ہونے سے جو زراعت کو نقصان پہنچا ہوگا

وہ برسوں تک یاد رہیگا ؛

آمدنی

روپیہ کا روس میں روبل کے حساب سے شمار ہوتا ہے۔ جو قریباً اسی قیمت کا ہوتا ہے جس قیمت کا پہلے ہندوستان میں روپیہ ہوتا تھا ایک روبل سونے کے سکہ کے برابر ہوتا ہے جسکو پک کہتے ہیں ؛

روس کی سالانہ آمدنی قریباً ۹۰ کروڑ روبل ہے۔ اور ہندوستان کی قریباً ۸۰ کروڑ روپیہ تو روس میں فی کس ٹیکس ہندوستان سے زیادہ لگتا ہے ؛

آگے یہ بیان ہوچکا ہے کہ روسی ووڈکا کے بہت شائق ہوتے ہیں اشیائے منشی سے ۲۷ کروڑ یعنی قریباً کل آمدنی کا ۱/۳ حاصل ہوتا ہے۔ محاصل چنگی اور ملک کی اشیائے درآمد کا محصول کل ملاکر ۱۴ کروڑ ہے زمین کی آزادی کے واسطے آزاد سرف اور دہقان ۹ کروڑ روپیہ دیتے ہیں اور اسکے علاوہ ۴ کروڑ اراضی اور جنگلات سے آتا ہے لیئنس تجارت سے ۳ ۱/۲ کروڑ آتا ہے۔ تمبا قریباً ۳ کروڑ۔ سرکاری ریل سے قریباً ۵ کروڑ ہے ذیل میں کچھ تفصیل اخراجات ہے

قرض سود پر ۲۷ کروڑ فوج ۲۲ ۱/۲ کروڑ۔ محکمہ بحری ۴ کروڑ۔ محکمہ مال ۱۱ کروڑ۔ سڑکیں اور ریلیں ۳ ۱/۲ کروڑ۔ ملکی اور دیوانی فوجداری عدالتیں وغیرہ ۲ کروڑ خاندان شاہی اور سرکاری کلیسا قریباً ہر ایک ایک کروڑ ؛

۱۸۸۷ء میں جو پچھلے دس سال ختم ہوئے ان میں کل زیادتی خرچ کی ۲۴ کروڑ روبل تھی۔ پچھلے سالوں سے بظاہر یہاں ترقی ہوئی ہے ؛

۱۸۸۹ء میں ریل کا قرضہ ۱۶۵ ملین پونڈ تھا اور کل قرضہ ۶۴۷ ملین سٹرلنگ ہے ؛

فوج

۱۸۷۴ء سے باستثنائے چند پادری۔ ڈاکٹر اور استادوں کے تمام آدمیوں کو مجبوراً ۲۱ سال عمر سے فوجی خدمت کرنی پڑتی ہے۔ یورپی روس میں نوکری کا عرصہ فوج کے ساتھ عملی کام کرنے کے لئے ۵ سال ہے۔ ۱۲ سال

ریزرو اور پانچ سال دوسرے ریزرو میں ۱۸۹۱ء میں ۸۷۰۰۱۱ نوجوان فوجکا کام کرنے کے قانوناً لائق تھے۔ اِن میں سے ۱۶۲۰۰۰ بہُت کمزور تھے۔ قریباً ۱۹۰۰۰۰ دوسرے درجہ کے ریزرو میں رکھے گئے گویا یہی اپنے خاندانوں میں اکیلے کام کرنے والے تھے اور ۲۶۰۰۰۰ فوجمیں بھرتی کرلئے گئے +

(روسی رنگروٹ فوجمیں بھرتی ہوجارہے ہیں)

امن کیحالت میں فوجمیں ۸۴۳۰۰۰ آدمی اور ۱۳۰۷۰۰ گھوڑے ہیں اور حالتِ جنگ میں ۲۵۰۰۰۰۰ (۲۵ لاکھ) آدمی اور ۵۷۸۰۰۰ گھوڑے ہیں +

اڈنبرا ریویو میں روسی فوج پر ذیل کا ریمارک شائع ہوا تھا۔

"باوجود تمام عیب اور قبح کے جو روس میں ہے۔ یہ تعجب خیز ہے کہ لوگ فاقہ کشی میں مبتلا ہیں۔ خزانہ خالی ہے۔ اور فوجکا خرچ زیادہ ہے۔ دنیا میں کسی سلطنت کو خفیف سا خیال یا خواہش روس پر حملہ کرنے کی نہیں۔ کیونکہ یہ ملک عملاً قابل حملہ آوری ہی نہیں ہے۔ ایسے فوج سے ضرور کوئی اعلےٰ درجہ کی ظالم پالسی پر حملہ آور کرنے کا منشا پایا جاتاہے جس کی زار تردید کرتا ہے۔

مگر یہی یوروپ کا خوف ہے - جس کی وجہ دوسرے ممالک کا طریقہ فوج ہے جو کہ ظالمانہ ہے اور جو کہ ہمارے زمانہ کی لعنت ہے - اور جس کی وجہ سے سلطنت اور رعایا پر تباہی لاحق ہوتی ہے - گو موجودہ زار قرض سے دبا ہوا ہے مصائب اسپر پڑے ہوئے ہیں اور اسلح کی زیادتی دن بدن ستا رہی ہے - یہ تمام پردۂ دنیا کے مدبران سلطنت سے بہ نسبت اپنے سابق ابا و اجداد کے کم ہے - اسکی خود زندگی تک معرض خطر میں ہے - کوئی بھی ایسا نہیں جسپر یہ اعتماد کرے - وسط ایشیا کے اسکے بعض فتوحات نے اسکی افکرات کو ہی صرف بڑھا دیا ہے - اور اسکی طاقت یا آمدنی میں کچھ زیادتی نہیں کی - ریاست کا رعب و داب کم ہوگیا ہے - اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ فوج جو ابتک برقرار ہے اسکی صرف یہی وجہ ہے کہ زار ایسی زبردست اور خوفناک طاقت کے کم کرنے سے ڈرتا ہے"
(مجریہ جنوری ۱۸۹۳ء صفحہ ۳۰ - ۳۱) *

صرف اور یوروپین اقوام ہی کو مجبوراً زیادہ فوج رکھنا نہیں پڑتی - بلکہ گورنمنٹ ہندوستان کو بھی مجبوراً مغربی سرحد کے حملے سے محفوظ رہنے کے واسطے رقوم کثیر صرف کرنی پڑتی ہیں *

تعلیم

تمام بلاد یوروپ میں روسی تعلیم میں سب سے بدتر ہیں - روسی مردوں میں سے ۲۰ فیصدی پڑھنے کے قابل ہونگے - اور روسی مستورات میں سے بمشکل ۱۰ فیصدی ملک میں صرف ایک پرائمری (ابتدائی) مدرسہ فی ۲۵۰۰ باشندوں کے ہے ہمیشہ سے روسی گورنمنٹ کی یہ پالسی رہی ہے کہ روسیوں کو جاہل رکھے کیونکہ اس شرط پر خود مختاری کا حصر ہے البتہ الگزنڈر دوئم کی عملداری میں یہ منشا ہوگیا تھا - سرف کی رہائی کے بعد ۱۸۶۱ء میں ہزارہا مدرسے - سنڈے سکول اور شام کی جماعتیں کہل گئی تہیں اور درسی کتابیں بے شمار چھپنے لگیں مردوں ہر ایک کیواسطے یونیورسٹیاں کہل گئی تہیں - مگر گورنمنٹ نے فوراً اس تحریک کو روک دیا *

روس میں یونیورسٹیاں ملکی زندگی کے مرکز ہیں۔ جب کوئی گورنمنٹ مطلق العنان ہو۔ اور ذرا سی بھی اسکی مرضی کے مخالفت کیجائے تو لوگوں کو مجرم گردان کر انکے سزا دیجاتی ہے۔ تو وہ لوگ جنکو دولت یا عمر نے محتاط بنا دیا ہے خاموش رہتے ہیں اور بیدردی جہاں ان نوجوانوں کے حصہ میں آتی ہے۔ جن میں لیری اور تندہی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ طلباء کے دلوں میں زیادہ آزادی حاصل کرنے کی خواہش کا شعلہ مشتعل ہو گیا۔ انقلابی اغراض کا اثر شبہ ہوا اور پولیس نے ان کی خبرگیری شروع کی۔ آخر جب ایک طلباء کو ایک کمرہ بھی ملے تو چاروں طرف غلط پیدا ہو گیا۔ گلی اور نیز مالک مکان تک کہ مجبوراً ذرا ذرا سی خبر پولیس کو پہنچانی پڑتی ہے۔ جو اکثر ایسی مجلسوں کو نہیں ہونے دیتی۔ کسطرح طالب علم اپنا وقت صرف کرتا ہے؟ کون کون اسکے ہمنشین اور دوست ہیں؟ عموماً کس وقت یہ گھر آتا ہے؟ کیا کچھ پڑھتا ہے؟ کیا لکھتا ہے؟ غرض ایسے سوال ہوتے ہیں جو طلباء کے بارے میں دریافت کئے جاتے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کی کتابیں اور کاغذ دیکھے بھالے جاتے تھے اور کوئی چیز اگر مشتبہ ہو تو وہ پولیس کے حوالے کیجاتی تھی اس قسم کی کارروائی سے طلباء کی طرف سے فساد ہونے لگے جو بہت بیرحمی سے رفع کئے جاتے تھے۔ بعض اوقات پولیس انکو مارتی ہوئی حوالات میں لیجاتی تھی۔ جلاوطن کئے جاتے یا سائبیریا کو بغیر مقدمہ ہوئے بھیجدئے جاتے ❊

گو تعلیم نسواں نہایت پست حالت میں ہے۔ کیونکہ مستورات خود حد درجہ کی ضدی ہیں مگر ۱۸۶۰ء میں چار یونیورسٹی کالج مستورات کیواسطے بنگئے۔ جن میں ۱۴۲ طلباء تھے۔ ایک طبی مدرسہ جاری ہوا جس میں ۵۰۰ طلباء تھے اور اسکے علاوہ اور ابتدائی مدرسہ جاری ہوئے۔ یہ تمام مدرسہ گو انکی عوام الناس امداد کرتے تھے الگزنڈر دوم نے ۱۸۶۰ء میں بند کر دئے کیونکہ طلباء پر انقلابی اغراض کا شبہ ہوتا تھا۔ ۱۸۹۰ء میں ایک کالج کھلا جس میں ۴۰۰ طلباء تھے۔ ۷۰۰ کے قریب مستورات ڈاکٹر موجود ہیں ہے۔ جن میں سے قریباً نصف سرکاری نوکر ہیں۔ چند ایک مرد ڈاکٹر ہیں جو عموماً شہروں اور قصبوں میں ہیں جہاں یہ روپیہ خوب کما سکیں۔ مستورات معمولی کمائی سے بھی صابر رہتی ہیں اور یہ دیہات میں رہتی ہیں ❊

۱۸۹۱ء ہزاروں سکول بند کر دئیے گئے۔ اور ابتدائی مدارس کا انتظام و اہتمام پادریوں کے ہاتھ میں دیا گیا۔ جنکو ساتھ ہی پوشیدہ طور پر ہدایتیں ہوا کرتیں کہ نئے سکول کھولنے سے یہ لوگوں کو باز رکھیں۔ جو سکول خاص خاص لوگوں کی امداد سے کھولے گئے اپنیر انقلابی اغراض کا جرم لگایا گیا اور بند کر دئیے گئے ۱۸۹۸ء میں یوروپی روس کی ۸۲ ملین آبادی کیواسطے کل ۲۹۰۰۰ ابتدائی مدارس تھے جن میں ۲ ملین لڑکے پڑھتے تھے ؛

ہندوستان کیطرح طلباء کا خاص منشا یہ ہوتا ہے کہ سرکاری نوکری حاصل کریں نتیجہ اسکا یہ ہے کہ روس میں نوکری کی ضرورت سے زیادہ طلباء ہیں ہر سال یونیورسٹیوں سے گروہ کے گروہ اُن طلباء کے نکلتے ہیں۔ جو ایک ایسے ملک میں جہاں تربیت یافتہ آدمیوں کے واسطے جگہ کم ہے۔ ملکی یا جنگی نوکری کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ مایوسی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کیطرف سے بدظن اور غضبناک بنجاتے ہیں۔ اور نہلسٹوں میں شامل ہو جاتے ہیں جنکا آگے چلکر بیان ہوگا ؛

زبان اور علم ادب

روسی زبان آریئن ہے۔ جو سلیوانک فیملی کی مشرقی شاخ سے ہے انجیل کے ایک حصّہ کا ترجمہ سلیوانک زبان میں ۹ ویں صدی میں ہوا تھا۔ اس میں جو کنواری الفاظ استعمال کئے گئے تھے انہیں سے اہل روس کو حروف کا خیال پیدا ہوا۔ اور اب تک یونانی طرز اور یونانی تحریر ہر ایک کتاب میں ملتی ہے ۱۷ ویں صدی میں جن سیاحوں نے روس کی سیر کی وہ اسکی تہذیب اور شائستگی کی پستی کو دیکھکر دنگ رہ گئے اِس وقت جبکہ مغربی یوروپ یونیورسٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک شہر میں چھاپہ خانے موجود تھے روس میں قلمی کتابیں لکھنے کا اسوقت بھی دستور تھا۔ ۱۵۶۴ء میں پہلا چھاپہ خانہ جو روس میں جاری ہوا۔ بند کر دیا گیا۔ اس خیال سے کہ یہ ایک شیطان کی ایجاد ہے ساحری کا چھاپہ خانہ میں کام کرنے والوں پر شبہ ہوا۔ اور ان بیچاروں نے

بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ عربی اصناف شعر جو یورپ میں ۱۱ ویں صدی میں رائج ہو گئے تھے۔ ۱۷ ویں صدی تک روس میں نہ پہنچے تھے ؞

پشکن روس میں سب سے بڑھ کر اعلیٰ درجہ کا شاعر سمجھا جاتا ہے۔ ایک مورخ کریلاف کی حد درجہ کی سراہی ہوتی ہے۔ جسکی کہانیاں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ ہم اسکی چند مثالیں دیتے ہیں ؞

دو کتے بارلیس اور پولکان ایک باورچیخانہ کے دروازہ کے پاس پڑے ہوئے دھوپ لے رہے تھے۔ انہوں نے ناک تک شکم سیر ہو کر کھایا تھا اور آپس میں بات چیت کرنا چاہتے تھے۔ پولکان کہتا ہے:۔ "کسی دوست کیساتھ دل و جان ہو کر رہنے سے بڑھ کر اور کونسی خوشی ہو سکتی ہے؟ ہر ایک امر میں ایک دوسری کی امداد کریں۔ بغیر دوست کے نہ کھائیں اور نہ پئیں۔ اور اپنے دل و جان سے ایک دوسرے کی حتی الامکان حفاظت کریں۔ فرض کرو کہ میں اور تم ایسا معاہدہ کر کے دوستی کریں میں نہایت وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمکو معلوم نہ ہوگا کہ کس طرح زمانہ گذر رہا ہے اور ہمکو حد درجہ کی مسرت اور خوشی نصیب ہوگی" ؞

"بارلیس جواب دیتا ہے:۔ یہ سچ ہے۔ ایسا ہونا چاہئے۔ عرصہ سے مجکو اس بات کا قلق رہا ہے کہ مشفق من ہم جو کتے ہیں اور ایک ہی گھر میں رہتے ہیں ایک دن بھی بغیر باہم فساد کرنے کے نہیں رہ سکتے۔ اور اسکی وجہ کیا ہے؟ ہم اپنے آقا کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ نہ تو ہم و شرارت بند رہتے ہیں اور نہ غذا ہمکو خراب ملتی ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے واسطے سخت بدنامی ہے۔ زمانہ قدیم سے کتا دوستی کا نمونہ بنا رہا ہے۔ مگر شاید مشکل تمکو کتوں میں انسانوں سے بڑھ کر دوستی مل سکتی ہے" ؞

پولکان کہتا ہے:۔ "اچھا اب ہم کو چاہئے کہ اپنی عمر میں اسکی ایک تمثیل پیش کریں" اب فوراً ان نئے دوستوں نے ایک دوسرے سے پیار کرنا شروع کیا ان کو اب اپنی خوشی و خرمی میں معلوم بھی نہ ہو سکا کہ کتنا ایک دوسرے کو پسند کریں ؞

سب جھگڑے فساد چھوٹ گئے۔ ہر ایک قسم کا حسد مفقود ہو گیا۔ اور ہر طرح کی

کینہ کشی اور بغض معدوم ہو گیا! مگر بدقسمتی سے باورچی اسوقت ایک ہڈی اندر سے
پھینکتا ہے۔ یہ دونوں دوست غضبناک ہو کر ایک دم سے اسپر جھپٹتے ہیں اب انکا
دوستانہ معاہدہ کیا ہوا؟ یہ دونوں ایک دوسرے کا گلا پکڑ لیتے ہیں۔ چنانچہ ان
کے بال ہوا میں بکھر کر اڑتے ہیں۔ اور پانی کا سیلاب بھی ان کو جدا نہیں کر سکتا +

دنیا ایسے دوستوں سے بھری ہوئی ہے کوئی شخص ہرگز غلطی نہ کرے گا
اگر وہ دوستوں کی نسبت جیسی کہ آجکل حالت ہے یہ کہے کہ جیسی ان کی دوستی ہے
ویسے ہی یہ دوست ہیں۔ ان کی باتیں جب سنو تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسے ہی ہونگے
جیسے کہ کہتے ہیں۔ مگر ایک ہڈی پھینک دو۔ اور یہ بالکل کتوں کیطرح سلوک کرینگے

افسروں کی نسبت جب ان میں باہم مقابلہ ہوتا ہے۔ جب ایک مجرم ہو اور
دوسرا اسکا منصف ایک کہانی ہے جسکا نام "دیانت" ایک مچھلی [illegible] ایک
تالاب کو لوٹ رہی ہے جس میں رہتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے پاس بکثرت
ثبوت ہیں۔ اور مجرم عدالت کے سامنے پکڑ کر ایک پانی کی مٹ میں لایا جاتا
ہے۔ منصف [illegible] اور تین بکریاں تھے جو قریب ہی رہتے تھے اور ان کی
امداد کے واسطے ایک نہایت ہی تجربہ کار لومڑی ان کے ساتھ شامل ہو گئی
لوگ کہتے تھے کہ دیانت نے جہانتک لومڑی نے اسکا [illegible] سے [illegible]
سے سمجھا [illegible] ایسی صاف تھی [illegible] پھانسی کی سزا دی گئی۔ لومڑی
نے کہا [illegible] پھانسی دینا اسکے واسطے ٹھیک نہیں [illegible] پانی میں غرق کر دو [illegible]
نے کہا۔ بیشک۔ لومڑی ٹھیک کہتی ہے۔ اور اسپر مچھلی کو ان سب نے نکالا
دریا میں پھینک دیا جو بالکل سزا نہ تھی +

لومڑی اور پہاڑی چوہیا کی حکایت راشیوں کے واسطے ایک سبق ہے [illegible]
اول الذکر سے کہتی ہے "تم کہاں دوڑی جا رہی ہو اور ایک طرف بھی اپنے
نہیں دیکھتی"۔ لومڑی: ہونہہ! ابھی تو میں بدمعاش سمجھ کر نکال دی گئی ہوں
مگر تم جانتی ہو کہ میں نے اس مرغی خانہ میں انصاف کیا کہ نہیں وہاں کچھ
نہیں حاصل ہوتا تھا۔ بڑا ناشکرگذار کام تھا۔ رات کو بالکل مجھکو نیند نہ ملتی تھی
اور دن کو مشکل روٹی کھانے کو بھی فرصت ملی تھی۔ اور باوجود اس کے دشمنی

اور بغض کے باعث میں سخت بعیزت کیگئی۔ مجکو بیشک چور کہو اہیں تم سے صرف یہہ پوچھتی ہوں کہ آیا میرے اوپر خفیف سی بھی ایسی بد دیانتی کا الزام لگنا قرین انصاف ہے؟ جواب ملتا ہے:۔ مہربان بیشک ہیں۔ مگر افسوس کیساتھ مجھکو اتنا کہنا پڑتا ہے کہ اکثر میں نے تمہاری تھوتھنی سے مرغیوں کے پر لگے ہوئے دیکھے ہیں *

کریلا اور اس کے کہانے سے جو سبق حاصل ہوتا ہے اسکے بارے میں کہتا ہے:۔ کئی ایک افسر ہمیشہ اپنی مفلسی کی شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہ کبھی انہوں نے اور نہ ان کی عورت نے نذر یا تحفہ وغیرہ لئے مگر پھر بھی ایک وقت ایسا آتا ہے کہ یہہ ایک بڑا محل بنوا لیتا ہے اور جاگیر خرید لیتا ہے۔ اب اس نے کسطرح اسقدر سرمایہ فراہم کر لیا؟ اگر تم کسی منصف کے سامنے یہہ ثابت کرنا چاہو کہ اس نے رشوت لی ہے تو تمکو مشکل ہوگا۔ مگر تاہم ہر ایک شخص کو یہہ کہنا پڑے گا کہ اس جنٹلمین کے موتھ پر مرغیوں کے پر نظر آتے ہیں" *

کاونٹ لیو ٹالسٹائی سب سے بڑہ کر زندہ روسی افسانہ نویس اور سوشل ریفامر ہے۔ یہہ کاونٹ پیٹر ٹالسٹائی پیٹر اعظم کے ہمراہی کی اولاد ہے کازان یونیورسٹی سے تحصیل علم کر کے یہہ ۱۸۵۱ء میں ۲۲ سال کی عمر میں فوج میں داخل ہوا۔ اور کریمیا کی جنگ میں شامل ہوا۔ ۱۸۵۶ء میں اس نے استعفا دیدیا اور علم ادب کے مطالعہ میں مشغول ہوا اسکی کتاب "وار اینڈ پیس" (جنگ و امن) جو نپولین کے روس پر حملہ کرنے کی ایک کہانی ہے۔ اسکی لیاقت کی اعلے درجہ کی کتاب سمجھی جاتی ہے *

ایک عرصہ تک اسکو خدا تعالے کی ہستی پر شک رہا۔ اور اسکی حالت نہایت مصیبت ناک رہی۔ اس تغیر کا حال اسطرح بیان کرتا ہے جو اس میں واقع ہوا:۔ جب میں خدا کی ہستی کا منکر ہو جاتا ہوں تو زندہ نہیں رہتا میں صرف اسیوقت زندہ رہتا ہوں جب خدا کو جانتا ہوں اور اسکا متلاشی بنتا ہوں۔ اس سے زیادہ میں اور کسکو تلاش کروں؟ ایک آواز گویا میرے دل سے سنائی دیتی ہے:۔ یہہ وہی ہے! وہ جس کے بغیر زندگی کچھ چیز نہیں"

خدا کو جاننا اور زندہ رہنا ایک ہی ہے - خدا زندگی ہے اور اس نے سب سے زبردست میری گرد اور میرے اندر زندگی پیدا کر دی ہے اور وہ روشنی جو میرے سامنے چمکی کبھی مجھسے جدا نہ ہوئی" +

اپنی زندگی کے آخری ایام میں اسکا سب سے بڑھ کر مقصد روسی دہقانوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے - اس نے انکا لباس تک پہن لیا ہے - اور ان کی کاشتکاری محنت و مشقت میں شامل ہوتا ہے - پچھلے قحط میں اس نے اپنے ارد گرد لوگوں کو آرام پہنچانے میں حتے الوسع کوشش کی - اسکے بعض مذہبی خیالات عجیب ہیں - مگر اس نے نہایت محنت سے اختیار کر کے کوشش کی ہے کہ ان اصلاحوں کو ترقی ہو جنکو یہہ ضروری سمجھتا ہے +

گورنمنٹ

روسی گورنمنٹ مطلق العنان ایک میراثی شخصی حکومت ہے - تمام دنیا میں سب سے بڑھ کر یہہ مطلق العنان سلطنت ہے بادشاہ خود کو آٹوکراٹ (خود طاقت) کہتا ہے یعنے وہ شخص جو اپنی طاقت سے حکومت کرتا ہے - اور جسکو کسی کی مزاحمت سے کچھ دینا نہیں پڑتا زار کا لفظ سیزر (قیصر) سے بگڑ کر غالباً بنا ہے +

یہہ بیان ہو چکا ہے کہ شاہی حکومت پرلے درجے کی شخصی ہے مگر دیہاتی پنچائتیں - واقعی ایک طور کی سلف گورنمنٹ ہیں +

سنہ ۶۶ء میں پراونشیل اسمبلیز (مجامع اضلاعی) بنائے گئے تھے جو بالکل ہندوستان کے لوکل فنڈ بورڈز کی طرح اور زمسٹواز کہلاتے تھے - مگر سنہ ۹۰ء میں ان کی طاقت کو بہت زوال آگیا +

الگزنڈر سوم زار حال کا باپ سنہ ۴۵ء میں پیدا ہوا تھا - یہہ الگزنڈر دوم کا سب سے بڑا بیٹا تھا - سنہ ۶۶ء میں اس نے شاہ ڈنمارک کی ایک بیٹی پرنسس آف ویلز کی بہن سے شادی کی - لہذا پرنس آف ویلز ایڈورڈ شاہ روس باہم ہم زلف ہیں - یہہ اپنے باپ کی قتل پر سنہ ۸۱ء میں تخت پر بیٹھا - زار حال نکولس دوم اسکا

بڑا بیٹا اور جانشین ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۱۸۹۰ء میں یہہ ہندوستان آیا تھا۔ اسکو جاپان میں قتل کرنے کی کوشش کیگئی تھی ۹۰ء اور ۱۸۹۱ء میں
تمام حکومت کا انحصار۔ بادشاہ پر ہے اسکی مرضی قانون ہے۔ گو اسکی چار بڑی کونسلیں ہیں۔ مگر یہہ اِن کی تجاویز کو قبول کرنے یا اِن کے مسترد کرنے کا مجاز ہے اور جیسا مناسب سمجھے کرے۔ اِس کے کئی ایک وزرا ہیں مگر بقول ایک روسی کے یہہ خود اپنا وزیر ہے۔ سب سے بڑھ کر مشہور

الگزنڈر سوم شہنشاہ روس

روسی مدبر کاونٹ ڈی جرس وزیر صیغہ خارجیہ کا اب انتقال ہو چکا ہے۔

روس میں بہت سے افسر ہیں۔ جنکو تنخواہ ناکافی ملتی ہے۔ اور جو اپنی آمدنی پوری کرنے کے واسطے بددیانتی کے وسائل کام میں لاتے ہیں ایک روسی افسر کا حال اسطرح بیان کیا گیا ہے:۔ بے باکی اسکی کارگزاریوں کا خاصہ ہے۔ ایک قسم کی مطلق العنان حکومت کے یہہ ماتحت ہے۔ جو اسکے

بالادست ہیں اِن کی سب سے بڑھ کر متابعت اس کے واسطے ضروری
ہے - تاہم اسکے ساتھ ہی بہت سے بے اعتباری پھیلی ہوئی ہے - اسکو
بطور جاسوس کے ہر وقت مستعد رہنا چاہئے - دوسرے کے تنزل سے اپنی
ترقی حاصل کرنا اسکے واسطے ضروری ہے - اور باوجود اسکے رشوت اور
تغلب حد درجہ کا پھیلا ہوا ہے - روسی افسر بغیر رشوت ستانی کے اپنے

(کاونٹ ڈی جیرس سابق وزیر صیغۂ خارجیہ)

آپ کو بمشکل افسر سمجھ سکتا ہے - جو اسکے زیر دست ہیں - ان کو پیٹتا
ہے اور جو بالادست ہیں اِن کی متابعت کرتا ہے " ایک دفعہ شہنشاہ
نکولس عالم مایوسی میں بآواز بلند پکار اٹھا تھا :- اس ملک میں میرا
بیٹا اور خود میں صرف دو ایسے شخص ہیں جو چوری نہیں کرتے "+

ہر ایک شخص روس میں صرف گورنمنٹ کے حکم پر ماخوذ ہو سکتا ہے اور بغیر
تحقیقات کے سائبیریا کو جلاوطن کیا جا سکتا ہے +

پولیس کے ہر جگہ گروہ کے گروہ پھرتے ہیں۔ بعض سپاہی تو وردیاں پہنے ہوئے اور بعض سادے کپڑے پہنے ہوئے تاکہ اون کو کوئی پہچان نہ لے۔ مسافروں کے پاس پروانہ راہداری ہونا ضروری ہے اور ان کی ہر ایک حرکت کی رپورٹ کی جاتی ہے اگر کسی پر ذرا سا بھی شبہ پیدا ہو جائے تو فوراً پولیس اسے گرفتار کر لیتی ہے۔ گرفتاری عموماً رات کے بارہ بجے کیجاتی ہے۔ کیونکہ اس وقت لوگ اپنے گھروں میں ہوتے ہیں اور اسطرح ہر ایک کو خبر نہیں ہو سکتی۔ ہمسایوں کو صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص مفقود ہے۔ جب سازشوں کا افشا ہوتا ہے۔ اور سینکڑوں کی تحقیقات کیجاتی ہے تو شاید ہی کسی تعلیم یافتہ شخص کا کنبہ ہو جو سوتے وقت اس خیال پر نہ تھرائے کہ صبح ہونے سے پہلے ہی پولیس انکو بیدار کرے گی۔ بعض اوقات لوگوں کو دروغگوئی سے دھوکا دیا جاتا ہے آتشزدگی کا شور مچا کر اکثر لوگ بیدار کر دئے گئے ہیں۔ اور جب یہ جلد لیے نیم برہنہ باہر نکلتے ہیں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جعلی تار دیدینا بھی ایک تدبیر ہے۔ اکثر عموماً دروازہ زور سے کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ اور بڑے زور کی آواز سنائی دیتی ہے:۔

"پولیس آپہونچی! پولیس آپہونچی! دروازہ کھولو ورنہ ہم توڑ ڈالینگے اور اندر گھس آئینگے!"

ایک انگریز سیاح کا بیان ہے:۔ اگر کسی ہوٹل میں کسی مسافر کی کوئی چیز جاتی رہے اور یہ پولیس کو اطلاع دے۔ تو اسکو پولیس کو اپنا مقدمہ اس کے پاس لیجانے کے واسطے کچھ دینا پڑتا ہے۔ پھر پولیس ہوٹل والے سے کچھ لیتی ہے کہ کیوں اس نے چوری ہونے دی اور اگر ان کو چور ملجائے تو اس سے بھی ساتھ ہی یہ کچھ لے لیتے ہیں کہ اسکو حوالات میں نہ دیدیا جائے۔ میرا ایک واقف تھا جسکی ایک کتاب جاتی رہی۔ اسکو پتہ لگا کہ یہ ایک کتب فروش کے یہاں تھی۔ اب اس نے بیوقوفی کر کے چور کو پولیس کے حوالہ کر دیا پولیس نے خوشی سے چور کو پکڑ لیا اور چور بھی خوشی خوشی پولیس کے ساتھ چلا گیا۔ اسی

اثناء میں اس شخصکو بار بار پولیس کے دفتر میں بھی حاضر ہونا پڑا - اور ہر موقعہ پر روپیہ دینا پڑا - یہاں تک آخر کار اسکو اجازت دیگئی کہ وہ دربدل دے کر بازو دعوے واپس کردے" +

پولیس میں ترقی دینے کے واسطے کوششیں کی گئی ہیں مگر ان میں کچھ چنداں کامیابی نہیں ہوئی جو روپیہ پولیس کی پوری پوری اور کافی تنخواہیں دینے کے واسطے صرف ہونا چاہئے وہ فوج میں چلا جاتا ہے +

روس اپنی سخت سزا کے واسطے مشہور تھا جسکو ناوٹ (KNDUT) کہتے تھے - ناوٹ ایک کوڑا ہوتا ہے جس میں ایک دستہ کوئی دو فٹ لمبا لگا ہوتا ہے - اسکے ساتھ ایک مضبوط تسمہ بندھا ہوتا ہے - جسکے سرے پر ایک برنجی حلقہ لگا ہوتا ہے - اور اس حلقہ کے ساتھ ایک پتلا چمڑا لگا ہوتا ہے - جسکا سرا چونچ کیطرح جھکا ہوتا ہے چمڑا دودھ میں بھگویا جاتا ہے اور پھر خشک کرنے کے دھوپ میں سخت کیا جاتا ہے - اگر یہ کنارہ کے بل لگے تو چاقو کی طرح شگاف دیتا ہے اسکی سزا کا اسطرح حال بیان کیا گیا ہے :-

چند سپاہیوں کے حلقہ میں ایک مضبوط ستون گڑا ہوا تھا - جسکے ساتھ ایک شخص ہاتھ پاؤں اور کمر جکڑے ہوئے بندھا تھا - اسکے پاس ایک قوی الجثہ مضبوط شخص ناوٹ ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا - عالم نزع کیطرح اس بیچارے مظلوم شخص کی زبان سے چیخ نکلی - جب پہلی ضرب ناوٹ کی لگی جس سے تسمہ اسکے تھرتھراتے گوشت میں گھس گیا اور جب دوسری ضرب کیواسطے کھینچا گیا تو خون کا ایک پرنالہ گویا بہنے لگا +

بار بار جلاد اپنی عرصہ دراز کی تجربہ کاری اور لاپرواہی سے جو اس میں پیدا ہو گئی ہے - یا اپنے خوفناک حرکت کی وحشیانہ تک سے ضربیں لگاتا تھا یہانتک کہ اردگرد کی زمین تمام اس مظلوم کے خون سے بھر گئی - اور اس بیچارے کی پہلی چیخیں اور معافی کی درخواستیں اور آہ وزارے سسکیوں اور بیہوشی سے تبدل ہو گئیں - اسکے بدن کا ہر ایک حصہ بظاہر ریزہ ریزہ ہو گیا - جب سزا ختم ہو چکی - تو مظلوم بظاہر بالکل بیجان

زمین پر لٹا دیا گیا ۔

(ناوٹ سے سزا دی جاتی ہے)

عموماً ناوٹ کی سزا متروک ہو گئی ہے۔ مگر گذشتہ ۱۸۹۰ء میں کچھ ایسا کیا تھا

میں اب تک اسکا رواج ہے ۔

سائبیریا کو جلاوطن کر دینا ایک ایسی سزا ہے جو اکثر ملا کرتی ہے۔ ایک

روسی مورخ کہتا ہے: پچھلے دس سالوں میں۔ ایک لاکھ ۰۰۰ ۸۶ ہزار انسان اس تھوڑے سے عرصہ میں جلاوطن کر دئے گئے۔ جن میں سے نصف قریباً ایسے تھے کہ نہ جنکا مقدمہ ہوا تھا نہ کچھ تحقیقات ؀

(ایک روسی قیدی)

سابق میں جلاوطنوں کو ماسکو سے اس مقام تک جہاں بھی جلاوطن سائبریا میں کئے جاتے تمام راستہ پیدل قطع کرنا پڑتا تھا۔ اسطرح پرجھیل بیکال کے پرے تک انکو ۰۰ ۴۷ میل کی مسافت طے کرنی پڑتی تھی۔ ایک دستہ سپاہیوں کا آگے چلتا تھا۔ اسکے پیچھے مجرم جاتے تھے جنکے سر آدھے منڈے ہوتے تھے۔ بھورے نیلے کپڑے پہنے ہوتے تھے ایک زرد ستارہ ان کے پشت پر لگا ہوتا تھا۔ اور کھلی جوتیاں پہنے ہوتے تھے۔ جو لمبے سفر سے موٹی ہوتی تھیں۔ ایک زنجیر میں ہاتھ جکڑے ہوتے تھے۔ اور دوسرے زنجیر کے ساتھ ۶ یا ۸ مجرم ایک ساتھ بندھے ہوتے تھے۔ کچھ حصہ سفر کا اب اگبوٹ یا ریل پر طے کیا جاتا ہے مگر پھر بھی زیادہ تر مسافت ان کو پیدل طے کرنی پڑتی ہے ؀

پولیس کی سخت نگرانی کیجاتی ہے۔ کسی اخبار کو جرات نہیں کہ کسی ایسے معاملہ پر رائے زنی کرے جو ایکٹ پولیس کے حکم سے عام مباحثہ سے خارج کیا گیا ہو۔ مگر انگلستان یا جرمنی پر حملہ کرنے کی آزادی دی گئی ہے جو روس کے فرضی دشمن ہیں۔ موجودہ صدی کی ابتداء سے کئی ایک بڑے بڑے اخبارات یا تو فی الفور بند کر دئے جاتے ہیں یا متواتر اذیت رسانی سے ان کو موت کا خوف دلایا گیا ہے۔ بعض اوقات یہ کسی میعاد کے واسطے بند کر دئے جاتے ہیں جو ہفتہ سے لیکر آٹھ ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا ان کو اشتہارات چھاپنے اور فروخت کرنے کی مخالفت ہو جاتی ہے۔ کوئی اخبار بیرونی ممالک سے تو

میں نہیں آتا جبتک یہہ اچھی طرح دیکھ بھال نہ لیا جائے - بعض اوقات تمام اخبار پھاڑ ڈالا جاتا ہے اور بعض اوقات کچھ فقرے اُڑا دئے جاتے ہیں - ایک کوشش اس قسم کی کیگئی ہے کہ روسی یہہ یقین کرنے لگیں کہ ان پر اچھی طرح حکومت کی جاتی ہے اور اُن کو شکایت کی کوئی جگہ نہیں ہے +

شہنشاہ نکولس کا مسئلہ تھا: "ایک قانون - ایک زبان - ایک مذہب" یہ عذر کہ بعض اضلاع کو ان کے قدیم قوانین دیدئے جائیں گے - توڑ دیا گیا - ایک کوشش کیگئی تھی جرمن اور پولش زبانوں کی مدرسوں میں خواندگی منع کرکے اُن پول اور جرمنوں کو بھی روسی بنالیا جائے جو روس میں رہتے ہیں +

ایک شاہی اعلان کی رو سے جو ۱۸۸۷ء میں شائع ہوا تھا - تمام باشندگان ممالک غیر روس میں جاگیریں رکھنے سے منع کردئے گئے تھے - اور یہ چونکہ زیادہ تر جرمن تھے لہذا ان کو مجبوراً برائے نام قیمت پر اپنی جاگیریں فروخت کرنی پڑیں جرمن کارخانے والے اگر حکام کو رشوت نہ دیتے تو ملک بدر کردئے جاتے جرمن زبان بولنا بھی قصور سمجھا جاتا ہے ایک جنٹلمین اپنے ایک جرمن دوست سے ایک ریلوے سٹیشن پر رخصت ہو رہا تھا - کہ ایک افسر نے اسکے سامنے آکر اسکو متنبہ کیا: "یہہ روس ہے - جرمنی نہیں - آپ اگر جرمن نہ فراموش کرینگے تو اچھا نہ ہوگا" +

موجودہ شہنشاہ کے باپ نے یہودیوں کو بہت اذیت دی ہے - سابق میں تمام دنیا میں نصف کے قریب یہودی روس میں رہتے تھے ایک کثیر تعداد کو مجبوراً اپنا مال و متاع چھوڑکر ترک وطن کرنا پڑا ہے - اور بعض ایسے ہوگئے ہیں کہ اُن کو روٹی ملنا بھی ناممکن ہے - مہذب دنیا کو اس سلوک نے جو ان کے ساتھ ہوا بہت پرجوش بنادیا ہے - سپنسر نے اسکی نسبت بہت بجا کہا ہے کہ یہہ ایک "بڑی وحشی سلطنت ہے" -

مذہبی اذیت: - ملکہ معظمہ کے اعلان سے ہندوستان میں پوری آزادی لوگوں کو حاصل ہے: "ہم اس میں اپنی شاہانہ خوشنودی اور مرضی سمجھتے ہیں کہ کسی کی کسی طور پر مذہبی عقائد یا رسوم کے وجہ سے رعایت کیجائے - نہ اسے ستایا

جائے اور نہ اذیت دیجائے"۔ بابل کے بادشاہ نے دھمکی دی تھی کہ یہہ اس شخصکو ایک آگ کی بھٹی میں جھونکدے گا جو اس کے سونے کی مورت کی پرستش نہ کرے گا جو اسنے بنائی تھی۔ اہل روما نے ہزاروں عیسائیوں کو تہ تیغ کر دیا کیونکہ یہہ بادشاہ کی مورت کی پرستش کرتے تھے یہہ پُرانا جوش ابتک روس میں موجود ہے مگر پھر بھی یہہ ایک بگڑی ہوئی عیسائیت کی صورت میں ہے ۔

۱۸۱۲ء سے ۱۸۳۰ء تک اُن عیسائیوں کو سخت اذیت دی گئی تھی جو قومی کلیسا سے علیحدہ ہو جاتے تھے۔ جو شخص گرجا میں جاتے تھے اگر ضرورت پڑتی تو اُن کا امتحان کیا جاتا اور تصدیق کیجاتی کہ آیا یہہ قائم شدہ کلیسا سے علیحدہ تھے اور کس نے اِن کو علیحدہ کیا تھا۔ جو شخص علیحدہ معلوم ہوتا اسکو ناؤٹ سے سزا دیجاتی جبتک کہ یہہ باز آجاتا۔ اور اگر یہہ انکار کرتا تو زندہ جلا دیا جاتا۔ پیٹسٹ جنکا اعتقاد ہے کہ ضرور عمر رسیدہ آدمیوں کو بپتسمہ دینا چاہیئے بغیر تائب ہونے کے اجازت ہی کے زندہ جلا دیئے جاتے۔ اسطرح ہزاروں دہقان اور عورتیں مر گئیں۔ مگر جو کلیسا سے علیحدگی اختیار کرتے تھے اِن کے مسائل یا تو ناوٹ کی ضرب لگتے وقت یا جب یہہ جلتے تھے اسوقت سنائے جاتے تھے بجائے اِن کی بیخ کنی ہونے کے یہہ دن بدن زیادہ ہونے لگے۔ پیٹر اعظم نے اِن کو امن و آمان میں رہنے کی اجازت دی مگر اس شرط پر کہ یہہ ایک دوگنا ٹیکس فی کس ادا کریں۔ مذہبی اذیتیں دوبارہ موجودہ شہنشاہ کے عہد میں دیجاتی ہیں گو جن لوگوں کے ساتھ اسطرح بیرحمی کیجاتی ہے وہی اسکی سب سے عمدہ رعایا ہیں ۔

رومن کیتھولک ہر ایک عام سرکاری نوکری سے خارج ہیں۔ اگر کوئی روسی شاہی کلیسا کو ترک کر دے۔ تو یہہ نہ جاگیر رکھ سکتا ہے اور نہ جاگیر اسے میراث میں مل سکتی ہے۔ اسکے بچے اس سے لے لئے جاتے ہیں اور جو لوگ اسے مذہب تبدیل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں وہ سائبیریا کو جلا وطن کر دیے جاتے ہیں۔ یا اُنکو جسمانی سزا دیجاتی ہے اور ایک سے دو سال تک قید سخت میں

پڑھتے رہتے ہیں *

صرف مسلمانوں کے بارے میں استثناء ہے۔ سلطنت کے بعض حصوں میں انکو بلا مزاحمت لوگوں کو مسلمان بنانے کی بھی اجازت ہے اور یہی صرف ایسے لوگ معلوم ہوتے ہیں جو ایک برائے نام عیسائی ملک میں اصلی آزادی کا لطف اُٹھا رہے ہیں *

نہلزم

یہ تحریک عموماً روسی بدعملی اور ظلم کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ لفظ نہل کے لاطینی زبان میں معنی ہیں "کچھ نہیں"! اسکے حد درجہ کے حامیوں کا حسب ذیل ایک سطرح کا مسئلہ ہے:- "پرانی دنیا کو برباد کر دینا چاہئے اور اسکے بجائے نئی رکھنی چاہئے۔ صرف تمہاری خوشی تمہارا قانون بنے۔ ہمارا پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ ہر ایک اس چیز کو تباہ اور برباد کردے جو اس وقت موجود ہو۔ تم اپنے آپ کو ہر ایک چیز کے تباہ اور برباد کرنے کا عادی بناؤ خواہ یہ بری ہو یا بھلی"

بعض نے دہقانان اعلےٰ مرتبت لوگوں کے قتل کرنے کی تحریک کی جب ان کے پاس ٹیکس ادا کرنے کو کچھ نہ رہا۔ اور انکو کہا کہ اسطرح انکو زمین ملجائے گی۔ نہلسٹ کسی جرم کے ارتکاب سے تامل نہیں کرتے جنکو اپنے اغراض کیواسطے یہ مفید سمجھتے ہیں۔ ایک سب سے بڑھ کر ذریعہ ان کے اغراض کی ترقی کا حاکموں کو قتل کرنا سمجھا جاتا ہے *

روس میں طالب علم مرد یا عورت بہت نہلسٹ ہیں۔ روسی طلباء بنگالیوں کی طرح پولیٹکس (معاملات ملکی) کے بڑے شائق ہیں۔ اس وجہ سے تعلیم سے غفلت کیجاتی ہے۔ جیسا بیان ہو چکا ہے۔ اسقدر طلباء یونیورسٹی میں آتے تھے جنکی تعداد سرکاری نوکریوں سے زائد تھی۔ اسکی وجہ سے مایوسی اور بے صبری اور انقلابی تجاویز پیدا ہوگئیں۔ بعض تجاویز جو اُنہوں نے پیش کیں ایسی بیہودہ تھیں کہ کہا جاتا تھا کہ "دو قسم کے نہلسٹ روس میں ہیں" ایک تو وہ جنکے سر خالی ہیں اور دوسرے وہ جنکے کیسے خالی ہیں" *

یہ مسلمہ ہے کہ ابتک جو کچھ علاج کیا گیا ہے وہ نہلزم کے عیوب دور کرنے کیواسطے

مفید نہیں یہ ایک مورخ کہتا ہے :- "اصلاح امن نہ ہوگا کہ سینکڑوں اور ہزاروں کو انصاف یا بے انصافی سے قید کر لیا جائے اور جلاوطن کر دیا جائے اور ان جرائم کے ارتکاب کا انپر الزام لگایا جائے جو اُنہوں نے کئے ہوں یا نہ کئے ہوں" پہلا فریق والے کہتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر علاج یہ ہے کہ انکو کینسٹوشنل پنچایتی حکومت دے دو ۔

روسی عیسائیت

عیسائی تین بڑے کلیساؤں میں منقسم ہیں پراٹسٹنٹ - رومن کیتھلک اور یونانی روسی آخرالذکر کلیسا کے پیرو ہیں پروٹسٹنٹ کا یہ نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ کلیسائے رومن کیتھلک کے چند مسایل سے اختلاف اور ان کی تردید کرتے ہیں رومن کیتھلک کلیسا پوپ روم کو اپنا سرگروہ مذہبی سمجھتا ہے - یونانی کلیسا ایسا نہیں کرتا مگر اسکے مختلف پیشوائے دین مختلف ممالک میں ہوتے ہیں - اسکو بعض اوقات مشرقی کلیسا بھی کہتے ہیں - کیونکہ یہ مشرقی یوروپ میں موجود ہے ۔

حضرت مسیح سے سینکڑوں برس بعد تک روسی کافر رہے - ان کے بت معلوم ہوتا ہے کہ لکڑی کے بنے ہوئے تھے اور ان کی پرستش بہت سادی ہوتی تھی ۹۵۵ء میں ان کی حکمران شہزادہ کی والدہ قسطنطینیہ گئی اور وہاں اسکو بپتسمہ دیا گیا - اپنے انتقال سے قبل اس نے منع کر دیا کہ جو رسومات کافرانہ جنازوں مردوں کی کیجاتی تہیں اسکے جنازے پر نہ ہوں اسکے پوتے والڈیمر نے خرسون کا محاصرہ کیا اور قسم کہائی کہ اگر یہ کامیاب ہوا تو عیسائی ہو جائے گا - شہنشاہ باسل دوم نے قسطنطین کی بہن ہمشیرہ اپنی سے شادی کی درخواست کی اور وعدہ کیا کہ اسکے عوض یہ عیسائی ہو جائے گا - جب والڈیمر عیسائی ہو گیا تو اس نے ایک اعلان جاری کیا کہ کیف کی جو اسکی رعایا تھی اسکو دریائے نیپر کے کنارہ پر بپتسمہ دیا جائے ایک بڑا اچوبی بت جسکو پیرون کہتے تھے ایک پہاڑی پر یہاں کھڑا تھا - یہ یہاں سے کہینچ کر نیچے لایا گیا - ۱۲ سواروں نے اسے کوڑے مارے اور اسکو دریا میں پھینک دیا - کیف کے تمام باشندوں کو بپتسمہ

دیا گیا۔ اور سب سے پہلے گرجا بنایا گیا۔ والڈیمیر کی اب تک قدیم سے روسی اسقدر عزت کرتے ہیں کہ وہ والڈیمیر ایک ولی کا ہمسر تھا۔ روسیوں کو مشرقی لوگوں نے عیسائی نہیں بنایا بلکہ اُنہوں نے اپنے شہزادہ کی متابعت کی ✤

کچھ سال تک کلیسیا کے پیشوا قسطنطنیہ سے مقرر ہوتے تھے مگر ۱۵۸۲ء میں سب سے پہلا بشپ ماسکو کا پٹریارک بنایا گیا اور یہ عُہدہ سب سے اعلےٰ تھا۔ پیٹر اعظم نے اس عہدہ کو خارج کر دیا۔ اور اسکی بجائے ایک حکمران جماعت مقرر کر دی۔ جسکو ہولی سنڈ کہا جاتا تھا اور زار جسکا پیشوا تھا ✤

سب سے بڑہ کر مشہور روسی پٹریارک نکن ایک متقان تھا۔ اس نے بہت سی صلاحیں کیں۔ شرابخوری کی بیخ کنی کے واسطے یہ اپنے آدمیوں کو بھیجتا جو شہر میں پھرا کرتے۔ اور اگر کوئی پادری یا راہب شرابی ملتا۔ تو وہ پکڑ قید کیا جاتا اور اسے سزا دیجاتی۔ زمانہ سابق میں مستورات کو گرجا میں جانے کی ممانعت تھی۔ اسکی مزعوت پر ملکہ جو اسطرح رات کو گرجا جایا کرتی تھی۔ دن کو علانیہ طور پر جانے لگی! اسنے مذہبی وعظوں کو بھی از سر نو تازہ کیا ✤

اسوقت جو کتابیں عبادت کی کلیسیا میں مستعمل ہوتی تھیں۔ وہ سراسر غلط تھیں اور یہ غلطیاں نقل کرنے والوں کیوجہ سے ہوتی تھیں نکن نے اصلی یونانی نسخہ حاصل کیا۔ اور انکی تصحیح کی۔ انکی اشاعت بہت جھگڑے پیدا ہوئے۔ اور اکثر لوگوں نے وہمی خیالات اِن کتابوں کی طرف منسوب کئے یہ ساحرانہ رسومات متصور ہونے لگیں کہ جنتر منتر اگر ذرا سا بھی تغیر ہو جائے تو ان کی نیکی جاتی رہی اسطور پر ایک کثیر تعداد صاحب لوگوں کی نکلگئی۔ جو راسکولنکس " پرانے معتقد " کہلاتے تھے اور اب تک روس میں بہت ہیں۔ اور جنکو مختلف اوقات میں بہت اذیتیں پہنچیں۔ نکن کی سخت بیعزتی ہوئی اور چند سال کے واسطے جلاوطن کر دیا گیا۔ شہنشاہ الگزنڈر نے اسکو جلاوطنی سے واپس بلوانا چاہا۔ اسکے بستر مرگ پر اس نے قاصد بھیجے کہ اس سے معافی لیکر آئیں۔ مگر معافی دینے سے قبل ہی اسکے انتقال ہو چکا تھا ✤

روسی پادری یہ روسی پادری پوپ کہلاتے ہیں۔ انکے دو فریق ہیں جو اپنے لباسوں کے باعث سیاہ و سفید پادری کہلاتے ہیں۔ سیاہ پادریوں کے سیاہ

گاؤن اور اونچی سیاہ ٹوپیاں ہوتی ہیں - یہ لوگ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اور شادی کرنے کی انکو اجازت نہیں ہوتی - تمام بشپ راہب ہیں - سفید پادری گاؤن کے پادری ہوتے ہیں - یہہ ایک کوٹ پہنتے ہیں جسمیں ٹھوڑی تک بٹن لگے ہوئے ہوتے ہیں - اور ان کی ٹوپیاں چوڑی حاشیہ دار ہوتی ہیں - کوئی شخص پادری نہیں بن سکتا جبتک اسکی عورت نہ ہو - اگر اسکی عورت کا انتقال ہوجائے تو دوبارہ شادی کرنے کا مجاز نہیں اور اکثر راہب ہو جاتا ہے - پادریوں کو حجامت بنوانے یا مُوتراشی کی اجازت نہیں لہذا ان کے بال بڑے لمبے ہوتے ہیں اور شانوں پر گرے ہوتے ہیں - جسکے باعث ان میں سے بعض عورتوں کی طرح نظر آتے ہیں ایک بڑی سی صلیب ان کے سینے پر ایک زنجیر کے ساتھ گز بھر سی لٹکتی ہے +

روسی جب کسی پادری سے ملتے ہیں تو بڑی عزت سے اسکے ساتھ پیش آتے بجائے اسکے ساتھ مصافحہ کرنے کے یہ اسکے پشت دست پر بوسہ دیتے ہیں اور اس سے برکت کے خواستگار ہوتے ہیں +

دیہاتی پادری عموماً بڑے غریب ہوتے ہیں اور اکثر خود انکو اپنی مزرع کاشت کرنے پڑتے ہیں - کچھ آمدنی ان کو شادیوں تجہیز و تکفین اور اور تقریبوں کی فیسوں سے ہوجاتی ہے عموماً پادریوں کو تھوڑی تعلیم ملی ہوتی ہے اور بعض اوقات ان کا چال چلن ایسا ہوتا ہے کہ ہرگز یہ لوگوں کی قدر و منزلت کے مستحق نہیں ہوتے - مگر بہت سے اس مستثنے ہیں +

پادریوں کے علاوہ تارک الدنیا عورتیں بھی ہوتی ہیں جنکو نن کہتے ہیں - جو دینی زندگی کے واسطے خود کو وقف کردیتی ہیں - اور جو ان مکانوں میں رہتی ہیں جنکو خانقاہیں یا ننوں کے رہنے کا مکان کہتے ہیں - یہہ تین چیزوں کی قسمیں کھاتی ہیں مفلسی عصمت اور متابعت کی +

روسی پادری

گرجا - مقامات کے مطابق گرجا بھی مختلف ہیں دیہات اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں یہ متقابلتاً سادہ ہوتے ہیں بڑے بڑے شہروں میں نہایت اعلیٰ درجہ کی آرائش اور زیبائش ہوتی ہے - ایک صلیب ایک عام نشان ہے اور بیچ میں ایک بڑا گنبد ہوتا ہے اور چاروں گوشوں پر چار چھوٹے گنبد ہوتے ہیں اور ان کی چوٹیوں پر صلیبیں لگی ہوتی ہیں - ایک بڑا سا دروازہ ہوتا ہے جس میں بکثرت ستون ہوتے ہیں اور تین چھوٹے ہوتے ہیں جنمیں کوئی ستون نہیں ہوتا گنبدوں پر اکثر چمکدار رنگ ہوتے ہیں اور سنہری کام اسپر کیا ہوتا ہے ٭

ذیل میں مختلف طریق گنبد کے دکھلائے جاتے ہیں ٭

(ب) نن جو گرجا کی

(ا) ایک دیہاتی گرجا

روسی کلیسا تصویروں کی ممانعت کرتا ہے۔ مگر چھپی ہوئی تصویروں کی جنکو اکن کہتے ہیں
بہت ہی تقدیس اور پرستش کیجاتی ہے۔ ماسکو کے گرجا اوپر سے نیچے تک۔ ایک
سرے سے دوسرے سرے تک دیوار چھت اور ستون سب ملکر ایک چمکدار
تصویروں کا ڈھیر ہوتے ہیں۔ چھوٹے کمروں میں بعض بہت ہی چھوٹی ہوتی ہیں۔
اور باقیوں میں بڑی بڑی چہرے

(اکن)

اور بڑی بڑی آنکھیں ہوتی ہیں۔
ولیوں۔ حواریوں۔ پٹریارک وغیرہ
کی بہت سی تصویریں ہیں۔ ایک تصویر
کی نسبت کہا جاتا ہے کہ قسطنطین اعظم
نے اپنے ہاتھ سے بنائی تھی اور
والدمیر اسے لایا تھا اور یہہ ہر ایک
بڑی عام تقریب پر مستعمل ہوتی ہے۔
یہہ بڑے بڑے مقدس روسی کتھلک گرجوں میں رکھی جاتی ہے اور "ہماری
لیڈی آف والڈیمیر" کہلاتی ہے۔

ماسکو میں ایک مشہور اکن ہے جسکو ایبرین میڈونا کہتے ہیں اور جسکی نسبت
خیال ہے کہ اس سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں کریملن کے ایک دروازہ کے پاس
ایک چھوٹے سے گرجا میں یہہ رکھی ہے جب زار یا کوئی شاہی خاندان کا آدمی ماسکو

میں آتا ہے تو ہمیشہ پہلے اس چھوٹے گرجا کو جاتا ہے اور تھوڑی سی یہاں عبادت کرتا ہے +

اور بھی اکثر سفر کرتے وقت یا سفر سے واپس آتے وقت ایسا ہی کرتے ہیں ماسکو کا کوئی باشندہ ایک کثیر رقم ادا کرکے اپنے گھر اُسکو لا سکتا ہے یہ تصویر ہر روز ماسکو میں ایک گاڑی پر رکھکر جسکو چار گھوڑے کھینچتے ہیں پھرائی جاتی ہے کوچبان ہمیشہ ننگے سر ہوتا ہے اور دو پادری گاڑی کے اندر تصویر لئے ہوتے ہیں لوگ جب شہر میں تصویر نکلتے دیکھتے ہیں۔ تو فوراً ننگے سر ہو جاتے ہیں اور وہ جھک جاتے ہیں جب اُسکو گرجا سے باہر جاتی ہے تو ایک نقل اسکی اسکی جگہ رکھدی جاتی ہے تاکہ جو لوگ اسکی پرستش کرنے آئیں اون کو مایوسی نہ ہو +

اُنکو صرف گرجا ہی میں محدود نہیں ہیں روسی اپنے بدن۔ اپنے کمروں اپنے دروازوں اور اپنے دریچوں پر حضرات اور دلیوں کی تصویریں لٹکاتے ہیں سینٹ پیٹرسبرگ اور بڑے بڑے شہروں کی منڈیوں میں چھوٹی چھوٹی رنگی میلبوں اور حضرت مریم سنٹ جان۔ سنٹ نکولس وغیرہ کی تصویروں کے ڈھیر لگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دوکانوں کی دیواروں پر چھوٹی سونے چاندی کی چمکدار تصویریں لٹکتی ہیں چھوٹی چھوٹی تصویریں بھی کئی ایک انچ کی ہوتی ہیں جو بڑے بڑے گھروں کے نوکر بلکہ گھروں میں لگانے کے واسطے لے آتے ہیں۔ اُنکو عموماً دروازے کے مقابل

اور چھت کے پاس لگائی جاتی ہے۔ جس وقت روسی اندر جاتے ہیں تو جھک جاتے ہیں یہہ ہمیشہ اِن تصویروں کے سامنے عبادت کرتے ہیں ٭

روسی عبادت میں مومی بتیاں بھی مستعمل ہوتی ہیں۔ یہہ ہر ایک طور کی اور ہر ایک جسامت کی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض ایسی موٹی ہوتی ہیں جیسے آدمی اور اتنی لمبی جیسے ستون اور رسی سے موٹی نہیں ہوتیں۔ بہت ہی بتوں کے گرد بتی لگی ہوتی ہے بعض کے گرد سونے چاندی کی تاریں لگی ہوتی ہیں جن میں ہر قسم کی چھوٹی چھوٹی تصویریں بنی ہوتی ہیں ٭

گرجوں میں بیٹھنے کی جگہ بالکل نہیں ہوتی۔ سب لوگ یا تو کھڑے رہتے ہیں یا دو زانو بیٹھتے ہیں۔ مرد آگے اور مستورات پیچھے کھڑی ہوتی ہیں۔ خود زار بھی اپنی عبادت میں کھڑا رہتا ہے ٭

پادری انجیل کے حصے پڑھتے ہیں۔ مگر نہ یہہ لاطینی زبان میں رومن کیتھلک کیطرح اور نہ روسی زبان میں پڑھتے ہیں۔ بلکہ قدیم سیلوناک زبان میں جسکو بہت ہی کم لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ گرجوں میں آلا موسیقی بالکل نہیں ہوتے۔ مگر مرد اور لڑکے عمدہ گیت گاتے ہیں۔ اور لوگ اِن میں بالکل شریک نہیں ہوتے ٭

حاضرین بعض اوقات اسقدر زمین پر جھکتے ہیں کہ اُن کی پیشانیاں زمین سے لگ جاتی ہیں اور یہہ سمجھتے ہیں کہ اسطرح اُنکی عبادت زیادہ مقبول ہوتی ہے ٭

روزے:۔ یونانی کلیسا میں بہت سے روزے ہیں اور رومن کیتھلک سے بھی زیادہ تشدد سے لوگ اِن کو رکھتے ہیں۔ ایسٹر سے پہلے چالیس روز لینٹ کے بڑے دن کے روزے ۱۵ نومبر سے بڑے دن یعنے دسمبر کی ۲۵ تاریخ تک رکھتے ہیں۔ بدھ اور جمعہ کو بھی قریباً تمام سال روزے رکھے جاتے ہیں۔ غرضیکہ تمام روزے ۲۲۶ دن کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک چیز اس قسم کی خوراک سوائے مچھلی کے منع ہے اور بعض مچھلی سے بھی احتراز کرتے ہیں۔ دودھ اور مکھن بھی مستعمل نہیں ہوتے ایک قسم کا دودھ بادام کا بنایا جاتا ہے۔ اکثر بقولات کا روغن بجائے مکھن کے استعمال کیا جاتا ہے۔ دہقان تہواروں میں کام نہیں کرتے۔ چنانچہ بہت نقصان بھی وقتاً فوقتاً ہوجاتا ہے۔ خصوصاً اُس وقت جب فصل کا وقت ہو۔ یا محنت کی سخت ضرورت ہو ٭

ایسٹر: - یہ خاص روسی تہوار ہے - اور مسیح کی قبر سے زندہ اٹھنے کی یادگار میں ہے۔
گڈ فرائڈے کو جس دن مسیح مصلوب ہوئے تھے - ایک لمبا صندوق گرجوں میں
رکھا جاتا ہے - جسکے اوپر ایک کپڑا پڑا ہوتا ہے اوسپر مسیح کی تصویر معہ ان کے
پانچ زخموں کے بنی ہوتی ہے - سنیچر کی شبکو ۱۲ بجے سے قبل لوگوں کے جم
غفیر گرجوں کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں - گرجا کے دروازے پر ہرایک
شخص ایک موم بتی خرید لیتا ہے - جس وقت گھڑی میں پورے ۱۲ بجتے ہیں
تمام بتیاں یکایک روشن ہوجاتی ہیں - اور پادری "مسیح جی اٹھا" کا ناشروع
کرتے ہیں +

سب لوگ حد درجہ کی خوشی کا اظہار کرتے ہیں - یہ ایک دوسرے سے مصافحہ
کرتے اور بوسہ دیتے ہیں - گھنٹے بجتے ہیں - اور توپیں چلتی ہیں اور گرجوں میں روشنی
سے دن کا گمان ہوتا ہے +

ایسٹر کے اتوار کو جب کوئی اپنے کسی دوست یا آشنا سے ملتا ہے تو باواز
بلند کہتا ہے "مسیح جی اٹھا" یہ اسکے ہر ایک رخسارے پر تین مرتبہ بوسہ
دیتا ہے اور اسکے ہاتھ میں ایک انڈا دیدیتا ہے "مسیح جی اٹھا" کا جواب ہے
"بیشک وہ جی اوٹھا" روزہ دن کے بعد یہ تمام دن ضیافتیں پکانے اور شراب
خواری میں صرف ہوتا ہے +

زائرین - روس میں زائرین بکثرت جاتے ہیں - لوگ رومن کتھلک ملکوں کی
طرح قافلہ بناکر نہیں جاتے - بلکہ تنہا جاتے ہیں - کسی عہد کی پورا کرنے - یا کسی اندرونی
تحریک سے نہ کہ کسی کلیسا کے حکم سے روسی اپنا سونٹا ہاتھ میں لے لیتا ہے اور
کسی قریبی مقدس مقام کی راہ لیتا ہے +

نقائص - روسی عیسائیت ہندوؤں کے مذہب کے مشابہ ہے کہ یہ ظاہری رسومات مذہبی
پر بڑی توجہ کرتے ہیں - جیسا بیان ہوچکا ہے ہر ایک کمرے میں تصویریں ہوتی
ہیں جنکی تقدیس کیجاتی ہے - کہانا کہانے سے قبل روسی ایک صلیب کا نشان
بناتا ہے - اور کمرہ کے مشرقی گوشہ کیطرف دیکھتا ہے - جدہر تصویر لٹکتی ہے زبانی تو
ہی کو پورا کرنا کافی نہیں ہے - خدا روح ہے اور جو لوگ اسکی پرستش کرتے ہیں

انکو اسکی پرستش دل وجان سے کرنی چاہیے جو مذہب تقدیس زندگی نہ سکھلائے بے کار ہے۔ ہندو اکثر اخلاق اور مذہب کو دو علیحدہ چیزیں سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی کیسا ہی خدا پرست ہندو ہو اور وہ بد اخلاق ہو۔ یہہ بڑی ہی بھاری غلطی ہے ❖

روسی مسئلہ تقدیر میں بھی ہندوؤں کے مشابہ ہیں۔ یہہ سمجھتے ہیں کہ مرض اور مصائب خدا کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ اور ان کے رفع کرنے کی تدابیر کرنا بے دینی اور بے سود ہے ❖

ملک روس کی مختصر تواریخ

روس کی قدیمی تواریخ بہت ہی نامعلوم ہے۔ ایام سابق میں اس ملک میں وحشی اقوام رہتی تہیں۔ جنمیں سے بعض بڑی خونخوار ہوتی تہیں۔ بیوہ اپنے شوہر کے جنازے پر جان دے دیتی تھی۔ والدہ کو اجازت تھی کہ اپنی ان بیٹیوں کو مار دے جنکی پرورش انکو منظور نہ تھی۔ اس طرح والدین جب ضعیف ہو جاتے تھے تو مار دئیے جاتے تھے ❖

نوو گوروڈ (نیا شہر) سینٹ پٹیر برگ سے ایک میل جنوب مشرق کو معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلا شہر تھا جسے شہرت حاصل ہوئی۔ سلطنت جمہوری تھی۔ نااتفاقی کی وجہ سے کہتے ہیں کہ ۸۶۲ء میں روریک اور اسکے دو بھائی جو اس خاندان کے سیکنڈنیوین تھے۔ نوو گوروڈ میں حکومت کرنے کے واسطے بلائے گئے اسکے بعد یہہ ایسا عالیشان بنگیا کہ اس میں ۴ لاکھ باشندے ہو گئے ❖

روریک اور اسکے جانشینوں نے بہت جلد جنوبی روس پر اپنا تسلط جمالیا۔ کیف واقع دریائے نیپر پر قبضہ کیا گیا اور یہہ دار الخلافہ بنایا گیا ❖ روس کی سلف حکمران بادشاہ کے بیٹوں میں باہم فساد پڑ جانے سے بہت کمزور ہو گئی۔ ۱۳ ویں صدی میں مغلوں نے روس پر حملہ کیا۔ بڑے بڑے شہروں کا محاصرہ کر لیا اور آخر کار ملک فتح کر لیا۔ دو صدیوں سے زائد تک روس کے شہزادے مغلوں کے ماتحت رہے اور انکو خراج دیتے رہے ❖

سنہ ۱۳۸۰ء میں شاہزادہ اعظم ڈیمٹیرس نے ایک راہب سرجیس کی دعاؤں سے ترغیب پاکر جنگ وریائے ڈان میں بڑی فتح تاتاریوں پر حاصل کی۔ دو راہب بھی شہزادہ کے ہمراہ میدان جنگ میں گئے اور اپنے کپڑوں پر زرہ پہنے لڑتے رہے۔ ان میں سے ایک نے ایک بڑے قوی الجثہ تاتاری کو مار کر لڑائی بھی شروع کی تھی ؂

آخرکار ایوان اعظم نے تاتاریوں کو بڑی سخت ترغیب دی۔ یہ تامل کر رہا تھا کہ آرچ بشپ بیسن نے باواز بلند اس سے کہا:۔ کیا تو موت سے ڈرتا ہے؟ تو بھی اوروں کیطرح مرجائے گا۔ سبنے مرنا ہے۔ پرند ہو۔ خواہ چرند۔ کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ سپاہی میرے حوالہ کر۔ اورگو میں ضعیف ہوں مگر کوئی دقیقہ نہ فرو گذاشت کروں گا" اور نہ تاتاریوں کو پیٹھ دکھاؤں گا" ایوان اس پر خیمہ کو واپس آگیا اور تاتاری خود بخود چلے گئے ؂

روس کے سب بادشاہوں میں ایوان سبسے بڑھ کر دانا تھا۔ اسنے صوفیا قسطنطنیہ کے آخری عیسائی بادشاہ کی ہمشیرہ سے شادی کی۔ اور میر عمارت۔ معمار۔ بھٹ والے اور لوگ اپنے ملک میں بلوائے۔ جہاں انہوں نے بڑے بڑے کام کئے وہاں ماسکو کا کریملن دوبارہ بنوایا۔ سنہ ۱۵۰۵ء میں اپنی وفات پر بجائے اپنے ملک کے تقسیم کرنے کے اسنے تمام سلطنت بسیل اپنے بیٹے کے حوالہ کی۔ جس نے اپنے باپ کی پالسی پر عمل کیا ؂

بسیل کا بیٹا ایوان الملقب بہ خوفناک ۴ سال کا تھا کہ تخت پر بیٹھا۔ چونکہ بچہ تھا اسکی تربیت بہت بری ہوئی اور اسکی تمام جذبات بد مستحکم ہوگئے۔ یہ اپنی رعایا کو اپنا غلام سمجھتا تھا جسکو جب چاہے قتل کردے۔ اسنے ایک نیک بخت عورت سے شادی کی اور اسکی [illegible] اسکا چال چلن قابل تعریف رہا۔ اسنے مغربی علوم وفنون اپنے ملک میں رائج کرنی چاہئے۔ اور اسنے بیرونی ممالک کی تجارت کو بھی ترقی دینی چاہی۔ اپنی پہلی عورت کی وفات پر اسنے حد درجہ کی مطلق العنانی اور ظلم اختیار کیا۔ اپنی ساتویں عورت کی وفات پر اسنے آٹھویں عورت ملکہ الزبتھ سے طلب کی جو عورت منتخب ہوئی اس نے اس کے حالات اور اسکی عورتوں کی تعداد سنکر انکار

کردیا۔ یہہ پہلا روسی حاکم تھا جس نے زار اور وو آٹو کراٹ آف آل دی رشینز کا خطاب حاصل کیا÷

ایوان توہمات اور بیرحمیوں کا ایک معجون مرکب تھا۔ یہہ بعض اوقات ماسکو کے قریب اِس خانقاہ میں ہفتوں بیٹھا رہتا جو اِس نے اپنے واسطے بنوائی تھی یہہ ہر روز تین بجے صبح کے عبادت کے واسطے خود اپنے ہاتھ سے گھنٹہ بجایا کرتا۔ عبادت کی اثنا میں جو سات گھنٹہ تک ہوتی رہتی تھی۔ یہہ اسقدر خشوع سے حمد گاتا۔ عبادت کرتا کہ اسکے سجدے کرنے سے مٹی اسکے پیشانی پر لگ جاتی تھی۔ کھانا کھانے کے وقت یہہ دینی تعلیم کی کتابیں پڑہا کرتا اسکے بعد یہہ خانقاہ کے زمانہ میں اُن قیدیوں کو دیکھنے جاتا جو اسنے قید کئے ہوئے تھے۔ اور جنکو اذیت پہنچتے ہوئے دیکھتا۔ اور فرخندہ چہرہ سے باہر نکلتا ایک مرتبہ حد درجہ کے غیظ و غضب میں اسنے اپنا آہنی عصا اپنے بیٹے کو مارا اور وہ مرگیا۔ اب بجز ایک چھوٹے سے بچہ کے اسکا جانشین اور کوئی نہ تھا۔ یہہ اپنی موت تک لینے اِس جرم پر پشیماں اور روتا رہا۔ اور بہت جلد ۱۵۸۴ء میں فوت ہوگیا÷

۱۵۹۸ء میں خاندان رورک کا آخری بادشاہ لاولد مرگیا۔ اور جب ملک میں چند سال تک ابتری اور مصیبت پہیلی رہی۔ تو امرا نے ۱۶۱۳ء میں میکائیل رومناف کو اپنا زار تسلیم کرلیا۔ چنانچہ موجود زار اِسی کی خاندان سے ہیں خاندان رومناف کی اصلیت پروشیا سے ہے۔ اور شہنشاہوں نے عموماً جرمن شہزادیوں سے شادی کی ہے÷

(میکائیل رومناف)

میکائیل کا ۱۶۴۵ء میں انتقال ہوگیا۔ اور اسکا بیٹا الکسز اسکے بعد تخت نشین ہوا۔ یہہ بہت نیکبخت بادشاہ تھا اور اپنی رعایا کی بہتری کا خواہاں تھا اسکی دو مرتبہ شادی ہوئی اسکی دوسری عورت نٹالیا پیٹر اعظم کی والدہ تھی÷

الکسنر کے وقت میں روسی سب سے یوروپ میں پست تھے۔ مگر اپنی جہالت کے باعث یہ سب سے بڑھکر متکبر تھے۔ بعض نیگالیوں کیطرح جھوٹی وطن دوستی سے یہ بھے کر ہوئے تھے۔ قدیم زمانہ کے کسی رسم یا رواج کو اختیار کرنا ایک گناہ سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کو پردیسیوں سے کچھ سیکھنے کو نہ تھا۔ جو روسی نہیں بول سکتے تھے۔ وہ گونگے کہلاتے تھے۔ رومن کیتھلک اور پروٹسٹنٹ کا فرو لینے کیسقدر اچھے سمجھے جاتے تھے۔ اِن کے ساتھ مس کرنا بھی گناہ تھا۔ جب یہ روس میں کسی کام کو آتے تو خاص جگہ محدود رہتے۔ اور میعاد مقررہ قبل از وقت سے زیادہ نہ مقیم رہنے پاتے۔ جب یہ سڑکوں میں نکلتے تو لوگ اِن سے اسطرح بھاگتے جیسے چیچک سے۔ جسقدر زیادہ ملک میں خودستائی پہلی یہ مغرب سے زیادہ دور دور بھاگنے لگا۔ اور زیادہ تر وحشی پن میں غرق ہونے لگے +

شہنشاہ الکسنر نے اِس قسم کی بیوقوفی کو سمجھ لیا۔ اور اِسلئے بیرونی ممالک کے لوگوں سے ربط و ضبط پیدا کرنیکی کوشش کی۔ ایک ضابطہ قوانین ترمیم کرا کر شایع کیا۔ بعض سزائیں بہت ہی ظالمانہ تھیں۔ اِس شخصکو سزا جو تماکو کا ایک پائپ پیے یہ تھی کہ اِسکی ناک کاٹ لیجائے۔ اگرچہ بعد میں جلد منسوخ ہوگیا الکسنر نے اپنی رعایا سے انصاف کرنے کی غرض سے حکم دیا کہ ایک خاص صندوق محل میں عرضیوں کے واسطے رکھا جائے۔ جو بعد میں اسکے ملاحظہ سے گذرا کریں چنانچہ عرضیاں دیکھکر اور انپر حکم لکھوا کر یہ رات کو نکلا کرتا کہ دیکھئے کہاں تک انپر عملدرآمد ہوتا ہے +

الکسنر ۱۶۷۶ء میں انتقال ہوگیا۔ اور اسکی بجائے اسکا بڑا بیٹا فیوڈور تخت پر بیٹھا۔ اِس نے بہت سی اصلاحیں کیں سائینس کی حفاظت کی۔ اور پہلی مرتبہ اس نے دارالخلافہ میں پولیس کا طریق جاری کیا۔ ۱۶۸۲ء میں ۶ سال حکومت کرکے یہ لاولد مرگیا۔ اِسکے دونوں بھائی ایوان اور پیٹر مشترک زار تسلیم کئے گئے۔ اور اِن کی ہمشیرہ صوفیہ نائب السلطنت قرار پائی۔ ۱۷ سال کی عمر میں پیٹر نے عنان سلطنت خود اپنے ہاتھ ہی میں لیلی +

جیسا بیان ہو چکا ہے روسی جاہل تھے۔ اور پردیسیوں سے نفرت کرتے تھے پیٹر میں زیادہ فہم تھا اور ہر ایک شخص سے حتے الوسع تحصیل علم پر راضی رہتا اس نے مغربی اقوام کی ترقی تہذیب کا حال سنا تھا۔ لہذا اس نے بہت سے نوجوان روسی ملک سے باہر بھیجے۔ کچھ ہالینڈ کو جہاز سازی سیکھنے کیواسطے اور کچھ جرمن کو فن جنگ سے ماہر ہونے کے واسطے۔ اور کچھ اٹلی کو اور ہنر سیکھنے کیواسطے۔ ۲۵ سال کی عمر میں خود اسنے علم حاصل کرنے کے واسطے سفر کا ارادہ حاصل کیا۔ ہالینڈ میں یہ جہاز سازی اور آہن گری کرتا رہا۔ ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں میں جایا کرتا۔ گیہوں پیسنے کی چکیاں۔ کاغذ سازی کی کلیں۔ اور روغن کشی کے کارخانے وغیرہ اس نے دیکھے۔ تاکہ اپنے ملک میں بھی ان کو رائج کرے۔ یہی خیال سے انگلستان میں گیا جہاں سے کچھ گھڑی سازی سیکھی۔ اپنی واپسی پر اس نے مدرسے کھولے۔ کارخانے قائم کئے۔ سڑکیں اور نہریں بنائیں۔ سینٹ پیٹرسبرگ بنایا۔ جسکو اس نے بجائے ماسکو کے دار الخلافہ مقرر کیا۔ اور اپنی سلطنت کو بہت وسعت دی (۱۶۰۹ سے ۱۷۱۲ء) پیٹر اعظم کی تربیت بری طرح ہوئی تھی۔ اور اپنی تمام عمر میں اکثر یہ تندی اور بدخوئی پر آجاتا تھا یہ خود کہا کرتا تھا "میں اپنے غیظ و غضب اور اپنے نقائص کو بخوبی جانتا ہوں۔ میں اپنی رعایا کی اصلاح کر سکتا ہوں مگر اپنی اصلاح نہیں کر سکتا" مے خواری کی لت بھی اسے لگی تھی۔ جسے کہتے ہیں کہ آخری عمر میں اس نے ترک کر دیا تھا ✣

پیٹر اعظم کے بعد اسکی بیوہ ملکہ کیتھرائین اول تخت نشین ہوئی (۱۷۲۵-۱۷۲۷ء) اور اسکی وفات پر اسکا پوتا پال تخت پر بیٹھا ✣

کئی ایک تغیرات کے بعد کیتھرائین دوم المعروف بہ کیتھرائین اعظم نے ۱۷۶۲ء سے ۱۷۹۶ء تک حکومت کی اپنے سائبیریا میں اپنی سلطنت کو وسعت دی اور

اور مغرب میں کوئی لضف پولنڈ اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا پال تخت پر بیٹھا جو ۱۸۰۱ء میں قتل ہوگیا پھر الگزنڈر اول پال کا بیٹا تخت پر بیٹھا۔ اپنے عہد کے آخر میں متواتر فرانس سے اسنے لڑائی کی۔ اور سپر حملہ ہوا مگر اسکی سلطنت کئی ایک علاقوں کے الحاق سے وسیع ہوگئی ❊

الگزنڈر ۱۸۲۵ء میں فوت ہوگیا اور اسکا بھائی نکولس اسکی جگہ تخت پر بیٹھا۔ یہ بڑا قوی الجثہ اور قوی الرائے تھا۔ مگر یہ پرلے درجہ کا مطلق العنان تھا تیس سال تک یہ برل فریق کا جانی دشمن رہا۔ اسنے پولنڈ کو روسی صوبہ بنالیا اور کچھ حصے فارس کے ملحق کئے۔ ۱۸۵۳ء میں اس نے ترکوں سے جنگ کی جو جنگ کریمیا کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور جس میں روسیوں کا بہت ہی نقصان ہوا اسی وجہ سے بادشاہ کی موت نے جلدی کی چنانچہ ۱۸۵۵ء میں اس کا انتقال ہوگیا ❊

نکولس کے بعد اسکا بیٹا الگزنڈر دوم تخت پر بیٹھا۔ سب سے پہلے بڑا کام اسکی عملداری کا اختتام صلحنامہ برلن تھا۔ اسکے عہد کا سب سے بڑا واقعہ ۱۸۶۱ء میں غلاموں کی آزادی تھا۔ ۱۸۶۳ء اور ۱۸۶۴ء کا ہنگامہ پولنڈ نہایت سختی اور تشدد سے فرد کیا گیا۔ اور ۱۸۶۸ء میں یہ روس کی سلطنت کے ساتھ ملحق کردیا گیا۔ ۱۸۷۴ء میں تمام روسیوں کو باستثنائے چند فوج میں داخل ہونے کا حکم ہوگیا۔ ۱۸۷۷ء میں ترکوں سے جنگ شروع ہوئی روسیوں کو کسیقدر علاقہ ملگیا ❊

نہلزم کے نام سے ملکی سازشوں سے بڑی خرابیاں لاحق ہوئیں۔ کئی ایک حملہ بادشاہ کی جان پر کئے گئے۔ اسپر گولی چلائی گئی۔ قصر سرما کا ایک حصہ اڑا دیا گیا۔ جس ٹرین میں لوگوں کا خیال تھا کہ زار سفر کر رہا ہے وہ گرادی گئی۔ شہنشاہ ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوکر سینٹ پیٹرسبرگ میں پھرا کرتا تھا۔ ۱۲ مارچ ۱۸۸۱ء کو جب یہ سیر کر رہا تھا۔ ایک بم کا گولہ گاڑی کے نیچے پھینکا گیا زار کو کچھ نقصان نہ پہنچا۔ چنانچہ یہ باہر نکلا۔ اور زخموں کے بارے میں ہدایتیں کر رہا تھا۔ کہ ایک اور گولہ اسکے پیروں میں آکر گرا۔ اسکی ٹانگیں پھٹ گئیں اور یہ

برف پر گر پڑا - جو ایک چشم زدن میں تمام خون سے سُرخ ہو گیا - ایک شخص مارا گیا اور کوئی بیس زخمی ہوئے - زار محل میں لایا گیا اسکا خون رواں تھا اور سر ایک افسر کے سہارے پر رکھا ہوا تھا - جو اسکے ہمراہ تھا - سہ پہر کو یہہ مرگیا +

الگزنڈر دوم کے بعد اسکا بیٹا الگزنڈر سوم تخت پر بیٹھا - مزاج میں یہہ اپنے دادا نکولس سے ملتا تھا - یہودیوں کے ساتھ اسکی بدسلوکی اور اسکی مذہبی تعصب

[الگزنڈر دوم کا قتل]

اور ایذادہی کا حال بیان ہو چکا ہے +

شہنشاہ الگزنڈر اول اور نکولس ہمیشہ بے پروا دریا نیوا کے کنارے ایک سڑک پر تنہا سیر کرنے جایا کرتے تھے الگزنڈر سوم کی نہایت ہوشیاری سے خبرداری کیجاتی تھی کہ مبادا یہہ قتل نہ کر دیا جائے چند سال گزرے جب یہہ کسی علاقہ میں جنوب کیطرف ریل میں سفر کر رہا تھا - سپاہی بھری بندوقوں کے ساتھ پچاس گز کے فاصلہ پر کھڑے کر دیئے گئے تھے - اور حکم تھا کہ اگر کوئی شخص بھی لائین کے پاس آنے میں مصر ہو تو اُسکو گولی مار دو + نکولس سوم زار حال زیادہ آزادی سے پھرتا ہے -

مُفصّل حال

اب ہم بڑے بڑے علاقوں اور شہروں کا حال بیان کرتے ہیں

سینٹ پیٹرسبرگ

سینٹ پیٹرسبرگ موجودہ دارالخلافہ روس اپنے بانی پیٹر اعظم کے نام سے موسوم ہے۔ ماسکو پرانا دارالخلافہ چونکہ ساحل بحر سے بہت دُور تھا۔ لہذا پیٹر نے یہہ چاہا کہ ملک کا دارالخلافہ وہ ہو جو ساتھ ہی ایک عالیشان بندرگاہ بھی ہو اور ایک غرض اسکی یہہ تھی کہ "ایک ایسا دریچہ ہو جس سے روسی مہذب یورپ کو دیکھ سکیں"۔

۱۷۰۳ء کے اختتام سے پیٹر نے اہل سویڈن کو جھیل لڈوگا اور نیوا سے نکال دیا تھا۔ جو دریائے نیوا کے ذریعہ خلیج فنلنڈ بحرہ بالٹک کے ایک حصہ سے ملحق ہے۔ جھیل اور خلیج کے عین وسط میں دارالخلافہ کے واسطے جگہ تجویز ہوئی یہہ ایک خشک کلر میدان تھا۔ نہ پتھر۔ نہ زمین۔ نہ پینڈول نہ لکڑی۔ اور نہ عمارت کا کوئی مصالح تھا۔ پیٹر نے اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا اور باواز بلند پکارا: "یہاں پیٹر کا محل بنیگا" اور فوراً کام شروع ہو گیا۔ قلعہ کی بنیاد ایک چھوٹے سے جزیرے پر رکھی گئی۔ جو کہ اب شہر کا مرکز ہے۔ پیٹر نے ایک چھوٹی سی چوبی جھونپڑی بنائی تھی۔ جس میں یہہ رہتا تھا اور عمارت کا اہتمام کرتا تھا۔ اور بعض اوقات مزدوروں اور کام کرنے والوں کی امداد بھی کرتا۔ وہ جھونپڑی جہاں دروازہ پر لکڑی کی بنچ پر یہہ بیٹھتا تھا۔ ابتک ویسی ہی موجود ہے اور سینٹ پیٹرسبرگ میں لوگ اسے دیکھہ دیکھا سکتے ہیں"۔

سال بسال ... ہم دہقان روس کے ہر ایک حصہ سے یہاں کام کرنے کو بھیجے جاتے تھے۔ زمین کی مشکل امداد کا فاصلہ دراز۔ اور بیماری جس سے بہت

سے آدمی راہیٔ عدم ہوئے۔ کوئی چیز بھی بانی کا دل نہ توڑ سکی اِن بیچارے کارکنوں کو معمولی اوزار نہ دیئے گئے تھے۔ مٹی اُٹھا کر مزدور اپنے دامنوں یا تھیلوں میں جو چٹائیوں کے بنے ہوئے تھے باہر پھینکتے تھے۔ بہت سے جگہ دریاؤں کی نہروں کو عمیق کیا گیا۔ نہریں کھودی گئیں اور مٹی کے ڈھیر لگا کر جزیروں کی سطح ہموار کی گئی بہت سے جزیرے اِن میں ایسے تھے کہ پانی کی سطح سے بھی نشیب میں تھے امرا اور تاجروں کو حکم دیا گیا کہ یہاں آ کر مکانات بنا کر رہیں تمک میں دارالخلافہ کی ویران تعمیر میں کسی اور قاعدہ یا شکل کی شہر کی مخالفت ہو گئی تھی عمارت کے مصالح میں زیادہ ہونے کے واسطے حکم دیا گیا کہ کوئی کشتی دریا میں آئے اور کسی دہقان کی گاڑی شہر کے اندر نہ آنے پائے جب تک کہ شکستہ عمارتی پتھر لائے قلعہ کے بعد جو پہلی عمارت بنی وہ گرجا تھا اور پادری یا اسکو سے تجارت کرنے کے واسطے
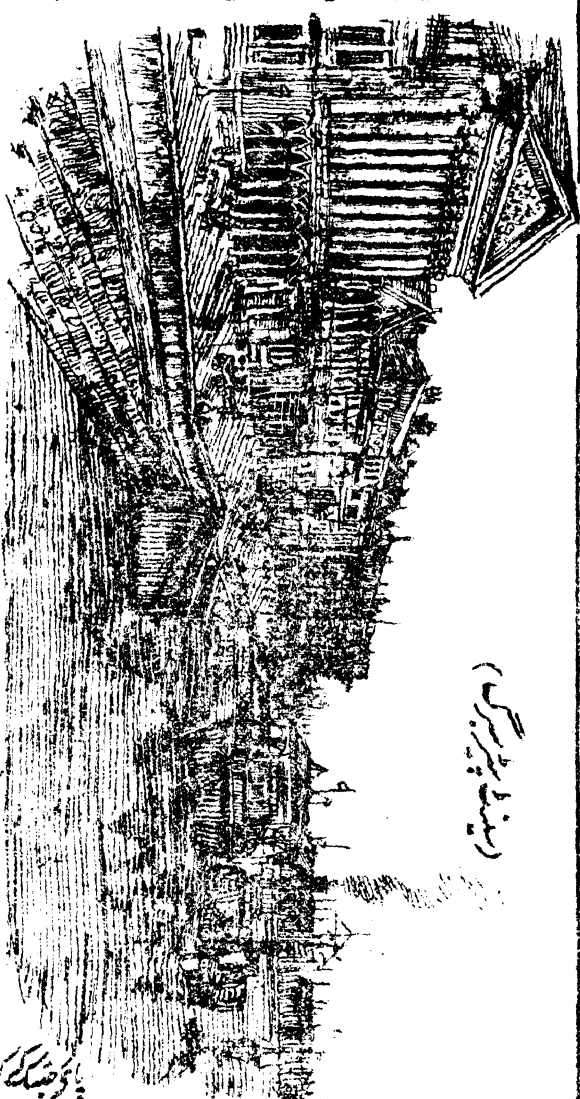
بلوائے گئے وزرائے دول خارجہ کے واسطے ایک بڑا ہوٹل تعمیر ہوا۔ اور دوسرا ہوٹل بیٹر کے مہمانوں کے واسطے بنایا گیا تخمینہ کیا گیا ہے کہ شہر کی تعمیر کا کوئی ایک لاکھ جانیں ضائع ہو کر پیل ہوئی تھی +

ایک ریگستانی جزیرہ پر دریا کے موہانہ کے پاس ایک قلعہ تعمیر ہوا جو نہر کی آمد و رفت پر تھا۔ قریب کے جزیرے پر بھی ایک شہر جلد آباد ہو گیا جو کرنسٹاڈ (شہر تاج) کہلایا +

شہر اس قابل ہے کہ سیلاب اسپر دفور کر آئے۔ جب زور کی مغربی ہوا خلیج فلنڈ کا پانی پیچھے پھینکتی ہے۔ تو شہر کے زیرین حصہ پر پانی آجاتا ہے۔ ۱۸۲۴ء میں ۴ کروڑ کا مال و متاع اور ۵۰۰ جانیں تلف ہو گیں تھی۔ اپنے نیشبی اور نمدار محل وقوع کے باعث یہ تمام یوروپ میں سب سے بڑھ کر مضر صحت دارالخلافہ ہے +

سینٹ پیٹرسبرگ دریائے نیوا کے کنارے اور ایک جزیرہ پر بنا ہے۔ اور کوئی بیس میل کا اسکا دورہ ہے۔ ایک آہنی پل پتھر کے ستونوں پر اس دریا کے عبور کرنے کے واسطے بنایا ہوا ہے۔ مگر اور لکڑی اور کشتیوں کے پل بھی ہیں دریا ... اکتوبر میں منجمد ہونے لگتا ہے۔ اور اپریل تک نہیں کھلتا۔ بعض اوقات برف ۳ مکعب فٹ موٹی ہوتی ہے۔ جوں ہی برف ٹوٹتی ہے اور کشتیاں دریا کو عبور کرنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ تو اس خوشخبری کے اعلان کے واسطے توپیں چلتی ہیں۔ قلعہ کا گورنر کسیقدر صاف پانی نیوا کا ایک پیالہ میں لیتا ہے اور بادشاہ کے پاس لیجاکر اُسے اطلاع دیتا ہے کہ پانی پھر اپنی اصلی حالت پر آگیا ہے پہلے دستور تھا کہ شہنشاہ یہ پیالہ سونے سے بھر کر واپس دیدیتا تھا۔ مگر چونکہ پیالے بتدریج بڑے بننے لگے کہ ان میں زیادہ سونہ سمائے۔ ایک خاص رقم ایک ... روپیہ کی مقرر ہو گئی ہے +

سڑکیں بہت فراخ اور باقاعدہ ہیں۔ مگر فرش ان پر خراب ہے۔ سب بڑی سڑکیں گرنڈ سکوائر سے شروع ہوتی ہیں۔ جس کے گرد شہر کی خاص عمارات ہیں۔ بڑی بڑی سڑکیں پراسپکٹس کہلاتی ہیں۔ بڑی سڑک جسکو نووسکی پراسپکٹ کہتے ہیں ۲½ میل لمبی ہے۔ دریائے نیوا سے جوں ہی شہر قریب آتا ہے

تو ایک چمکتا ہوا ڈھیر گلٹ کئے ہوئے گنبدوں گنبد میناروں - بیشمار محلوں
اور اور عوام الناس کے مکانات کا نظر آتا ہے۔

گرنڈ سکوائر میں پیٹر اعظم
کا بت گھوڑے پر سوار ہے
جس سنگ مرمر کے ٹکڑے
پر یہ بت ہے اسکا وزن
۱۵۰۰ ٹن ہے - گرنڈ سکوائر
کے قریب ہی سینٹ اتراک
کا کیتھڈرل ہے - جو تمام
ملک میں سب سے عمدہ گرجا ہے
بنیاد کے استحکام کے واسطے ایک جنگل کا جنگل شہتیروں کا ۱۲ فٹ لمبا ۴۰ لاکھ
روپیہ خرچ کرکے زمین میں دھنسایا گیا تھا - ۴ بڑے دروازے ہیں سنگ مرمر کے
ستون اور اینروہائی گولے چڑھے ہوئے ہیں - اندرونی اور بیرونی دیواروں
پر ایک تہ سنگ مرمر کی چڑھی ہے - ایک بلند گنبد جسپر عمدہ چمکدار تانبا چڑھا ہے
۳۰ ستونوں کے سہارے کھڑا ہے اور اسکے اردگرد ۴ چھوٹے گلٹ کئے ہوئے
گنبد ہیں - غرض کل اسپر ۳ کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا ❊

قصر سرما جو شاہی خاندان کے معمولی جائے رہائش ہے - اسکا خاص رخ
گرنڈ سکوائر کیطرف ہے - اور دوسرا رخ دریائے نیوا کیطرف ہے یہ ایک بڑی ہی
بھاری عمارت ہے جسکا اندرونی حصہ ایک شان شوکت کا عجوبہ ہے - یہاں
ریشمی پردے ہیں - بڑے بڑے شیشے سامان زیب و زینت - بت اور تصاویر
بے شمار اور بے حد ہیں - تخت کے کمرے میں سینٹ جارج کا ایک بت رکھا ہے
جسکے سامنے ہمیشہ ایک لمپ جلتا ہے اور نہایت عمدہ جڑاؤ زنجیر کے ساتھ
لٹک رہا ہے - ملکہ کے ملاقات کے کمرہ میں دیواروں اور چھت پر نقش و نگار
زر میں کیا ہوا ہے ایک کمرہ میں شاہی جواہرات رکھے ہیں - عصا پر یوروپ کا
سب سے بڑا شاہی ہیرا ہے - جسکی قیمت ۲۲ لاکھ روپیہ ہے - کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں

ہندوستان کے مندر میں بھی ایک بت کی آنکھ میں لگا تھا۔ ایک چھوٹا سا سادہ کمرہ بھی ہے جس میں شاہ نکولس اپنے سفری بستر پر فوت ہوا تھا۔ اور جسپر کہ ابتک اسکا جنگی چوغہ پڑا ہے +

قصر سرما کے قریب "دی ہرمٹیج" ہے۔ اس میں ایک عالیشان ذخیرہ تصویروں۔ بتوں اور صناعی اور حرفت کا رکھا ہوا ہے۔ ہرمٹیج کے اندر جاکر پیٹر اعظم کا تصویر خانہ ہے یہ قصر سرما کا ایک حصہ ہے یہاں وہ چھوٹی سی گلٹ کی ہوئی گاڑی ہے جس میں یہ اکثر سوار ہوکر نکلتا تھا۔ اور وہ مردہ گھوڑا ہے جسپر یہ سوار ہوکر جنگ پولٹوا میں گیا تھا۔ اسکا بھاری آہنی عصا ہے۔ اسکی کتابیں اوزار وغیرہ رکھے ہیں۔ عین وسط میں ایک مومی بت زار کا ہے اور وہ لباس اسپر ہے جو اس نے کیتھرائین اول کی تخت نشینی پر پہنا تھا۔ مقابل میں نیوا کے ایک جزیرہ پر سینٹ پیٹر اور سینٹ پال کا گرجا اور قلعہ ہے۔ اور جسکی موسم سرما کے نظارہ کی تصویر سب سے اول کتاب ہذا کے صفحہ پر ہے۔ قلعہ کی بنیاد پیٹر اعظم نے ۱۷۰۳ء میں رکھی تھی موجودہ گرجا ۱۷۳۳ء میں تعمیر ہوا تھا۔ اسکا ایک بلند گلٹ کیا ہوا مینار ہے۔ جسکی سرے پر ایک صلیب بنی ہوئی ہے۔ گرجا کے نیچے تمام زار پیٹر اعظم کے وقت سے مدفون ہیں۔ مگر پیٹر دوم یہاں دفن نہیں ہے کیونکہ اسکا ماسکو میں انتقال ہوا تھا۔ قلعہ شاہی قیدیوں کے کام میں آتا ہے۔ سب سے پہلے اس میں الکسیز پیٹر اعظم کا بڑا بیٹا قید ہوا تھا۔ جسکی نسبت قیاس ہے کہ اسے اسکے والد نے قتل کرڈالا +

گرجا کے قریب ایک ہشت پہلو عمارت میں ایک کشتی رکھی ہے جسکو ڈچ نجاروں نے ۱۶۹۰ء میں بنایا تھا۔ اور جسپر سوار ہونے سے پیٹر اعظم کو محکمہ بحری بنانے کی خواہش ہوئی تھی +

نیوسکی پراسپکٹ کے آخر میں نیوسکی گرجا ہے۔ اور روس میں مشہور ترین گرجوں میں سے ہے۔ اسکے وسیع عمارت میں گرجا اور مینار اور راہبوں کے رہنے کے واسطے مکانات بنے ہوئے ہیں۔ پیٹر اعظم نے الگزنڈر نیوسکی کی یادگار میں اسکی بنیاد رکھی تھی۔ جسنے اس مقام پر اہل سویڈن کو ۱۲۴۱ء میں شکست

دی تھی اور جسکی لاش یہاں نہایت شان و شوکت سے لائی گئی تھی - گرجا میں
اس جنگ آزمودہ کا چاندی کا بڑا بھاری مقبرہ ہے - اور اسکو اب ولی سمجھتے
ہیں مقبرے کے اوپر ایک طلائی لمپ ہے جو ہمیشہ جلتا رہتا ہے ✣

شاہی کتب خانہ یوروپ کے عظیم ترکتب خانوں میں سے ہے - جس میں
۱۰ لاکھ سے زائد طبع شدہ اور ۲۵۰۰۰ قلمی نسخے ہیں ✣

سینٹ پیٹرسبرگ کی بڑی بڑی سڑکوں سے بہت دلچسپ نظارہ معلوم
ہوتا ہے - سپاہیوں کی تعداد بڑی تعجب خیز ہے - ۶۰۰۰۰ سپاہی عموماً قلعہ
میں ہوتے ہیں - جن میں تاتاری سرکس - اور قزاق - ڈکاسکس وسطی ہتقان
ہیں - علاوہ سپاہیوں کے پولیس افسر - پروفیسر اور طلباء سب وردیاں پہنتے
ہیں - گرمیوں میں گاڑیوں میں بیٹھے ہوتے ہیں - اور سردیوں میں سڑکوں
پر برف ہونے کیوجہ سے یہ بطور برفستانی گاڑیوں (بے پہیے کی گاڑیوں) کے
مستعمل ہوتے ہیں - بعض اوقات چوپہیہ گاڑیاں سڑک پر دھوپ والی طرف
گرد اڑاتی میں چلتی ہے اور برف کیطرف وہی بغیر پہیے کے گاڑیاں گھستی
ہیں سنہ ۱۸۳۲ء میں سینٹ پیٹرسبرگ میں پہلی دفعہ ہیضہ پھیلا - عوام الناس کا
اعتقاد تھا - کہ ڈاکٹروں نے مریضوں کو زہر دے کر مار ڈالا تھا - اور اس وجہ
سے ہیضہ پھیلا تھا - انہوں نے ہیضہ کے مریضوں کی گاڑیاں پکڑلیں - اور
اُن مریضوں کو اوپر سے اتار لیا جو ہسپتال جاتے تھے - گھوڑوں کو کھول دیا
اور گاڑیوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا - پھر یہ بھس منڈی میں بھس کی
گاڑیوں کے حلقہ میں ہو بیٹھے ✣

دوسرے روز یہ زبردستی سب سے بڑے ہیضہ کے ہسپتال میں گھس گئے
ایک بڑے لائق اور محنتی مشہور طبیب کو دریچہ سے باہر پھینک دیا - اس کے
ٹکڑے ٹکڑے کر دئے اور سب مریضوں کو ہسپتال سے باہر نکال دیا - عین
اس وقت بادشاہ ایک کھلی گاڑی میں تنہا آپہنچا - یہ سیدھا بھس منڈی
کے سرے پر جو گرجا تھا وہاں پہنچا اسکا دروازہ کھلوایا - اندر جاکر سجدہ کیا
دعا مانگی اور پھر تمام لوگوں کو دو زانو ہو جانے کو کہا تاکہ خدا سے اپنے گناہ کی جو

انھوں نے کیا تھا معافی مانگیں اور اُس سے رحم کی درخواست کریں کہ یہ قہر شہر پر سے دور کرے "دوزانو ہو! دوزانو ہو" بادشاہ نے بآواز بلند اپنی گاڑی میں کھڑا ہو کر کہا اور وہ لوگ جو ابھی اسقدر برنگیختہ تھے چپ چاپ دوزانو ہو گئے۔

جزیرہ نیوا اور سینٹ پیٹرسبرگ کے گرد دیہات میں بیشمار مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ گرما میں رہنے چلے جاتے ہیں۔ لہذا سردیوں سے گرما میں آبادی کم ہو جاتی ہے ٭

سینٹ پیٹرسبرگ کے قرب جوار میں زار کے کئی محلات ہیں ان میں سب سے بڑا پیٹر ہوف گرانڈ کے قریب ہے یہ سمندر کے اوپر ایک دمدمہ پر واقع ہے زمین پر بھی ایک چھوٹا سا چوبی مکان ہے جہاں سے پیٹر اعظم اپنے بیڑے کی ترقی اور قلعہ کی تعمیر دیکھا کرتا تھا۔ جو مقابل کے جزیرہ پر سویڈن والوں نے نیوا کے موہانہ کی حفاظت کے واسطے بنایا جاتا تھا ٭

نووگورڈ

نووگورڈ (نوشہر) سینٹ پیٹرسبرگ سے ریل کے رستہ اکنوادس میل جنوب مشرق میں ہے اس علاقہ میں کوہستان والدائی کا بھی کچھ حصہ شامل ہے جو یورپین روس میں سب سے اونچا وسطی مقام ہے جھیلیں تالاب اور جنگل خاصکر ضیاں ہیں۔ ملک کے بڑے بڑے دریا یہاں ہی سے پیدا ہوتے ہیں ٭

نووگورڈ اپنے کی وجہ سے کیطرح مشہور ہے مشہور ہے کہ کتب سیر کے مطابق سٹرک نے اسے اپنا دار الخلافہ بنایا تھا کہتے ہیں کہ آبادی ۴ لاکھ تھی کبھی یہ شہر کو موماٹی لانو نووگورڈ اعظم اس کا خطاب تھا۔ اور اسکا مولد ہوا۔ دوسرا اور نووگورڈ اعظم کی کون ہمسری کر سکتا ہے ٭

نووگورڈ میں صاف چاندی کی تختی کا ٹکڑا روپیہ بنا تھا اور اسکی قیمت کا اسکے وزن سے اندازہ ہوتا تھا۔ چھوٹے ٹکڑے ابھی کٹے ہوئے کہلاتے تھے۔ اور بڑے ٹکڑے روبلی جس سے لفظ روبل موجودہ سکہ روس کا مشتق ہوا ہے

شہر کے دو حصے ہیں جنکو دریائے والکھوف تقسیم کرتا ہے سڑکوں کے ناموں سے اسکی پرانی تاریخ معلوم ہوتی ہے۔ وولوس سڑک کا یہ نام کافروں کے دیوتا وولوس کے نام پر رکھا گیا۔ دبرنجیس سڑک اورک کی یادگار میں ہے۔ جسکو ایک دبرنجیس شہر کہا کرتے تھے۔ نووگوروڈ میں سب سے پرانی عمارت اور غالباً سب سے پرانا گرجا تمام روس میں سینٹ صوفیا کا گرجا ہے۔ جو کسیقدر اباصوفیہ قسطنطنیہ کی نمونہ پر ۱۱ ویں صدی میں بنایا گیا تھا۔

نووگوروڈ — ایوان سوم نے ۱۴۷۱ء میں اسپر قبضہ نہ کیا۔ بالکل آزاد تھا سونے۔ چاندی۔ اور اور قیمتی چیزوں کی ۳۰۰ گھڑے۔ ماسکو کو لیجائے گئے تھے اور کوئی ایک ہزار سے زائد اسکے خاص خاص باشندے جلاوطن کردئے گئے ۱۸۶۲ء میں ایک عالیشان ونائی یادگار۔ گرجا کے پاس روس کی ہزار ویں سالگرہ کی تقریب پر بنائی گئی تھی ۔

زمانہ قدیم میں نووگوروڈ بڑی بھاری تجارت کی منڈی تھی۔ اسکی رونق کو پیلے پہل بحیرہ بالٹک پر آرکینجل کے ہونے سے ضرر پہنچا۔ مگر سینٹ پٹیرسبرگ کی بنیاد اسکے تنزل کا خاص باعث ہوئی۔ اب صرف آبادی ۱۷۰۰۰ ہے۔

ماسکو

ماسکو قدیمی دارالخلافہ کو روسی سینٹ پٹیرسبرگ سے زیادہ متبرک سمجھتے ہیں اسکے گرجوں کی کثرت کی وجہ سے سونے چاندی۔ کے اور نیلے گنبد ہیں اسکو لوگ "مقدس شہر" کہتے ہیں۔ جب زائرین کو شہر دور سے نظر آتا ہے۔ تو یہ سجدہ کرتے ہیں ایک اور نام اسکے واسطے "پیاری والدہ ماسکو" ہے۔

شہر کا یہ نام ایک چھوٹے سے دریا کے باعث ہے۔ جسکو ماسکوا کہتے ہیں جو اس میں سے انگریزی حرف W کیطرح چکر کھا کر گزرتا ہے۔ ۱۱۴۷ء اسکی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ پرنس جارج ڈولوگوکی نے کہتے ہیں۔ کہ وہ جنگل صاف کردیا جسمیں سے دریا بہتا تھا۔ اور ایک شہر تعمیر کرلیا جو دو سو برس میں ایوان اول کے عہد میں ملک کا دارالخلافہ بنگیا۔ یہ ایوان ہمیشہ ایک تھیلی روپیوں سے پُر اپنے ساتھ

غربا کو دینے کے واسطے لیجاتا تھا۔ اپنے کریملن (قلعہ) کے گرد ایک چوبی دیوار
اور ایک خام فصیل کھچوائی اور ۱۴۸۲ء کے قریب موجودہ پتھر کی فصیل اور مینار
بنائے گئے تھے ❊

ماسکو کو مختلف اوقات میں تاتاریوں کے حملوں سے بہت ضرر اور خوفناک
نقصان پہنچتا رہا ہے۔ ۱۵۷۱ء میں مضافات میں آگ لگا دی گئی تھی۔ ہوا کے
تیز و تند جھونکوں سے آگ شہر تک بھی آپہنچی۔ اور ایک لاکھ آدمی یا تو اپنے
جلتے مکانوں میں مرکر رہ گئے۔ یا دشمنوں کے ہاتھ سے تہ تیغ ہو گئے۔ اسکے
بعد ۱۶۱۱ء میں جب یہ اہل پولنڈ کے تصرف میں تھا تو اسکا زیادہ ترحصہ آتشزدگی
سے تباہ ہوگیا۔ ۱۸۱۲ء میں نپولین فرانسیسی فوج لیکر شہر میں داخل ہوا۔ اسنے
اوسیرہ لاکھ آدمی لیکر حملہ کیا تھا مگر کل ایک لاکھ بیس ہزار ماسکو پہنچ سکے تھے۔ تھکے
ماندے سپاہیوں نے اسکو دیکھکر خوشی کے نعرے مارے کہ یہاں ہر ایک
چیز کی افراط ہے اور انکو آرام ملیگا۔ جسدن نپولین شہر میں فتحمندی سے داخل
ہوا شہر کے باشندوں نے اسے آگ لگادی اور تین روز تک آگ کے
شعلے بلند رہے جو کچھ باقی رہا وہ لوٹ مار کر فرانسیسی فوج نے مراجعت کی۔ مگر سردی
کے آجانے سے بہت سے سپاہی مرگئے۔ اور صرف ایک لاکھ فرانس کو زندہ
چلے گئے ❊

سینٹ پیٹرسبرگ کے برعکس ماسکو کا شہر پہاڑیوں پر واقع ہے۔ کریملن
ان میں سے سب سے اونچی پہاڑی پر ہے۔ آبادی کے لحاظ سے شہر کا رقبہ بہت
زیادہ ہے۔ یعنی یہ قریباً ۹ میل لمبا اور ۶ میل چوڑا اور فصیلیں بیس میل سے
زیادہ وسعت میں ہیں۔ اس وسعت میں رمنے اور چراگاہیں اور مرغزار اور باغات
بھی بکثرت بنے ہوئے ہیں۔ اور آبادی قریباً ساڑھے سات لاکھ ہے ❊

ایک لحاظ سے ماسکو سینٹ پیٹرسبرگ سے مختلف ہے۔ آخر الذکر کی سڑکیں
سیدھی ہیں مگر ماسکو میں سیدھی سڑک شائد ایک بھی نہیں علاوہ سانپ
کیطرح پیچدار ہونے کے سڑکیں پہاڑیوں کیطرح نشیب و فراز میں ہیں۔ چنانچہ

چلتے چلتے بار بار بہت سے درخت اور مکانوں کی چھتیں سامنے آجاتی ہیں بہت سے مکانات ایک یا دو منزلہ ہیں۔ اور عموماً زرد۔ سُرخ۔ یا نیلگوں رنگے ہوئے ہیں جنہیں جست۔ یا ٹین کی زیادہ تر چمکدار سبز رنگ کی ہیں۔ بڑی بڑی سڑکوں کے باہر چوبی مکانات ہیں جنکے ساتھ باغیچہ اصطبل اور احاطہ ملحق ہیں۔ مکانات میں کوئی باقاعدگی نہیں ہے۔ ایک محل کے پاس ممکن ہے کہ ایک چوبی جھونپڑی کھڑی ہو۔ چونکہ بہت سے لوگ پڑھنے کے قابل نہیں ہیں۔ دوکانوں کے باہر اسباب کی تصویریں لگی ہوتی ہیں۔ سڑک کے اردگرد کے راستوں پر گول پتھر ڈھلوان سطح کے ریت میں لگے ہوئے ہوتے ہیں جنکا رُخ بڑی بدر رو کیطرف ہوتا ہے۔ بتدریج ہر ایک طور کی ترقی ہو رہی ہے۔ اب بڑی بڑی سڑکوں پر ٹریم کی گاڑیاں چلتی ہیں۔

(کریملین کا دریا سے نظارہ)

کریملین ماسکو کا سب سے دلچسپ حصہ ہے۔ جو ایک فصیل سے جسکا محیط کوئی $1\frac{1}{2}$ میل ہے۔ محفوظ ہے اور اس میں پانچ دروازہ ہیں۔ ایک دروازہ کے اوپر مسیح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ جسکی بہت کچھ عزت کیجاتی ہے کوئی شخص بادشاہ تک بغیر سر ننگا کئے اس دروازے سے نہیں گزر سکتا۔ اس دروازے کے سامنے مجرموں کو اپنی آخری عبادت کرنے کی اجازت دیجاتی تھی۔ ایک اور دروازہ پر سینٹ نکولس کی تصویر ہے

اور یہاں سے بھی جب لوگ گذرتے ہیں تو ننگے سر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا قیاس ہے۔ کہ اس دروازہ کو جبکہ نپولین نے توڑنا چاہا تھا اسی سینٹ نے بچایا تھا ⁂

کریملین گرجوں۔ محلوں۔ اور عام مکانات کا ایک ذخیرہ ہے جنوبی طرف جو بڑی عمارت ہے اور جس کی چوٹی پر ایک جھنڈا لہرا رہا ہے۔ بڑا محل ہے۔ یہ اس مقام پر واقع ہے جہاں ماسکو کے شہزادے پہلے لکڑی اور پھر اینٹوں کے اپنے مکانات بناتے تھے۔ موجودہ محل نکولس نے ایک اس محل کی بجائے بنوایا تھا جسکو فرانسیسیوں نے جلا دیا تھا۔ اس میں چند عالیشان کمرے اعلےٰ درجہ کے سجے ہوئے ہیں۔ ملکہ کے ملاقات کے کمرے میں سفید ریشم کی چادریں لٹکتی ہیں ⁂

محل کے بائیں جانب خزانہ ہے۔ اور اس میں بہت سی قیمتی اور دلچسپ اشیا رکھی ہیں۔ یہاں مختلف زاروں کے سکے ہیں چند تخت یہاں رکھے ہیں جنمیں ایک پولنڈ کا اور ایک فارس کا تخت ہے جس پر ہیرے زمرد جڑے ہوئے ہیں چند تختوں کے آگے میزیں رکھی

ہیں اور انپر تاج رکھے ہیں۔ یہ وہ تاج ہیں جو اگلے زار اور زارینہ نے پہنے
تھے۔ یہ ماسکو میں رکھے ہیں مگر جب کوئی شاہنشاہ مرتا ہے تو یہ سینٹ پیٹرس برگ
لیجائے جاتے ہیں اور وہاں دکھلائے جاتے ہیں۔ ہر ایک تخت پر جس بادشاہ
یا ملکہ کا یہ ہے اُسکے دستخط بنے ہیں +

سب سے بلند مقام کریملن میں ایوان ویلیکی کا مینار ہے۔ جس میں پانچ
منازل ہیں۔ اور جو زمین سے ۳۲۵ فٹ بلند ہے۔ سن ۱۶۰۰ء میں ایک شخص
بورس گوڈوناف نے نوجوان زار ڈیمٹریس کو قتل کرکے اسے بنایا تھا۔ اسپر ایک
بڑا زرین گنبد ہے۔ جوں ہی یہ پہلے نظر آتا ہے۔ ہر ایک وہیں جھکے سر ہو جاتا ہے
مینار کے اندر ۳۳ گھنٹے ہیں۔ جو مختلف بلندیوں پر لٹکے ہوئے ہیں۔ ان میں سے
ایک سب سے بڑا گھنٹہ ہے جو بجتا ہے۔ یہ صرف کسی بڑی تقریب یا بادشاہ کی تخت
نشینی پر بجتا ہے۔ سب سے اونچی منزل پر دو چاندی کے گھنٹے لگے ہوئے ہیں +

مینار کے دامن میں ماسکو کا بڑا گھنٹہ ہے۔ جو دنیا میں سب سے بڑا سمجھا جاتا
ہے۔ یہ ۲۶ فٹ بلند ہے۔ اسکا قطر ۲۳ فٹ اور ۲ فٹ موٹا ہے۔ یہ اتنا بڑا ہے
جتنا اچھی خاصی وسعت کا کمرہ۔ ایک بڑے قدیمی گھنٹہ کی دھات سے یہ ۱۷۳۳ء
میں ڈھالا گیا تھا۔ مگر ماسکو کی عورتوں نے جو جواہرات اور روپئے اس پگھلتی ہوئی
دھات میں پھینکے اس سے کمزور ہو گیا۔ ۱۷۳۷ء میں اسپر بڑے بڑے بھاری شہتیر
گر رہے تھے جن کے باعث ایک ٹکڑا اسکا ٹوٹ گیا۔ اس ٹکڑے کا وزن ۱۱ ٹن
ہے۔ تمام گھنٹہ کا وزن قریباً ۲۰۰ ٹن ہے +

حضرت مریم کا گرجا ماسکو میں سب سے بڑھکر متبرک مقام سمجھا جاتا ہے۔ یہ ۱۴۷۵ء
میں دوبارہ تعمیر ہوا تھا۔ یہ ایک سنگین عمارت ہے جس میں پانچ ملمع کئے ہوئے مستی
گنبد ہیں۔ اندر اسکے تصویریں اور مقبرے بھرے ہوئے ہیں۔ اس گرجا میں ایوان
خوفناک کو اسکے جرائم پر آرچ بشپ فلپ نے لعن طعن کی تھی۔ آرچ بشپ ممبر پر
سے کھینچا گیا اور مار کر گرجا سے باہر نکالدیا گیا۔ کچھ عرصہ قید خانہ میں سڑ کر یہ قتل
کروادیا گیا۔ اب ایوان کے جانشین آرچ بشپ کو ولی سمجھتے ہیں۔ اس گرجا میں ایوان
خوفناک کے وقت ۱۵۳۲ء سے آجتک زار تخت پر بیٹھتا ہے۔ گوشہ نشینی اور

دار ہی زار خود کو اس عالیشان تقریب کیواسطے تیار کرتا ہے۔ کوئی شخص رسم میں شریک ہونیکا مجاز نہیں زار تنہا لوگوں کے سامنے دوزانو جھک کر عبادت کرتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے تاج اُٹھا کر سر پر رکھ لیتا ہے ؛

(سینٹ باسل کا گرجا)
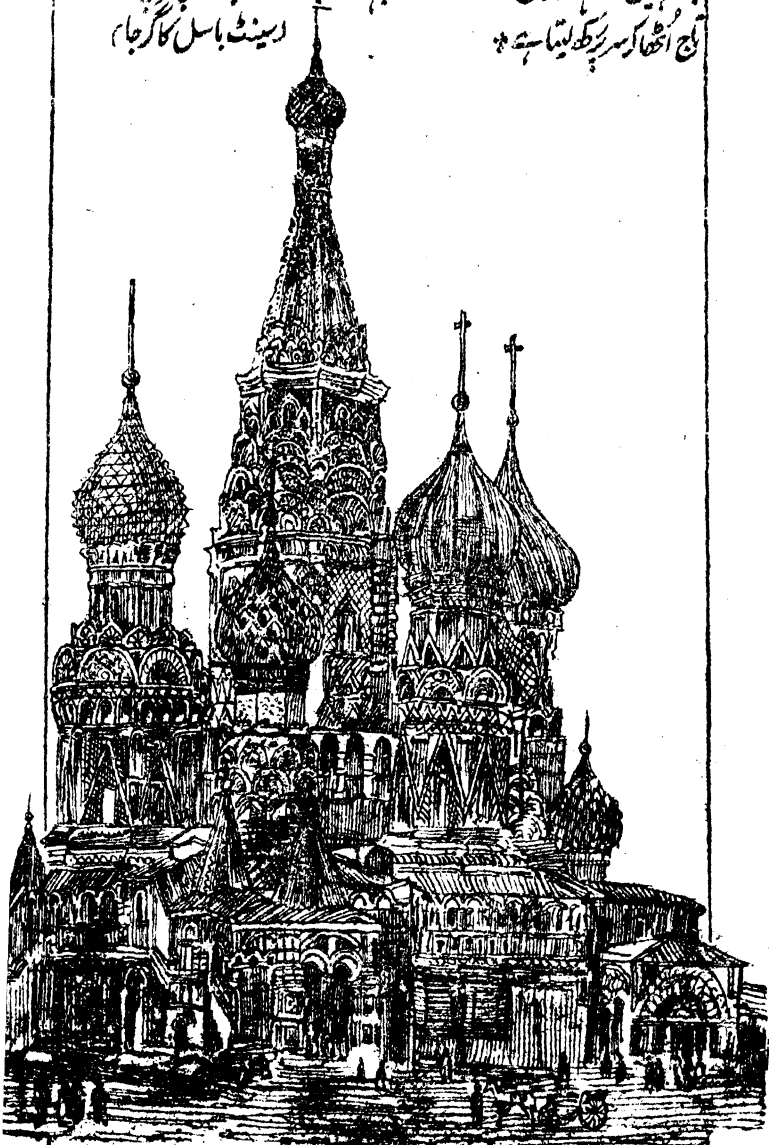
سینٹ باسل کا گرجا ایوان خوفناک نے کازان کی فتح کی یادگار میں بنایا تھا۔ بعد میں یہ آتشزدگی سے تباہ ہوگیا۔ مگر دوبارہ اصلی نمونہ پر اسکی تعمیر ہوئی۔ اسکے اب ۱۱ گنبد

ہیں۔ ہر ایک کا رنگ اور طرز جدا ہے اور ۱۰ گرجوں سے یہہ اونچا ہے جو ایک دوسرے سے پیچدار راستوں سے ملحق ہیں۔ باسل ایک راہب تھا جو ماسکو کے کوچوں اور سڑکوں میں ایک بھاری زنجیر ہاتھ میں لیکر گھوما کرتا تھا۔ یہہ اسی کے گرجا میں دفن ہوا تھا۔ جس کے یہہ نام سے موسوم ہے ٭

آرکینجل میکائیل کے گرجا میں ہر ایک اپنی اپنی جگہ تابوتوں میں جو دیوار کے ساتھ ساتھ رکھے ہیں ۴۵ زار ماسکو کے بانی سے لیکر پیٹر اعظم کے قبل زار تک سب پڑے ہوئے ہیں۔ دیوار کے گرد ہر ایک تابوت پر ان کی شکلیں سفید پوشاکوں میں بنی ہیں۔ سال میں دو دفعہ ان سبکے گناہ ہونیکے واسطے یہاں دعا مانگی جاتی ہے اور عبادت کیجاتی ہے۔ ممبر کے قریب تر ایوان خوفناک کا تابوت ہے۔ جس پر سیاہ کپڑا پڑا ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ خون کا پیاسا حاکم اپنی موت سے آدہ گھنٹہ قبل راہب بنگیا تھا ٭

کریملن کے مشرق میں جو ماسکو کا حصہ ہے وہ کتائی گورود کہلاتا ہے ٭

کتائی گورود میں رومناف ہاؤس ہے۔ کہتے ہیں کہ میکائیل رومناف موجودہ خاندان کا پہلا زار اسی قسم کے گھر میں اس مقام پر پیدا ہوا تھا صرف فرق یہہ ہے کہ اسکی دیواریں پرانی ہیں۔ ۱۸۱۲ء میں فرانسیسوں نے اسکا محاصرہ کرکے اسے جلادیا۔ اور ۱۸۵۹ء میں روسی مکانوں کی وضع پر جو ۱۶ ویں صدی میں تھی دوبارہ اسکی تعمیر ہوئی ٭

ماسکو کی یونیورسٹی کی جو روس خاص میں سب سے پرانی ہے ۱۷۵۵ء میں شہزادی الزبتھ پیٹر اعظم کی بیٹی نے بنیاد رکھی تھی۔ اس میں ۰۰ کے قریب پروفیسر اور ۳۰۰۰ سے زیادہ طالب علم ہیں

ایک عجائب خانہ ہے زمانہ قدیم سے آجتک روسیوں کی مختلف تہذیب کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اسکی ابتدا پتھر کے اوزاروں سے ہے۔ وحشی آدمی پتھر اور لکڑیوں سے ایک بھینسے پر حملہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اسکے بعد ایک افسر مردہ پڑا ہوا نظر آتا ہے۔ اور اسکی عورتیں گھوڑے اور نوکر قتل کردئے گئے ہیں کہ دوسری دنیا میں اسکے ساتھ جائیں [illegible] ہیں

پوشیدہ دکھلائے جاتے ہیں۔ اسکے بعد بتدریج عیسائیت کی ترقی کا حال معلوم ہوتا ہے *

(دکان روننان)
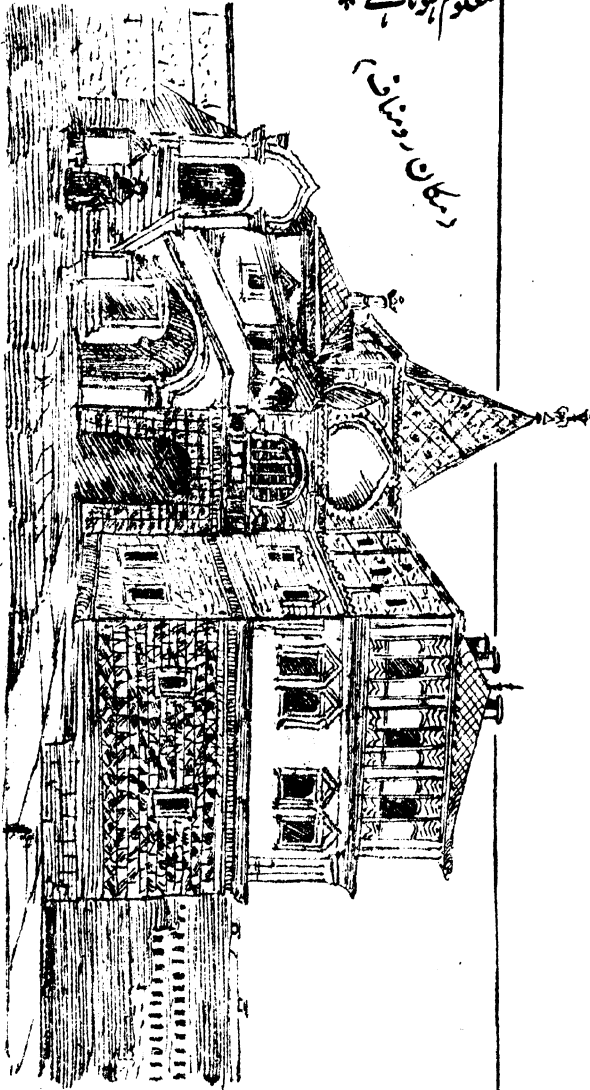
دودکانیں ہیں جنمیں دودہ کی فروخت ہوتی ہے جہاں ایک دہقان گلاس پر گلاس چڑہاتا ہے یہانتک کہ اسکا کیسہ خالی ہوجاتا ہے مگر چاے خانے بہت ہی بکثرت ہیں دن کو کسی وقت ان میں جاکر دیکھو لوگوں سے بس بھرے ہوئے نظر آئینگے۔ ایک کونہ میں ایک ولی کی تصویر ہے جب کوئی روسی اندر آتا ہے۔ تو پہلے اپنی ٹوپی اوتار دیتا ہے اور ولی کو سجدہ کرتا ہے اور چائے مانگتا ہے ایک چھوٹی سی چائے کی برتن میں چائے بہیجی جاتی ہے اور سماوار سے گرم پانی لیا جاتا ہے۔ چائے چمچہ سے پی جاتی ہے جسکو لوگ بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سرے سے پکڑتے ہیں۔ دہنے ہاتھ میں اکثر ایک مٹھائی کا

ٹکڑا ہوتا ہے - جس سے ایک ذرا سا ٹکڑا کاٹ کر چائے نوش اسے دانتوں میں دبائے رکھتا ہے - کہ اس ٹکڑے میں سے گزر کر چائے اسکی حلق سے پار اترتی ہے - بعض اوقات بجائے مٹھائی کے لیموں کی ایک قاش مستعمل ہوتی ہے متوسط الحال اور امیر لوگ دو تین مرتبہ چائے پیتے ہیں اور بعض اوقات ۲۰ سے ۳۰ تک پیالیاں خالی کر جاتے ہیں یہ چائے خانہ معاملات طے کرنے اور چائے

روسی سوداگر اور میز پر سماوار رکھی ہے)

نوشی دونوں کا کام دیتے ہیں - مضافات میں چائے کے باغات اور رمنے ہیں جہاں بہت سے لوگ سیر کرنے کو جاتے ہیں -

ٹرائسٹا کی خانقاہ

ماسکو سے قریباً ۳۶ میل کے فاصلہ پر مشہور ٹرائسٹا (تثلیث) کی خانقاہ ہے سنہ ۱۳۴۲ء میں ایک راہب سرجیس نے اسکی بنیاد رکھی تھی اور اسکی پرہیزگاری نے

اسے ایک مذہبی جماعت کا بھی بنا دیا۔ پرنس دیمیٹرس کی حق میں جو اس نے دعا مانگی تھی اس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ تاتاریوں پہ شاہزادہ مذکور کو فتح حاصل ہوئی تھی بہت سی نذریں خانقاہ پر چڑہائی گئیں اور جب سرجیس کا ۱۳۹۲ء میں انتقال ہوا۔ تو اسکا نام بھی ولیوں کی فہرست میں داخل کیا گیا۔ دیواریں جنکا محیط قریباً ایک میل ہے ۲۰ فٹ موٹی اور ۵۰ فٹ بلند ہیں ۱۶۰۸ء میں راہبوں نے ۱۶ ماہ تک ۳۰۰۰۰ پولز کا مقابلہ کیا اور اپنے آپ کو محفوظ رکھا۔ خطرہ کے وقت ہمیشہ سے شاہی خاندان کے واسطے یہ خانقاہ جائے پناہ رہی ہے دو دفعہ پیٹر اعظم نے یہاں پناہ لی۔ خانقاہ میں ۱۲ گرجا ایک شاہی قصر اور بہت سی اور عمارات ہیں۔ خانقاہ کی دولت بہت کثیر ہے۔ اب یہاں کا شاہزادوں کیطرح شان و شوکت سے رہتا ہے اور زایرین کے نذر و نیاز سے امداد ملتی ہے *

ملک کے ہر ایک حصہ سے بیشمار زائر ٹرائسٹا کی خانقاہ کو آتے ہیں۔ کوئی بادشاہ ماسکو میں ایسا نہیں آتا جو پہلے یہاں عبادت نہ کرلے۔ ایوان خوفناک نے کم از کم نصف کے قریب اسکو تعمیر کروایا تھا۔ ابھی بہت سے امیر ایسے ہیں جنہوں نے پیدل خانقاہ جا کر زیارت کی ہوئی ہے *

علاقہ والگا

والگا یورپ میں سب سے لمبا دریا ۲۴۰۰ میل ہے۔ یہ گنگا سے قریباً ۷۰۰ میل زیادہ لمبا ہے یہ سلسلہ والدائی کے ڈہلوان سطح سے جو ۵۵۰ فٹ سطح بحر سے بلند ہے چلتا ہے۔ یہ پہلے چند چھوٹی چھوٹی جھیلوں میں ہو کر بہتا ہے اور پھر بہت سے وادی میدانوں سے گزر کر جو جنگلوں سے پُر ہیں چھوٹے چھوٹے آگبوٹوں کی جہاز رانی کے قابل ٹیور میں ہو جاتا ہے۔ جو ایک بڑا شہر ماسکو سے شمال مغرب کو ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ٹیور سے نیچے دریائے سبز چراگاہوں اور لہلہاتے غلہ کے کھیتوں میں سے ہو کر بہتا ہے وہاں کنارہ اسکا مٹیالا ہو کر اوپر اٹھتا چلا جاتا ہے جس پر اکثر شہر واقع ہیں *

نجنی نووگورود - (نو شہر زیریں) اوکا اور والگا دریاؤں کے مقام اتصال پر ایک مشہور شہر ہے یہاں لوگ آگبوٹ کے ذریعہ بھی پہنچ سکتے ہیں۔ مگر اب عموماً مسافر ماسکو سے ریل پر سوار ہوکر جاتے ہیں ۲۷۰ میل کا فاصلہ قریباً ۱۳ گھنٹہ میں طے ہوتا ہے۔ اسکو نجنی نووگورود اسواسطے کہتے ہیں کہ پرانے دارالخلافہ اور اسمیں تمیز باقی رہے۔ پرانے شہر کی بنیاد سنہ ۱۲۲۱ء میں شاہزادہ یورال نے بلگیریا والوں اور اور لوگوں کیطرف محفوظ رہنے کے واسطے ڈالی تھی۔ پانچ مرتبہ اسپر تاتاریوں کا قبضہ رہا ہے +

شہر کے دو حصے ہیں۔ بالائی شہر۔ بلند زمین کریمین کے گرد والگا کے اوپر واقع ہے۔ اسمیں ایک گرجا ہے جو دراصل سنہ ۱۲۲۷ء میں تعمیر ہوا تھا اور اسکے علاوہ اور بہت سے گرجا ہیں۔ شہر زیریں اوکا کے دائیں جانب واقع ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک کشتی کا پل بنا ہوا ہے۔ نجنی نووگورود اپنے میلہ کے واسطے مشہور ہے جو ایک زمانہ میں تمام جہان میں بے نظیر تھا۔ یہ میلہ ایک بڑے ریگستانی خطہ پر ہوتا ہے جو والگا اور اوکا کے درمیان واقع ہے۔ اور جسکے دو حصے ہیں ہر ایک ½ میل چوڑا ہے یہ میلہ یکم جولائی سے شروع ہوکر ہفتہ رہتا ہے اسکی ابتدا ۱۹ وین صدی سے ہے۔ مگر اسکا محل وقوع ۴ مرتبہ بدل چکا ہے۔ شہنشاہ الگزنڈر اول کے حکم سے سنہ ۱۸۱۷ء میں یہ بجائے میکارف کے جو اسی سے ۵۰ میل نیچے ہے نجنی نووگورود میں ہونے لگا۔ کیونکہ میکارف میں ایک مرتبہ آتشزدگی سے بہت نقصان ہوا تھا +

میلہ میں چین سے لیکر جرمنی تک کے خریدار اور دوکاندار آتے ہیں انکے آرام کے واسطے ایک بڑا وسیع ہال بنا ہوا ہے جس میں بازار لگتا ہے اور اس میں دو ہزار پانسو کمرے ہیں اسوقت آبادی ۶۰۰۰۰ سے ۲½ لاکھ تک بڑھ جاتی ہے مختلف ممالک کے سوداگر مختلف لباس پہنے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک قسم اسباب کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں۔ لکڑی۔ شکر۔ روئی۔ چمڑہ۔ اون۔ سائبیریا سے آتی ہے چائے چین سے۔ قالین اور ریشم ایران سے۔ لوہا یورال سے۔ سنہ ۱۸۵۹ء تک تمام چائے جو چین سے آتی تھی بذریعہ خشکی لائی جاتی تھی۔ مگر اب بہت کچھ سمندر

گھڑیاں وغیرہ ہوتے ہیں ٭

تاتاری بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں۔ چائے نوشی میں کہتے ہیں کہ یہ روسیوں پر سبقت لیجاتے ہیں ٭

عورتیں دلالہ شادیاں کرتی ہیں۔ شادی سے قبل مرد کو عورت کے دیکھنے کی ممانعت ہوتی ہے۔ شادی کی رسم مُلا ادا کرتا ہے۔ فریقین کے عزیز و اقارب موجود ہوتے ہیں جب کوئی تاتاری بہت سخت بیمار ہوتا ہے تو مُلا یا اسکی عدم موجودگی میں کوئی اور شخص تو اُن سے کچھ حصّہ اسکو سناتا ہے مردہ ۲۴ گھنٹہ سے زائد نہیں رکھتے اور اس انتنا میں متوفی کے عزیز و اقارب کھانا پینا ترک کردیتے ہیں ٭

کازان سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر دوالگا کے مشرقی کنارہ پر کاما ندی کی معادن کا اس سے الحاق ہوتا ہے۔ کاما ۱۲۰۰ میل لمبا ہے اور اسکے ذریعہ سائبیریا سے کشتیاں نمک۔ لوہا اور اور پیداوار سے لدی ہوئی آتی ہیں اسکے بعد دریا ایک سرسبز زرخیز قطعہ میں ہوکر بہتا ہے

(والگا کی ایک تاتاری لیڈی)

ایک طرف یہ ریل کے ذریعہ ماسکو سے اور دوسری طرف اورنبرگ واقع دریائے یورال سے ملحق ہے روس اور ایشیائی وسطی بہت سی تجارت اس کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ سمارا خمیر اٹھے ہوئے گھوڑیوں کے دودھ کے واسطے مشہور ہے جسکی نسبت عام طور پر معلوم ہے کہ اس میں چند خاص بیماریاں دور کرنے کی خاصیت ہے۔ اسکو نمامسکر ترمال بھی استعمال کرتے ہیں ٭

سائزران کے پاس سمارا کے نیچے والگا پر ایک پل کا پل بنا ہے۔ جیسر سے

جیہر سے برابر ایک سیدھی گاڑی سینٹ پیٹرسبرگ سے اورنبرگ کو چلی جاتی ہے +
سارا توف غلہ کے تجارت کیواسطے بڑی رونق کیجگہ دریا ے کے نشیب میں ہے اسکے
گرد اور اس سے کچھ فاصلہ پر جرمنی کے لوگوں کی بستیاں ہیں ۱۷۶۲ء میں شہزادی کیتھرائن
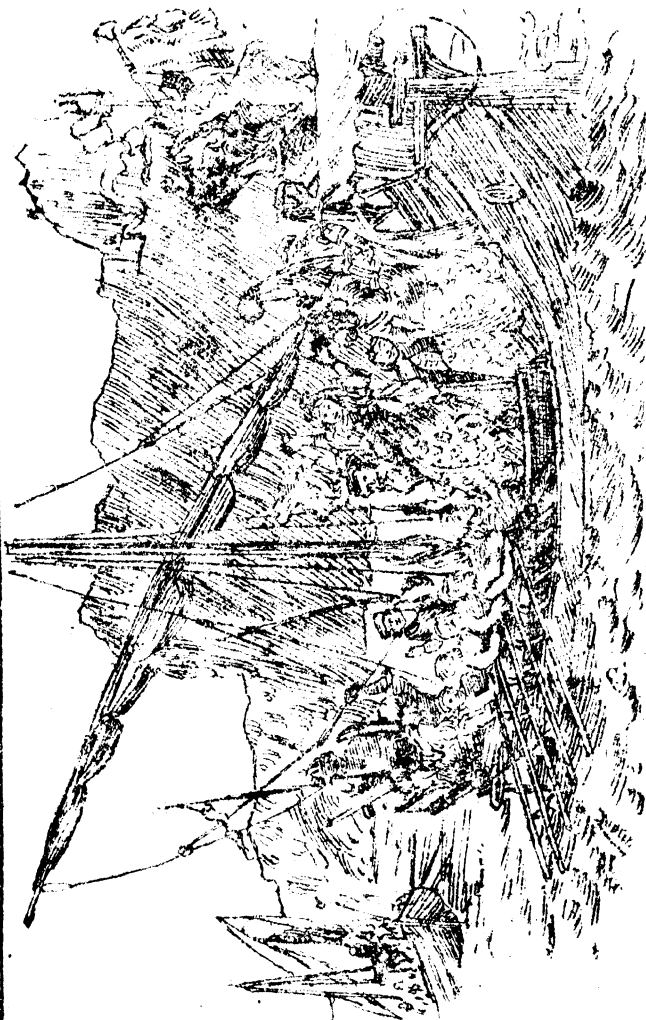
(وولگا پر بحری قزاق)

نے چند پردیسیوں کو بستیاں بنانیکی اجازت دیدی جو حسن انتظام سے خوب رونق اور ترقی
پکڑ گئیں اپنے زراعت درخت بندی۔ اور انگور لگانے کا اچھا طریق ملک میں ایجاد ہوا ہے
یہ خیال تھا کہ یہ ترقی شدہ وسایل روسی لوگ اپنے اختیار کرینگے مگر یہ مثل سابق اپنے علیحدہ

طریق پر عمل کرتے ہیں ۔

سارٹیا میں زیادہ نشیب کو چند جرمنی پادریوں نے ایک بستی بنائی تھی اور ان کی اسکی خاص غرض قلماق تاتاریوں کو عیسائی بنانا تھی۔ انہوں نے قلماق زبان سیکھی اور عہدنامہ جدید کا اس زبان میں ترجمہ کیا ابتدا میں یہ مشنری اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئے مگر ۱۸۲۱ء میں روسی گورنمنٹ کیطرف سے اُن کو قلماق لوگوں کو وعظ سنانے کی ممانعت ہوگئی ۔ اور جن لوگوں نے عیسائیت قبول کر لی تھی وہ روسی کلیسیا کے متعلق بنائے گئے ۔

قلماق قوم کے لوگ

قلماق مغل قوم سے ہیں جو دریائے والگا کے کیشی جانب رہتے ہیں۔ اور ایشیا میں بھی ملتے ہیں یہ کبھی ایک جگہ آباد نہیں ہوتے بلکہ خانہ بدوش ہو کر خیموں میں رہتے ہیں۔ اور ان کے بال سیدھے اور کالے ۔ آنکھیں چھوٹی اور تنگ ۔ ناک چپٹی ۔ ٹھوڑی اونچی۔ اور کان بڑے ہوتے ہیں ۔ انکا بدن زرد ہوتا ہے اور اکثر بڑے غلیظ رہتے ہیں ۔ ان کا لباس ایک قمیص ۔ ایک کھلا پاجامہ ۔ سخت چمڑی بوٹ ۔ ایک چوگوشہ ٹوپی ۔ جس میں جھڑکی اونکا ایک چوڑا سا شیرہ لگا ہوتا ہے اور جس میں عموماً سرے پر ایک گولی ہوتی ہے عورتیں مردوں کیطرح کمر پر پٹی نہیں باندھتی ۔ ان کے بال ٹوپی سے نکلکر علیحدہ علیحدہ تھیلیوں میں لٹکے ہوئے ہوتے ہیں جو مختلف رنگ کی دھجیوں سے بندھے ہوتے ہیں ۔ گرمیوں میں ۱۰ برس تک بچے خواہ لڑکے ہوں خواہ لڑکیاں ننگے کھیلتے

پھیلا لیتے ہیں۔ سردیوں میں جب خوفناک برفانی طوفان آتے ہیں۔ یہ کئی کئی دن اپنے خیموں میں بیٹھے رہتے ہیں اور اوپر اپنے کپڑے کے ڈھیر کے ڈھیر لادے رہتے ہیں ٭

جوش دیا ہوا اسپدہ پانی کے ساتھ ملا ہوا اور گھوڑے کے گوشت کے پارچے چونکے ساتھ پکا کر یہ کھاتے ہیں۔ یہ چائے کے بڑے شائق ہیں۔ اور بہت پیتے ہیں۔ مگر اسکو اسقدر گرم کرتے ہیں۔ کہ اسکی خوشبو تمام زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بڑے مے نوش ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بچے اور عورتیں مردوں کے برابر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ تمام دن صبح سے شام تک چربی لگی ہوئے تاش کھیلتے رہتے ہیں۔ قلماق بڑے عمدہ گھوڑوں کے سوار ہوتے ہیں ٭

انکا عبادت کی نسبت وہی خیال ہے جو باشندگان تبت کا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی دعا کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھول کر گھمانا ہی اسکے پڑھنے کے برابر ہے۔ ہر ایک خیمہ کے دروازے پر ایک طور کا چکر لگا ہوتا ہے جسپر پادری دعائیں لکھ دیتا ہے۔ جب ہوا سے یہ چکر گھومتا ہے۔ تو یہ سمجھتے ہیں کہ تمام گنبد کی طرف سے ان کی عبادت مقبول ہو کر آسمان پر چڑھ رہی ہے۔ وہ پادری جنکے ذمہ تمام موضع کی خاطر عبادت کرنا ہوتا ہے۔ حسب ذیل عمل کرتے ہیں۔ دعائیں ایک لکڑی کے چوکھٹے میں لکھی جاتی ہیں۔ پادری اسکے پاس بیٹھ کر آرام سے ایک ہاتھ سے چوکھٹا پھراتا جاتا ہے۔ اور دوسرے ہاتھ سے پائپ پیتا ہے ٭

دریائے والگا کے نشیبی قطعات

والگا اپنے نشیبی قطعات میں جنگل اور میدان طے کرتا ہے۔ جنمیں سے اکثر میں نمک کی جھیلیں ہوتی ہیں۔ انمیں سے سب سے بڑی جھیل سے راجپوتانہ کی سانبھر جھیل کیطرح ہر سال . . . . ۱۰۰ ٹن نمک نکلتا ہے۔ ان میدانوں میں صرف وحشی حیوان ہی رہتے ہیں۔ ان میدانوں میں گرمیوں میں آندھیوں سے گرد اڑا کرتی ہے اور سردیوں میں برف پڑتی ہے۔ بعض مقامات پر والگا سمندر کیطرح چوڑی ہے اور بعض مقامات پر بہت ہی عمیق +

والگا اور اسکے معاونوں پر علاوہ کینتوں کے ۲۰۰ آگبوٹ ہیں۔ نہروں کے ذریعہ سے بحیرہ بالٹک اور بحر اسفیں سے ملتی ہے۔ دریا سے کوئی آدھے سال تک برف سے بند رہتا ہے اسوقت برفستانی گاڑیوں پر لادکر اسباب بھیجا جاتا ہے۔ والگا کا ایک بڑا ڈیلٹا دریائے گنگا کیطرح ہے۔ جو ستر سے زائد موہانوں سے بحر کیسپین کو پانی دیدیتا ہے +

استراخان یہ شہر دالگا کے ایک جزیرہ پر واقع ہے۔ اور اسکے موہانہ سے ۴۱ میل ہے۔ کریمن اور شہر میں ہی صرف پتھر کے مکانات ہیں۔ مضافات میں صرف چوبی عمارات اور بقیا عدہ غلیظ ہے فرش دار سڑکیں ہیں یا شہر کے عین درمیان سے ایک نہر گذرتی ہے منڈیوں میں ارد گرد کے خطوں سے ہزاروں تاجر آتے ہیں اور آگبوٹ شہر کو کیسپین کے تمام حصوں سے ملحق کرتے ہیں +

والگا او ربحر کیسپین دونوں میں استراخاں خاص سٹرجن کا ماہی گیری کا مقام ہے اسطرح ہزاروں لوگوں کو نوکری ملجاتی ہے۔ سٹرجن (ایک مچھلی) گو عموماً چھوٹی ہوتی ہے تاہم بعض اوقات ۱۹ فٹ تک لمبی ہوتی ہے۔ اور ہزار پونڈ سے زیادہ وزنی ہوتی ہے۔ یہ مچھلی دونوں طرح تازی اور نمک لگی ہوئی کہائی جاتی ہے +

(استراخان کی برفستانی مچھلیوں کی گاڑی)

ایک چھوٹی قسم کی سٹرجن کی جسکو سٹرلٹ کہتے ہیں بہت قدر ہوتی ہے۔ بغیر سٹرلٹ کے شوربے کے کوئی روس کی بڑی ضیافت مکمل نہیں ہوتی۔ بعض اوقات یہ مچھلی دالگا کے پانی میں زندہ سینٹ پیٹرسبرگ لائی جاتی ہے۔ جہاں ایک بڑی مچھلی

کی قیمت ۲۰۰ روپیہ بھی پڑ جاتی ہے - سرما میں دیگر ممالک میں مچھلیاں منجمد حالت میں بھیجی جاتی ہیں - بعض اوقات مچھلیوں کی برفستانی گاڑیاں جنکو کتے کھینچتے ہیں مستعمل ہوتی ہیں - استراخان کی آبادی پچھتر ہزار ہے ؛

کاکیشیا

کاکیشیا بحیرہ اسود اور کیسپین کے مابین ایک روسی صوبہ ہے - جس میں کوہ قاف سب سے اونچا پہاڑ یورپ میں واقع ہے - اسکا رقبہ قریباً ۱۸۰۰۰۰ مربع میل ہے اور آبادی قریباً ۷½ ملین ؛

کوہ کاف کی چھ چوٹیاں ایلس کی سب سے زیادہ اونچی چوٹی سے بلندی میں زیادہ ہیں - کوہ البرز بلند ترین چوٹی سطح بحر سے ۱۸۰۰۰ انچ ہے - سلسلہ کوہ کے شمالی مغربی حصہ میں ایک قوم آباد تھی جو سرکیشین کہلاتی تھی اور جو اپنی آزادی کی کے واسطے مشہور تھی - ایک سردار شمیس کے ماتحت انہوں نے بیس سال تک روسی سلطنت کا مقابلہ کیا - آخرکار شمیس پکڑا گیا - مگر اسکی پنشن ہو گئی اور مدینہ جانے کی اسے اجازت مل گئی جہاں اسکا انتقال ہو گیا - بہت سے سرکیشین جب روسیوں نے یہ علاقہ فتح کیا روم کو چلے گئے - سرکیشین عورتیں اپنی خوبصورتی کیواسطے مشہور ہیں
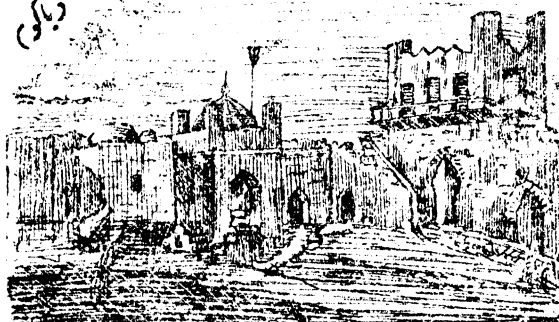
پھر کیسپین پر ایک بندرگاہ ہے جسکو زمانہ دراز سے پارسی اسکے دائمی جلنے والی آگ کے باعث ایک متبرک مقام

(باکو)

سمجھتے ہیں - ہندوستان میں لوگ اب مٹی کے تیل کو بخوبی جانتے ہیں - باکو کے گرد زمین میں یہ بھرا ہے - جب اسکو گرمی پہنچتی ہے تو یہ ایک قسم کی گیس میں تبدیل ہو جاتا ہے جو جلتی ہے - باکو کے آتشی مندر میں کچھ گیس دائم جلتی رہتی ہے

عمدہ تیل لیمپوں میں استعمال ہوتا ہے اسکا فضلہ جو ایک کیطرح گاڑھا ہوتا ہے
والگا اور کیسپین کے آگبوٹوں پر ایندھن کا کام دیتا ہے۔ چونکہ باکو کیسپین میں دس
کے اندر واقع ہے۔ جہاز دوسرے ممالک کے یہاں نہیں آسکتے۔ لہذا ایک نل ۶۰۰
میل لمبا باکو اور باطوم کے درمیان جو بحر اسود پر ایک بندر ہے لگا دیا گیا ہے۔ جس سے
تیل پہنچایا جاتا ہے۔ باطوم سے یہ جہازوں میں لادا جاتا ہے۔ اور ہندوستان
اور دیگر ممالک میں آتا ہے +

اروان روسی آرمینا میں بڑا شہر ہے کارس شمال مغرب میں ترکون سے
۱۸۲۷ء میں لیا گیا تھا +

جارجیا - جارجیا زمانہ سابق میں سلسلہ قاف کے جنوب میں ایک جدا ریاست تھی
مگر بسا اوقات اسکو تاتاریوں اور ایرانیوں کے حملوں نے بہت نقصان پہنچایا۔ ۱۷۹۹ء
میں ایک بادشاہ نے شاہ روس کی خاطر تاج سے دست برداری کی۔ سرکیشین کی
طرح جارجیا کے لوگ بھی حسن کیلئے مشہور ہیں

(آرمینا کی عورت اور گہوارہ)

سر پر عورتوں کے ایک تاج کیصورت کی ٹوپی ہوتی ہے جس سے ایک نقاب چہرہ
پر پڑا ہوتا ہے۔ دو بڑے بڑے کبھی بانوں کے پیچھے گرے ہوتے ہیں جو ان کے پیروں تک

لٹکتے ہیں۔ ایک کپڑا چمکدار رنگین آگے پڑا ہوتا ہے۔ مکان کے باہر یہ سفید
لباس میں دھوپ سے بچنے کے واسطے اچھی طرح لپٹی ہوتی ہیں۔ مرد بھی عموماً حسین
ہوتے ہیں یہ بڑے قیمتی خوبصورت کپڑے پہنتے ہیں۔ اور گھوڑوں کے بہت شائق
ہوتے ہیں +

تفلس – دریائے کُر پر ٹرنس کاکیشیا کا دار الخلافہ ہے جو قاف کے جنوب میں
واقع ہے اس میں بہت سے آرمنی ہوتے ہیں۔ جو کسیقدر جابجیا والوں سے
مشابہ ہیں اور ان کیطرح عیسائی نہیں +

باطوم – بحر اسود کے مشرقی ساحل پر ایک بندرگاہ باکو سے ۵۵۰ میل ہے
اور اسکے ساتھ ریل سے ملتی ہے +

کاسکس (قزاق) رُوسی تُرکستان

بحرہ اُزوف بحر اسود کے شمال میں ایک سطحی بحر ہے جسکے ساتھ اسکا آبنائے
ینی کیل سے الحاق ہوتا ہے۔ سب سے بڑا دریا جو اس میں گرتا ہے ڈان ہے جو ایک
ہزار میل لمبا ہے۔ ڈان کے نشیب میں کچھ ایسے لوگ رہتے ہیں جو دو علحدہ گروہ
جنکو کاسکس کہتے ہیں۔ انکے نام کی مختلف وجوہات تسمیہ بتائی جاتی ہیں لفظ
تاتار کے معنے بہادر کے ہیں اور ترکی میں گھوڑے کے۔ یہ صرف ڈان کے کنارے
ہی نہیں رہتے۔ بلکہ نیپر کے کنارے بھی بکثرت رہتے ہیں جو ڈان سے بھی بڑا دریا
ہے اور جو بحرہ اسود میں گرتا ہے۔ یہ روس کے اور حصوں میں بھی ملتے ہیں
اور قیاساً ان کی تعداد ۲۰ لاکھ ہے +

اگلے زمانہ میں کاسکس کا صرف یہ کام تھا۔ کہ روسی سرحد کی تاتاریوں یا
ترکوں کے حملے سے حفاظت کریں۔ مگر انکا سب سے بڑا مقصد خود کو متمول بنانا تھا۔
جب کبھی موقع مناسب ملتا۔ یہ ان کو لوٹ لیتے جنکی حفاظت کے واسطے یہ تعینات
ہوتے۔ بعض اوقات انہوں نے والگا تک لوٹ مار کی ہے +

آجکل کاسکس روسی فوج کے بے قاعدہ سوار ہیں۔ ان کو بہت سی زمین ملی
ہوئی ہے۔ اور ہر ایک قسم کے بلاواسطہ ٹیکسوں سے بری ہیں۔ اسکے عوض ان کو

مجبوراً مسلح رہنا پڑتا ہے۔ اور جہاں اُنکی ضرورت پڑے کام کرنا پڑتا ہے۔ امن کے زمانہ میں امن سے بہت آدمیوں کو مکانوں پر رہنے کی اجازت ملجاتی ہے اور گرما میں صرف تھوڑے عرصہ کیلئے آنا پڑتا ہے۔ یہہ ماہی گیری مویشیوں کی پرورش اور محنت مشقت میں مصروف رہتے ہیں ؀

کاسکس نے بعض اسپ رانی کے جوہروں میں مشہو ہیں یہہ اپنی گھوڑے کو سرپٹ ڈال کر زین پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ادھر ادھر فرضی دشمنوں کے نشانہ مارتے ہیں۔ یا اُلٹے یعنی گھوڑے کی دم کیطرف منھ کرکے یہہ بیٹھ جاتے ہیں اور برابر گولیاں مارتے رہتے ہیں۔ یہہ اپنے ٹوپی اور بندوق زمین پر پھینکدیتے ہیں۔ اور گھوڑے کو واپس لاکر اور اسوقت جب یہہ خوب سرپٹ جارہا ہو۔ اُسکو اٹھا لیتے ہیں ؀

انکو خدمات کے واسطے ایک کثیر تعداد کیضرورت پڑتی ہے۔ یہہ سلطنت کے تمام حصوں میں روسی پولنڈ سے لیکر مشرقی سائبیریا تک ملتے ہیں ایشیائی علاقہ میں یہہ بسے ہوا ہیں۔ یہہ تکان اور فاقہ کشی کو اسطرح برداشت کرلیتے ہیں جسطرح کوئی اور فوج نہیں کرسکتی۔ جب یہہ کسی دور دراز ایشیائی سرحد پر رہتے ہیں یہہ اپنے مکان بنالیتے ہیں۔ غلہ کی کاشت کرلیتے ہیں۔ اور آباد ہو کر رہتے ہیں مگر اپنے جنگی فرائض کو کبھی فراموش نہیں کرتے۔ اگر ان کو مویشی کیضرورت ہو تو کسی نہ کسی جگہ سے لے آتے ہیں ؀

بعض کاسکس صفائی اور عام چلن میں معمولی روسیوں سے مقابلتاً اچھے ہیں ؀

کاسکس کا سردار آٹامان کہلاتا ہے۔ اب یہہ خطاب زار کے بڑے بیٹے کو وراثتاً ملتا ہے ؀

کریمیا

کریمیا جنوبی روس کا ایک جزیرہ نما ہے۔ جو بحرہ اسود اور بحرہ آزوف میں واقع ہے جا کنارے پر یکاپ اسے برّاعظم سے ملاتی ہے۔ یہہ ایک مقام پر صرف ۵ میل

پہاڑی ہے۔ بہت سا حصہ اس جزیرہ نما کا اور میدانوں کا اضافہ ہے۔ مگر جنوب
میں ایک سلسلہ کوہ ہے۔ جو ایک ساحل بحر پر آکر ختم ہو جاتا ہے ٭

ایک عرصہ تک کریمیا ایک تاتاری خان کے زیر فرمان تھا۔ اور تاتار اب بھی
یہاں بکثرت ہیں۔ بغچہ سرائے (شہر باغات) دار الخلافہ تھا۔ جب کسی تاتاری کی شادی
ہونے لگتی ہے تو یہ تین روز تک رومال سے اپنا منہ ڈھانپ کر باہر نکلتا ہے۔ کیونکہ
"یہ شخص شرمندہ ہے"۔ اور عروس بھی اسی قدر عرصہ تک ایک تاریک کمرہ میں
پردہ میں بیٹھی رہتی ہے۔ جب عورت اپنے شوہر کے دروازہ پر اترتی ہے
تو ایک گروہ عورتوں کا آکر اسے پکڑ لیتا ہے۔ گھر میں کھینچکر لیجاتا ہے۔ اور اسکے
دولہ کے حوالہ کرتا ہے ٭

جنگ کریمیا۔ ۴۰ سال تک یوروپ میں امن و امان رہا۔ نکولس شاہ روس
کے دہان طمع میں ایک عرصے سے قسطنطنیہ پر پانی بھر رہا تھا۔ اوائل ۱۸۴۴ء میں
اسنے برطانیہ اور فرانس سے تجویز کی "مرد بیمار" یعنے بقول اسکے ٹرکی کی میراث تقسیم
کر لیجائے۔ ۱۸۵۳ء میں اس نے روم کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ یہ باز نہ
آتا تھا۔ انگلستان اور فرانس نے روم کی مدد کرنے متفقہ ارادہ کر لیا۔ اور ۱۸۵۴ء
میں جنگ کا اعلان ہو گیا۔ اس جنگ کا مشہور واقع سباسٹوپول کا محاصرہ
تھا۔ جو کریمیا کے جنوب میں ایک محفوظ بندرگاہ ہے۔ مگر چند لڑائیاں قرب و
جوار میں ہوئیں تھی ٭

لائٹ بریگیڈ کے حملہ کے واسطے جنگ بالکلاوا مشہور ہے۔ لائٹ بریگیڈ
ایک غلط حکم پر کوئی ڈیڑھ میل آگے بڑھ گیا حالانکہ روسی مینہ کیطرح گولیاں برسا
رہے تھے ۶۰۰ میں سے ۲۰۰ بھی تو واپس زندہ نہ آئے۔ جنگ انکرمان ایک
دھندلے موسم سرما کے دن ہوئی جبکہ ۸۰۰ انگریزوں کو کئی گھنٹہ تک اپنے
سے ۶ گنے روسیوں کو مقابلہ کرنا پڑا اتنے کہ ۶۰۰۰ فرانسیسی ان کی امداد
کو آپہنچے اور روسیوں کو ہزیمت ہوئی ٭

رسد کی کمیابی اور سرما کی سختی سے انگریزی افواج کو بہت نقصان پہنچا۔ مس
فلورنس نائٹنگیل۔ نے جنگی ہسپتالوں میں سپاہیوں کی خبرگیری کرنے کیواسطے

خود کو وقف کردیا اور ان کی دائمی ترقی اسطرح بحال کردی +
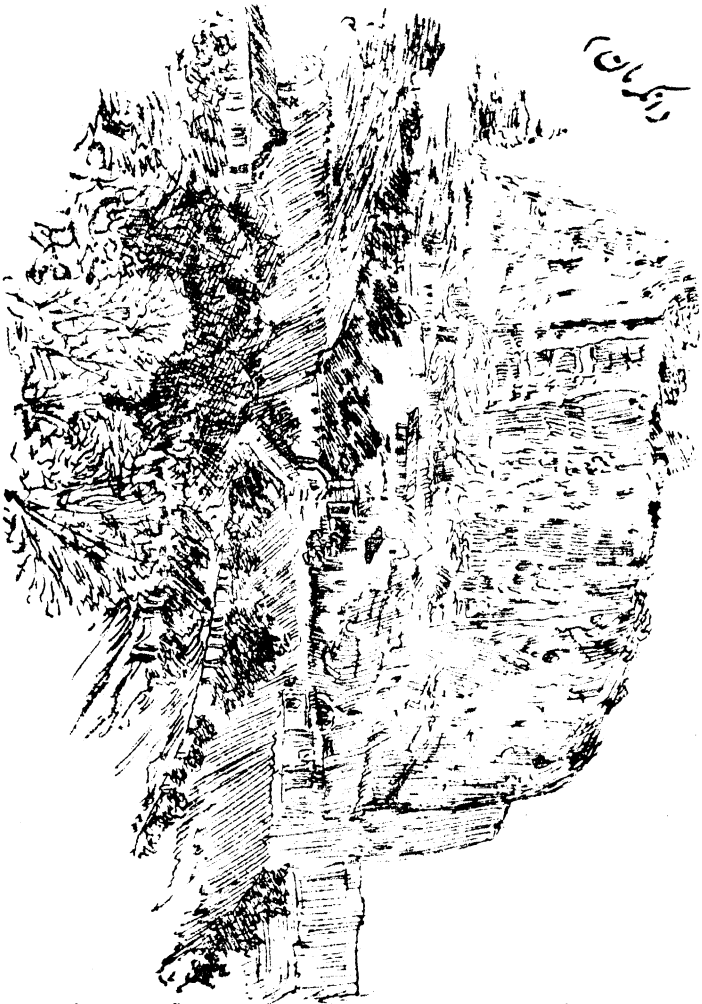
شہنشاہ نکولس کا مارچ ۱۸۵۶ء میں انتقال ہوگیا۔ ستمبر تک محاصرہ قائم رہا۔ جبکہ سیباسٹوپول کا قلعہ فتح ہوگیا۔ اور روسیوں نے شہر خالی کردیا۔ مارچ ۱۸۵۶ء میں ایک عہدنامہ پیرس میں مرتب ہوا +

جنوبی روس

اسکا تھوڑا سا حال کاسکس کے ساتھ جو اسکے ایک طور کے خاص باشندے ہیں بیان ہو چکا ہے۔ اسکے شمال کیطرف ایک علاقہ ہے جسکو بعض اوقات روس خرد کہتے ہیں۔ مگر اسکے حدود مقرر نہیں ہیں ٭

جنوب میں خاصکر میدان اور جنگل ہیں۔ جو بہار میں گھانس سے پر ہو جاتے ہیں۔ مگر گرما میں بالکل نجب رہتے ہیں۔ شمال کیطرف ایک وسیع خطہ ہے۔ جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلا گیا ہے اور جسکی زمین سیاہ ہے۔ سرما میں آب و ہوا بہت سخت ہو جاتی ہے۔ تیز ہوا کے جھونکے برف کے بادل منجمد میدانوں کے ادہر سے ادہر لیجاتے ہیں۔ اور جن مکانات پر یہہ برف گرتی ہے وہ قریبا چھپ جاتے ہیں۔ مارچ کے مہینہ میں پرندوں کے آوازوں سے کان بھر جاتے ہیں۔ جون میں ہر جگہ چمکدار پھول نظر آتے ہیں اور ہوا ان کی خوشبو سے مہکتی ہے۔ اسکے بعد ربیع کی فصل آتی ہے جو ستمبر تک رہتی ہے نومبر کو بھاری بادل سورج کو چھپا لیتے ہیں۔ اور پرندے جنوب کیطرف اوڑ جاتے ہیں ٭

روس عظمے کے باشندوں کے بہ نسبت روس خرد کے لوگ دراز قامت ہوتے ہیں۔ اور انکی وضع نفیس ہوتی ہے۔ یہہ پیچھے کیطرف سے سر منڈوانے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور باقی سر پر بال چوٹی کیطرح بڑے ہو جاتے ہیں جو یا تو کانوں تک گرے ہوتے ہیں یا ایک جگہ گچھے کیصورت میں بندہے ہوتے ہیں۔ یہہ انتظام اور صفائی کو بہت پسند کرتے ہیں۔ بجائے چوبی جھونپڑوں کے جو کیٹے مکوڑوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ انکی قلعی کی ہوئی صاف ستھری گھر ہوتے ہیں جنکے گرد باغات ہوتے ہیں۔ ایک دہقان کے گھر میں عموما ایک شب خوابی کا کمرہ ہوتا ہے۔ جس میں ایک بڑا بھاری بستر اور ایک بڑا آہنی صندوق ہوتا ہے جس میں گھر والوں کے کپڑے ہوتے ہیں۔ کمرہ کی میز اور بنچیں خوب صاف ستھری ہوتی ہیں۔ اور شیشے آلات وغیرہ باقاعدہ ایک

قطار میں رکھے ہوتے ہیں +

شمال کا طریقہ رہائش مشترکہ جنوبی روس میں نہیں ہے - عورتوں کا مرتبہ مردوں سے بہت اعلےٰ ہے - نوجوانوں کو خود اپنی شادی کا انتظام کرنا پڑتا ہے اور جب کوئی نوجوان شخص شادی کر لیتا ہے یہ عموماً اپنے والد کا مکان چھوڑ دیتا ہے اور علیحدہ اپنا مکان بناتا ہے +

بعض پرندے خصوصاً بلبلیں گاؤں کے قریب کثرت سے ہوتی ہیں - روسی بلبلوں کی اسقدر قدر کرتے ہیں کہ روسی سوداگر بعض اوقات عمدہ بلبل ۱۲۰ یا ۱۵۰ روپے کو خرید لیتا ہے - بعض اوقات کوئی لکلک بھی کسی گھر کی چھت پر اپنی ایک ٹانگ سے اپنے گھونسلے کے پاس کھڑا ہوا نظر آتا ہے - اب ہم چند بڑے بڑے مقامات کا حال بیان کرتے ہیں +

اوڈیسہ - بحرہ اسود پر بلحاظ آبادی کے روس میں چوتھے درجہ پر ہے - اور بلحاظ بندرگاہ کے دوسرے درجہ پر آجکل جو شہر ہے وہ مالکا ہے - یہ چھوٹی چٹانوں پر اسطرح بنا ہے کہ اسکا رخ سمندر کیطرف ہے - ملائم چٹانوں میں سرنگیں بنائی ہوئی ہیں - جن میں بہت سے غریب ہل جلکر رہتے ہیں سڑکیں لمبی اور چوڑی ہیں - اور ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ پر منقطع کرتی ہیں ایک بندرگاہ بہت عالیشان بنا ہوا ہے اور جو اچھی طرح محفوظ ہے - یہ سال میں برف ۱۵ روز تک قریباً بند رہتا ہے +

پہلے شہر گرد و غبار کے بادلوں میں چھپا رہتا تھا - اور شاید بقولات کا کبھی نام بھی نہ تھا - اب یہاں بہت پانی ہے جو نیسٹر سے جو ۲۷ میل ہے لایا جاتا ہے اور جس سے پینے اور خوبصورت باغوں کی شادابی دونوں کا کام نکلتا ہے +

اوڈیسہ اس وجہ سے کہ جنوبی روس کے تجارت غلہ کے واسطے بندرگاہ برآمد ہے بہت ترقی کر گیا ہے - ہر سال ... ہم اسکے قریب کشتیاں بندرگاہ میں آتی ہیں - جن میں سے نصف کے قریب انگریزی ہوتی ہیں - یہاں ایک یونیورسٹی ہے جسکی ۱۸۶۵ء میں بنیاد رکھی گئی تھی - اور اس میں ۴۰۰ کے قریب طالب علم

ہیں۔ اڈیسہ کی آبادی ۱۸۹۵ء میں ۱۲۱۴۰۰ تھی ✦

(جنوبی روس کی ایک عورت)

خرسون۔ اڈیسہ سے ۸۰ میل مشرق کو نیپر پر واقع ہے۔ جان ہاورڈ مشہور انگریز انسان دوست خرسون سے قریباً ۲ میل شمال کیطرف ایک موضع میں مدفون ہے۔ یہ گھوڑے پہ سوار ہوکر ایک بیمار عورت کو دیکھنے گیا مگر ہلکے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سردی لگی اور بخار چڑھ آیا یہ ۱۷۹۰ء میں ۶۵ سال کا ہوکر فوت ہوا۔ اسکی آخری خواہش کے مطابق اسکی قبر پر سیاہ پتھر بطور یادگار کے لگاے اور اسپر ایک آفتابی گھڑی لگی ہوئی ہے ✦

خارکوف۔ ماسکو سے جنوب مغرب کو ۴۰۵ میل جنوبی روس کا خاص تجارتی شہر ہے اس میں ایک یونیورسٹی ہے جس میں ۹۰۰ طلبہ ہیں۔ چونکہ یہ نہایت اہم کا

بڑا سرگرم مرکز تھا - روسی گورنمنٹ نے اسکو اس لحاظ سے کہ یہہ ایک تحصیل علم کا مقام ہے بہت کچھ تنزل پہنچایا ہے - سنہ ۱۸۹۱ع میں آبادی ۸۸۰۰۰ اتھی ؛

پولٹوا - خرکوف سے جنوب مغرب کو ۸۸ میل ہے - اور اسواسطے مشہور ہے کہ یہاں چارلس دوازدہم والے سویڈن کو پیٹر اعظم نے سنہ ۱۷۰۹ع میں شکست دی تھی چارلس دوازدہم گو زخمی تھا - مگر یہہ ڈولی میں سوار کرا کر میدان جنگ میں لایا گیا - یہہ کھڑے ہونے کے بھی قابل نہ تھا - چنانچہ یہہ صرف اپنی تلوار ہاتھ میں لئے ہلا رہا تھا - دو گھنٹے کے بعد سویڈن والوں کو شکست فاش ملی - اور چارلس کئی سو آدمیوں کے ساتھ روم میں بھاگ گیا - میدان جنگ کے وسط میں ایک دمدمہ بنا ہے جسکے نیچے مقتول مدفون ہیں - دو یادگاریں اس جنگ کی نصب ہیں ؛

کیف - نیپر کے بالائی جانب واقع ہے - اور اوڈیسہ سے ۲۸۱ میل ہے - اسکو - "روسی شہروں کی والدہ" کہتے ہیں - ناتھین لوگوں نے قسطنطنیہ جاتے وقت اسکی بنیاد راہ میں رکھی تھی اور نیپر اترکر یہہ قسطنطنیہ چلے گئے تھے - سنہ ۸۸۲ء میں یہ روسی علاقوں کا دار الخلافہ بنایا گیا - اور سنہ ۱۱۶۹ء تک رہا - یہاں سنہ ۹۸۸ء میں والڈیمیر نے تمام لوگوں کو نیپر میں بپتسمہ دئے جانے کا حکم دیا تھا - اس مرکز سے عیسائیت بتدریج تمام روس میں پھیل گئی - بڑی عمارت شہر میں ایک خانقاہ ہے جو بہت مشہور ہے اور جہاں ہر سال ۲۵ لاکھ سے زائد زائر آتے ہیں اسکے نیچے چند ایک غاروں میں خاص خاص روسی ولیوں کی قبریں ہیں - یونیورسٹی میں سنہ ۱۸۹۱ء میں ۱۷۰۰ طلبہ تھے یہاں گرجا ہیں - جنمیں سے بہت سے گرجوں پر گلٹ کئے ہوئے گنبد اور مینار ہیں - جنکو دور سے دیکھکر بہت عمدہ منظر معلوم ہوتا ہے - سنہ ۱۸۹۱ء میں آبادی ۱۸۴۰۰۰ اتھی ؛

مغربی روس

مغربی روس میں وہ علاقہ شامل ہے جسکو "سفید روس" کہتے ہیں تاکہ "عظمٰے" اور "خورد" روس سے اسکی تمیز ہو سکے - اسمیں لتھوانیا کا بھی ایک حصہ شامل ہے جو صدیاں گذریں ایک بڑی ریاست تھی - اور روس اور پولنڈ دونوں سے

آزاد تھی - اسکا پہلا حاکم زنگولڈ تھا - جسنے ۱۳۲۵ء سے حکومت کرنی شروع کی تھی اسکے جانشینوں نے روسیوں پر متواتر فتوحات حاصل کیں - ۱۳۶۸ء میں پولنڈ کے بھی بادشاہ ہوگئے - اور ۱۵۶۹ء میں دونوں ممالک متحد ہوگئے جب پولنڈ پرشیا اور روس میں تقسیم ہوا تو کچھ حصہ لتھوانیا کا ایک کو اور کچھ دوسرے کو ملا ؞

اہل لتھوانیا خوبرو ہوتے ہیں - اِن کے بدن سڈول - نقش و نگار عمدہ اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں - زراعت - مویشی کی پرورش اور شہد کی مکھیوں کو رکھنا اِن کے پیشے ہیں - مکانات لکڑی کے بنے ہوتے ہیں - جنپر چھپر پڑے ہوتے ہیں - شاذ و نادر ہی اِن میں دودکش اور اس سے بھی شاذ و نادر ہی دریچہ ہوتے ہیں - اور اسکے باعث مکانات غلیظ - اور تاریک رہتے ہیں - مرفع الحال دہقانوں کے یہاں ایک خاص کمرہ مہمان کے واسطے ہوتا ہے - صاف ستھرا بستر اور دیبوں کی عمدہ تصاویر لگی ہوتی ہیں ؞

اہل لتھوانیا کی زبان جسکو کوئی ۲۰ لاکھ آدمی بولتے ہیں - بہ نسبت اور آرین زبانوں کے سنسکرت زبان کے زیادہ تر مشابہ ہے - لوگ گو برائے نام رومن کیتھلک یا یونانی کلیسا کے پیرو ہیں - مگر بہت سی کافرانہ رسمیں اِن میں رائج ہیں - جب کوئی شخص مرنے لگتا ہے تو تمام گیہوں جو تخم ریزی کے واسطے رکھے ہوتے ہیں مکان سے اٹھا دیتے ہیں - اس اعتقاد سے کہ اگر گیہوں یہاں رہیگا اور مردے کی روح پرواز کرے گی تو پھر نہیں پیدا نہ ہوگا اور قریب المرگ شخص کے اوپر دیوار میں ایک سوراخ کر دیا جاتا ہے تاکہ اوسکی روح اس راستہ نکل جائے ؞

اندر سے پہلے پرجنیا رعد و بادل کا دیوتا تھا جسکی آریا پرستش کرتے تھے سنسکرت کے نام کے معنی ہیں "برسانا" یہی نام لتھوانیا کے لوگوں میں ہے رعد کا دیوتا پرکوناس کہلاتا ہے اور اس لفظ کے معنے - تمام کرنے کے ہیں - اسکی اسطرح پرستش ہوتی تھی - کہ اِن کو عین وقت پر عمدہ موسم اور بارش دستیاب ہو اور بجلی اور بادل اِن کو ضرر نہ پہنچائیں غالباً یہ الباہی تھا جسے پیرون جسکی بت کو والدیمیر نے نیپر میں پھینکا تھا ؞

کوونو - نیمن کے شمال میں یوروپ میں کافروں کا آخری جائے پناہ تھا یہہ ۱۴ ادین صدی تک قائم رہا - اسمیں اسکے آگے ایک رومن کتھلک گرجا ہے جو ایک متبرک سبزہ زار کے پاس واقع ہے اور جس میں دائمی آگ جلا کرتی تھی پرکناس کے علاوہ ایک متبرک شاہ بلوت کے درخت میں پتھر مپاکی مورت تھی - جو موسم بہار اور زرخیزی کا دیوتا تھا - اسکی شکل ایک بے ریش نوجوان کی سی تھی اسکے علاوہ پکول چاند کے دیوتا کی مورت تھی - جسکو بدنصیبی اور موت پر قدرت حاصل تھی - اور اسوجہ سے اسکی شکل سفید پیر ضعیف آدمی کی سیاہی تھی - چہرے پر مردنی کی زردی چھائی ہوئی - اور سر کے گرد ایک سفید فیتہ بندھا ہوا تھا - ۵۰ سال ہوئے کہ چند مقدس شاہ بلوت کے درخت پاس کے علاقے میں دیکھے جاتے تھے +

سنہ ۱۸۱۲ع میں کوونو کو فرانسیسیوں نے لوٹ لیا - ایک یادگار منڈی میں نصب ہے جسپر لکھا ہے :- سنہ ۱۸۱۲ع میں اوس پر فرانسیسوں نے ۰۰۰ ۷۰۰ سپاہیوں کی فوج لیکر حملہ کیا - فوج نے جب مراجعت کی تو اسکی تعداد کل ۷۰۰۰ ہزار تھی " ۰۰۰ ۱ توپوں میں سے فرانسیسی صرف نو واپس لیجا سکے تھے +

ولنا - سینٹ پیٹرسبرگ سے ۷۰۰ میل جنوب مغرب کو ہے - اسکو گرنڈ ڈیوک لتھوانیا نے سنہ ۱۳۲۳ع میں دارالخلافہ بنایا تھا - اسکو لتھوانیا والے " چھوٹا پیرس " کہتے تھے - یہہ کافروں کی آتش پرستی کا بھی مرکز تھا - قلعہ جسکا اب بقایا صرف ایک سرخ خشتی مینار ہے - پہاڑی کے اوپر واقع ہے جس کے دامن میں دائم عیسائیت کے شیوع تک آگ جلتی رہتی تھی - ولنا میں سنہ ۱۵۷۶ع میں ایک یونیورسٹی قائم ہوئی تھی - مگر اسکو روسیوں نے سنہ ۱۸۳۲ع میں توڑ دیا +

پولنڈ - پولنڈ کا نام ایک لفظ سے مشتق ہے - جسکے معنے " میدان " کے ہیں یہہ یوروپ وسطی کے سطح اعظم کا ایک حصہ ہے اور اس میں صرف ایک سلسلہ کوہ ہے - ایک زمانہ میں یہہ اتنی بڑی ریاست تھی - جتنی بڑی بمبئی اور مدراس کی ملاکر بنے - یہاں بہت وسیع بنجر قطعات ہیں - جن میں ریگ اور دلدل

بہت ہے اور خصوصاً مشرقی علاقہ میں ہیں۔ مگر بہت کی زمین زرخیز ہے۔ اور بڑے وسیع جنگل بھی یہاں ہیں۔ کئی ایک بڑے دریا اسے سیراب کرتے ہیں۔ یہی صرف ایسا ملک یورپ میں ہے جہاں ہیزل جنگلی بھینسا (ابتک ملتا ہے) پولز سیلوانک نسل کی ایک شاخ ہیں۔ اور روسیوں سے انکی زبان بہت

(پولینڈ کے یہودی دہقان)

ہی کم مختلف ہے۔ تاتاریوں کے حملوں اور مغربی تہذیب کا قومی چلن پر ایسا اثر پڑا ہے کہ روسیوں اور پولز میں کبھی اتفاق نہیں ہو سکتا +

جب پولینڈ ایک علیحدہ مملکت تھی۔ لوگ دو بڑے حصوں میں منقسم تھے یعنی امرا اور سرف یہ زراعتی کام کیا کرتے تھے اور زمین کے ساتھ یہ بھی پابند

تھے۔ اِن کی حالت نہایت قابل ترس تھی۔ اِن کو بہت ہی کم خوراک ملا کرتی تھی اور
بہادر اور مہمان نواز تھے۔ مگر بڑے جھگڑالو۔ جو تجارت اس ملک میں تھی وہ
جرمن اور یہودیوں کے ہاتھ میں تھی ؞

قدیمی تواریخ پولینڈ کی نامعلوم ہے اتنا پتہ لگتا ہے۔ کہ نارتھ میں بالٹک کے
کنارہ پولینڈ کے بندر پر اُترتے تھے۔ اور جیسا کہ روس میں امرا کے آباؤ اجداد
بنے۔ کہتے ہیں کہ پہلا گرنڈ ڈیوک آف پولینڈ (۸۴۲ء) پیاسٹس ایک دہقان
تھا۔ ۹۶۴ء میں جو تھے پیاسٹس نے عیسائی مذہب کو رائج کیا۔ اور اسی خاندان
کا ایک بادشاہ بولسلاس اول تھا جسنے پولینڈ کو بطور یوروپین ریاست کے بنادیا۔
آخری بادشاہ نے جو سٹس نسل سے تھا اپنی بیٹی کو جنجلین ڈیوک آف لتھوانیا
سے شادی کرنے پر مجبور کیا۔ جسنے اپنی ریاست کو پولینڈ کے ساتھ متحد کرنے اور
اپنی کافر رعایا کو عیسائی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ جنجلین جسکو لیڈ سلاس کے نام
سے بپتسمہ ملا۔ پولینڈ کی تخت نشینی کے واسطے منتخب ہوا تھا۔ جو اسطرح ۱۳۸۶ء
میں لتھوانیا کے ساتھ متحد ہوگئی جنجلین نسل کے آخری بادشاہ کی وفات پر ۱۵۷۲ء
سے یہاں کی تخت نشینی انتخاب پر منحصر ہوگئی ؞

پچھلے بادشاہوں میں سب سے مشہور جان سوبیسکی تھا جو ۱۶۲۴ء میں پیدا ہوا تھا
اوائل عمر میں اسنے اُن لڑائیوں میں بڑا نام پیدا کیا۔ جو پولینڈ روس۔ تاتاریوں
اور ترکوں کی قریباً متواتر رہا کرتی تھیں۔ ۱۶۷۴ء میں یہ پولینڈ کا بادشاہ منتخب
ہوا۔ گو اسنے ترکوں کو چند مرتبہ شکست دی تھی۔ مگر انہوں نے ایک مرتبہ ہنگری
کو مسخر کرلیا۔ اور وائنا کا بھی محاصرہ کرلیا۔ جرمن فوجوں کی مدد سے آخرکار ترکوں
کو ۱۶۸۳ء میں محاصرہ سے دست بردار ہونا پڑا ؞

پولینڈ والوں کے مجموعہ ضابطہ قوانین میں ایک قانون تھا۔ جس سے صدور کا جا اتفاق
اور اتحاد مفقود تھا۔ اور اسی سے ان کے ملک کا زوال منسوب کیا گیا ہے۔ اگر
ایک شخص بھی کھڑے ہوکر کہدیتا کہ "میں اسے منظور نہیں کرتا" تو خواہ کیسا ہی
سخت فیصلہ ہوتا بالکل بیکار پڑجاتا ؞

پولش امرا کے نااتفاقی اور پھوٹ سے روس پرشیا اور آسٹریا کو ۱۷۷۲ء میں

میں پولنیڈ کا کچھ حصہ لے لینے کی جرات پڑی - پہلی مرتبہ روس نے ۴۴۰۰۰ مربع میل ملک لے لیا - پرشیا نے ۱۳۰۰۰ مربع میل اور آسٹریا نے ۲۷۰۰۰ مربع میل - پولنیڈ والوں نے گورنمنٹ کو ترقی دینی چاہی - مگر بعض امرا نے مطمئن ہو کر روس کو ملک میں آنے کی دعوت کی - کوسلیسکو کے ماتحت پولنیڈ والوں نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا - اِن کی تعداد بہت قلیل تھی اور کوسلیسکو سخت زخمی ہو کر اپنے دشمنوں کے ہاتھوں میں جا پڑا - اور ایک حملہ ہوا - اور روس کو ۹۶۰۰۰ اور پرشیا کو ۲۲۰۰۰ مربع میل زمین ملی - دو سال بعد آخری حملہ ہوا اور روس کو ۴۳۰۰۰ پرشیا کو ۲۱۰۰۰ - اور آسٹریا کو ۱۸۰۰۰ مربع میل زمین ملی *

نپولین نے ریاست وارسا کی ۱۸۰۷ء میں بنیاد رکھی تھی - مگر اسکی عمر تھوڑی تھی - پولنیڈ کی تقسیم پھر مترتب ہوئی - اور روس کو ۲۲۰۵۰۰ اور پرشیا کو ۲۶۰۰۰ اور آسٹریا کو ۴۵۰۰ مربع میل زمین ملی - کراکو ایک چھوٹا سا خطہ آسٹریا کی زیر حفاظت خود مختار تسلیم کیا گیا - ایک حصہ پولنیڈ کا ریاست بنگئی اور زار اسکا حکمران تسلیم کیا گیا - الگزنڈر اول نے اِسکے علیحدہ قوانین علیحدہ فوج بنادی اور پریس کو آزادی دی - ۱۸۳۰ء میں ایک بغاوت برپا ہوئی جو ۱۸۳۱ء میں بڑی کشت و خونریزی کے ساتھ فرو کیگئی - دوسرے سال یہ ملک روس کا ایک حصہ سمجھا گیا - اور اِسکے حقوق منسوخ ہو گئے - ۱۸۴۸ء میں کراکو کی ریاست آسٹریا کے ساتھ ملحق کر لیگئی *

۱۸۶۳ء میں آخری مرتبہ پولنیڈ والوں نے اپنی آزادی بحال کرنے کے واسطے کوشش کی - مگر پرشیا کی امداد سے یہ پھر پورے طور پر فرو کردی گئی - ۱۸۶۳ء کی بغاوت سے کسی پولنیڈ والے کو کسی پیشہ کرنے یا دوکان کھولنے تک کی اجازت نہیں - جبتک کہ یہ روسی کلیسیا میں شامل ہونے کی قسم نہ کھالے تاہم ابتدائی مدارس میں جبراً روسی زبان سکھلائی جاتی ہے اور اسی طرح پولش زبان کی جبراً ممانعت ہے - زبان کو معدوم کرنے کے واسطے پولش زبان کو تجارتی کاروبار - بلکہ عبادت اور کتابوں کی اشاعت اور اخبارات میں بھی استعمال کرنا جرم ہے - پریس کی سخت نگرانی ہوتی ہے صرف وہ اخبارات

اور کتب شائع ہو سکتے ہیں۔ جنکی نسبت گورنمنٹ منظوری دے۔ اگر کوئے سیاح پرانے اخبارات میں کوئی چیز لپیٹ کر لیجائے تو وہ اخبار بھی نگرانی کے قابل ہیں +

اب ہم کچھ مختصر سا حال دارالخلافہ کا بیان کرتے ہیں +

وارسا فراخ نگر بطی وسٹولا کے بائیں کنارے پر واقع ہے۔ اس کی بارھویں صدی میں بنیاد رکھی گئی تھی۔ ۱۵۹۶ء میں یہہ پولش بادشاہونکا بجائے کراکو کے نشست گاہ قرار پایا۔ شہر ایک پہاڑی پر واقع ہے اسکی سڑکیں چوڑا ہے۔ اور باغات اس پہاڑی کے ساتھ ساتھ ہیں۔ اور کچھ نیچے بھی ہیں۔ دریا کے پار اس کے مضافات میں سے پریگ ہے جہاں پہلے فوج رہتی تھی۔ ۱۷۹۴ء میں پرشیا والوں کے حملہ سے جو نقصانات اسکو پہنچے اور جسمیں اسکے ۱۲۰۰۰ باشندے تہ تیغ کردیے گئے تھے اسنے اسکو بحالی نہیں ملی۔ اب اس میں بجز یہودیوں کے اور کوئی نہیں بستا ہے +

پرانے شہر میں تنگ و تاریک پیچدار کوچے ہیں جنمیں قطار بہ قطار بے وضع چوبی مکانات بنے ہوئے ہیں۔ نیا شہر اچھی وضع کا ہے۔ سڑکیں فراخ ہیں اور چوبی مکانات کی ممانعت ہے +

چوک میں منجملہ بہت سی یادگاروں کے کوپرنیکس ایک پول کا بھی بُت ہے اس سے پہلے نظام ارضی کا قاعدہ رائج تھا۔ کہ زمین کے گرد تمام اجرام فلکی گردش کرتے ہیں۔ کوپرنیکس نے دکھلا دیا کہ انکی حرکت صرف ظاہری ہے اور زمین خود گھومتی ہے۔ یہہ ۱۵۴۳ء میں فوت ہو گیا +

لوگ زیادہ تر رومن کیتھلک ہیں گرجوں کے سامنے اور سڑکوں کے گوشوں پر بہت سے ولیوں کی مورتیں رکھی ہوئی ہیں۔ جنکے اوپر پھول پڑے ہیں اور ان کے سامنے چراغ جلتے ہیں +

لوگ دل بہلانے کے بڑے شائق ہیں۔ اور زیادہ تر کھلی ہوا میں بود و باش رکھتے ہیں۔ شہر اور قرب و جوار میں بہت سے باغات ہیں۔ جہاں دو تین کوسے بھی گرد کے گردہ لوگ اپنے گرد جمع کر سکتے ہیں +

چند میل کے فاصلہ پر قلعہ دیناؤبے ہے۔ جسکو جان سوبیسکی نے بنایا تھا اور جو خود یہاں فوت ہوا تھا۔ منجملہ دیگر عجائبات کے جو اسمیں ہیں۔ ایک عالیشان روزہ بھی ہے۔ جو پوپ نے سوبیسکی کو تحفتاً وائنا کی اسکی بڑی فتح کی یادگار میں دیا تھا۔ وارسا کی آبادی ۱۸۹۱ء میں ۴۶۵۰۰۰ تھی +

علاقہ جات بالٹک

بالٹک بحیرہ ہے۔ اور رقبہ میں بخوبی احاطہ مدراس سے بڑا ہے۔ اسکے کنارے روس سویڈن جرمنی اور ڈنمارک کے ممالک ہیں۔ یہ مقابلتاً سطحی ہے۔ اور اسکا پانی سمندر سے زیادہ سرد اور زیادہ صاف ہے۔ اس میں صرف بحیرہ اٹلانٹک کی نسبت ۱/۴ نمک ہے ایک سال میں دو تین ماہ برف کے باعث اس میں جہاز رانی نہیں ہو سکتی۔ مگر تمام سطح برف سے بالکل منجمد نہیں ہوتی جا بجا چٹانوں اور گردابوں۔ اور ساتھ ہی ہوا کے فوری تغیر کے باعث اس میں جہاز رانی خطرناک ہے +

علاقہ جات بالٹک حسب ذیل ہیں :۔ جنوب میں کرلنڈ۔ وسط میں لوانیا لور شمال میں اسطھونیا۔ انکا رقبہ ۰۰۰ ۵۰ میل مربع میل ہے۔ اور ۱۸۸۲ء میں آبادی ۲۲ لاکھ تھی۔ بعض اوقات ان کو علاقہ جات جرمن بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ جرمن والوں کیطرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ان کے کارخانہ اور تجارت بھی جرمن والوں کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جرمن صرف کل آبادی کا ۱/۱۰ حصہ ہیں اور باقی اسطھونین۔ لوونین۔ اور پولز ہیں +

یہ علاقہ پہلے جرمن والوں نے لئے تھے۔ تاتاریوں نے ان کو فتح کر لیا۔ اور روسی فاتحوں کو ہزیمت نہ دے سکتے تھے۔ جرمن والوں نے سائنس۔ علم۔ اور حرفت۔ یوروپ کی اپنی ہاتھ میں رکھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اسطرح دوسو سال تک یہی جد و جہد رہی۔ یہانتک کہ آخرکار یہ علاقہ جات روس نے فتح کر لئے +

کرلنڈ پہلے خود مختار ریاست تھا اور لوونیا کے ساتھ ٹیوٹانک کے نائٹس

کے قبضہ میں تھا۔ ۱۵۶۱ء میں روسیوں کی مقابلہ میں کمزوری کی وجہ سے پولنڈ والوں کی حکومت انکو تسلیم کرنی پڑی۔ ایک عرصہ تک دو فریق رہے۔ ایک روسی اور دوسرا پولش ۱۷۹۵ء میں یہ علاقہ جات روس سے ملحق ہو گئے +

کرلنڈ علی العموم ایک ہموار ملک ہے۔ جس میں بہت سی جھیلیں جنگل اور جھاڑیاں ہیں۔ مگر زمین بہت زرخیز ہے۔ مالکان اراضی زیادہ تر جرمن ہیں دہقان لیٹش نسل سے ہیں اور لتھونین سے مشابہ ہیں +

لوونیا کی کرلنڈ کے شمال میں کہتے ہیں کہ ۱۱۵۸ء میں ڈونا کے موہانہ کے پاس ایک جرمن کشتی کے غرقاب ہونے سے اہل کشتی جرمن تاجر اس ملک میں پہنچے۔ اور بہت جلد اس قوم کو ایک طرح کا غلام بنا لیا۔ ۱۱۸۶ء میں مین ہارٹ نے ایک خانقاہ بنائی۔ اور ان لوگوں میں عیسائیت کا وعظ کرنے کی اجازت حاصل کی۔ مین ہارٹ لوونیا کا پہلا بشپ تھا۔ البرٹ جو تھے بشپ نے ریگا کی بنیاد رکھی۔ اسنے ایک نائٹ ہڈ کا درجہ بھی قائم کیا۔ جو اس درجہ کو حاصل کرتا وہ "برادر آف دی سوڈ" (برادر شمشیر) کہلاتا لوگوں کو بتسمیہ دیا جاتا اور ساتھ ہی سرف بنا دئے جاتے۔ ۱۲۳۷ء میں لوونین نے بغاوت کی۔ اور برادران شمشیر کو شکست فاش دی۔ آخر الذکر کو بعد میں ٹیوٹانک نائٹس کی کمک ملگئی۔ مگر مجبوراً انکو استھونیا سوئڈن کے۔ لوونیا پولنڈ کے اور باقی اضلاع روس کے حوالہ کرنے پڑے۔ استھونیا اور لوویا نے آخرکار روسیوں نے سویڈن سے ۱۷۲۱ء میں فتح کر لئے +

لوونیا زیادہ تر نشیب میں ہے ¼ حصہ اسکا جنگلات سے پُر ہے۔ جھیلیں اور نمدار زمین بکثرت ہے لیٹش اور استھونین زیادہ تر آبادی میں ہیں۔ صرف ۸ فیصدی جرمن اور ۵ فیصدی روسی ہیں +

کلیسائے لوتھر کے معتقد پروٹسٹنٹ یہاں کے لوگ خاصکر ہیں۔ انکو صلحنامہ کی رُو سے پراٹسٹنٹ مذہب کی پابندی۔ جرمنی زبان کے سرکاری طور پر استعمال اور تمام قدیمی میونسپل حقوق تفویض ہوئے تھے۔ باوجود ان شرائط کے حد درجہ کی کوشش اس علاقہ کو روسی بنانے کی کیگئی ہے +

اب ہم دو بڑے شہروں کا حال بیان کرتے ہیں +

ریگا۔ یہ تیسرا روسی بندرگاہ ہے۔ اور ڈونا کے موہانہ کے قریب سینٹ پیٹرسبرگ سے ۳۵۰ میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کو واقع ہے۔ پُرانے شہر کے کوچے تنگ اور مکان خراب ہیں۔ مضافات میں فراخ سڑکیں اور خوبصورت عمارات ہیں۔ نصف کے قریب لوگ جرمن ہیں ½ روسی ¼ لٹس۔ ہر سال تین چار ماہ تک برف کے باعث بندرگاہ بند رہتا ہے۔ اس میں ہر سال بکثرت جہاز آتے ہیں۔ ۱۸۸۹ء میں آبادی ۱۹۶۰۰۰ تھی +

خلیج ریگا بالٹک میں دور تک خشکی میں چلی گئی ہے۔ ریت کے کناروں نے بعض مقامات پر جہاز رانی خوفناک ہو جاتی ہے +

ڈارپٹ۔ لوونیا کے شمال مشرق میں ہے۔ یہ اپنی یونیورسٹی کے واسطے مشہور ہے جسکی ۱۶۳۲ء میں گستاوس اڈولفس نے بنیاد رکھی تھی اور پھر الگزنڈر اول نے دوبارہ اسے ۱۸۰۲ء میں قائم کیا تھا۔ ۱۸۹۵ء سے یہ بخوبی روسی بنگیا ہے اس میں ۵۰ سے زائد پروفیسر ہیں۔ اور ۲۰۰۰ ہزار کے قریب طلبہ ہیں ڈارپٹ ایک مرکز جس سے جرمنی تربیت کا شیوع ہوتا ہے +

استھونیا۔ علاقہ جات بالٹک میں سب سے زیادہ شمالی لوونیا اور خلیج فنلنڈ کے درمیان واقع ہے۔ بہت سے سلیٹ کے ٹکڑالس خنگاوں۔ اور چھوٹی چھوٹی جھیلوں سے پر ہے۔ زراعت لوگوں کا خاص پیشہ ہے۔ زیادہ تر استھس آتے ہیں۔ جو فنش نسل سے ہیں اور تورانی ہیں آریا نہیں۔ باوجود اسکے کہ یہ چھ صدیوں تک اپنے جرمن آقاؤں کے غلام رہے۔ انہوں نے نہایت ہی مستعدی سے اپنی زبان اور رسومات بحال کر لی ہیں۔ جو بعض حالات میں متوسط ایشیا کی رسومات سے ملتی جلتی ہیں۔ دلالہ عورتیں شادیوں کا بندوبست کرتی ہیں۔ جو دولہن کے گھر جاتی ہیں اور اسکے والد سے استعارۃً اور تشبیہاً اس بارے میں گفتگو کرتی ہیں۔ یہ اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ زار کی طرف سے آئی ہیں جسکو ایک خوبصورت لیلی کی تلاش ہے۔ اگر والد شادی کر دینے پر رضامند ہے تو یہ ان قاصدوں کو اپنے مکان میں لیلی ڈھونڈنے

کے واسطے بلاتا ہے۔ اور اُن کی کامیابی کا جام نوش کرتا ہے۔ لڑکی دریافت کیجاتی ہے۔ اور جب یہ جام کامیابی نوش کر لیتی ہے تو نوشہ کو اس سے ملنے کی اجازت دیجاتی ہے شادی کے دن دولہا اور دولہن علیحدہ علیحدہ جلوس میں اپنے اپنے گھروں سے گرجا جاتے ہیں اور راستہ میں کہیں کوئی جھیل۔ یا کنواں یا شاہ بلوط کا درخت آجائے تو کھڑے ہو کر نیک ارواحوں کی تمنا کرلیتے ہیں۔ نکاح کے بعد دولہن کے باپ کے یہاں تمام دن ضیافتوں اور کھیل کود میں صرف کیا جاتا ہے۔ صبح تک گیت گائے جاتے ہیں۔ اور پھر دولہن کو اچھی طرح برقعہ پہنا کر اسکی ماں اسکے بالوں میں شانہ کرکے اور سر پر ٹوپی رکھکر دولہا کے گھر لیجاتی ہے صبح کو یہ گھر میں پھرائی جاتی ہے اور اپنی نوکتخدائی کی زندگی آتشدان صاف کرکے بسر کرنی شروع کرتی ہے ✤

مرد اور عورت دونوں اپنے ہاتھ سے بنے ہوئے سیاہ یا سیاہی مائل نیلی اونی کپڑے پہنتے ہیں ✤

پیٹر اعظم نے استھونیا سنہ ۱۷۱۰ء میں سویڈن والوں سے فتح کیا اور سنہ ۱۷۲۱ء میں اسکو سلطنت سے ملحق کرلیا ✤

ریول۔ استھونیا کا دارالخلافہ ایک چھوٹی سی خلیج پر خلیج فنلنڈ کے جنوب کی جانب واقع ہے والڈیمر دوم شاہ ڈنمارک نے سنہ ۱۲۱۹ء میں اسکی بنیاد رکھی تھی۔ اسکے بعد یہ بہت بارونق شہر بنگیا۔ یہ سینٹ پیٹرسبرگ سے بذریعہ ریل ملحق ہے اور تجارت اس میں خاصی ہوتی ہے ✤

فنلنڈ

فنلنڈ کے جنوب میں خلیج فنلنڈ اور مغرب میں خلیج باتھنیا ہے اور یہ دونوں بحیرہ بالٹک کے دو اطراف ہیں۔ یہ مدراس احاطہ کے برابر ہے اسکا رقبہ ۱۴۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ مگر آبادی صرف بیس لاکھ ہے ✤

لفظ "فن" کے معنی ہیں دلدل یا تر زمین۔ فنلنڈ والے خود کو "باشندگان دلدل میں" کہتے ہیں اور اپنے ملک کو "سرزمین جھیل اور زمین" کہتے ہیں۔ بعض اوقات

"سرزمین ہزار جھیل" کہتے ہیں +

فنلنڈ فراز ی پر ہے اور سطح بحر سے کوئی ۴۰۰ فٹ بلند ہے - زمین ایک صدی میں کوئی ۳ فٹ تک بلند ہو جاتی ہے ساحل جا بجا ترتیب اونچا نیچا ہے اور اسمیں خلیجیں اور چٹانیں ہیں - اندرونی حصہ میں بے شمار متواتر جھیلیں اور دریا ہیں جھیل سیما میں ۱۳۰ بڑی جھیلیں ہیں - اور ہزاروں چھوٹی - سب ملی ہوئی ہیں اور رواں ہیں - ان میں کف پیدا ہوتا ہے - اور جھیل لڈوگا میں جا گرتی ہیں - سیما بھی خلیج فنلنڈ سے ایک نہر کے ذریعہ ملحق ہے +

سردی بہت سخت پڑتی ہے جو جنوب میں بھی ۶ ماہ تک رہتی ہے - مگر شمالی روس کی بہ نسبت سمندر کے باعث یہ کم شدید ہوتی ہے - شمال میں گرما میں ایک دن میں صرف دو تین گھنٹے کے واسطے سورج افق سے نیچے جاتا ہے - ایک مقام سے آفتاب آدھی رات کو بھی نظر آ سکتا ہے - چنانچہ اسطرح کچھ عرصہ تک متواتر دن رہتا ہے - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسا پران میں لکھا ہے کوئی کوہ میرو ہے وہ بالکل جھوٹ ہے موسم گرما میں گیہوں ۶ ہفتے میں بویا بھی جاتا ہے - پک بھی جاتا ہے - اور کاٹ بھی لیا جاتا ہے - نصف سے زیادہ زمین جنگلوں سے پر ہے - رائی خاص غلہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے دوم درجہ پر جو اور مٹر ہے انتہائے جنوب میں ہی صرف گیہوں پیدا ہو سکتا ہے - رائی کے بعد آلو یہاں کے خاص باشندوں کی غذا ہے - سبزہ زار اچھے ہیں - اور بخوبی ان سے گھوڑوں - مویشیوں اور بھیڑوں کی پرورش ہو سکتی ہے - دریاؤں جھیلوں اور سمندروں میں مچھلیاں بھری ہوئی ہیں - جن سے بہت آدمیوں کو کام ملتا ہے اور آمدنی ہو جاتی ہے - مچھلیاں سب سے بڑی خوراک کا کام دیتی ہیں - بہت سی مچھلیاں نمک لگا کر یا دھواں دیکر سرما کے استعمال کے واسطے رکھی جاتی ہیں +

اہل فنلنڈ کی زبان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ روسیوں کی طرح آریا نہیں ہیں بلکہ تورانی نسل سے جنوبی ہندوستان کی اقوام کی طرح ہیں - ان کی زبان میں تم کی گردان نہیں - اور تعداد - صفت وغیرہ کے اظہار کے واسطے ایک ہی لفظ استعمال ہوتا ہے - حروف عطف اُن الفاظ کے بعد میں رکھے جاتے ہیں جیسے

واسطے یہ مستعمل ہوتے ہیں۔ فعل کا حرف سوال اور ماضی ہی ہوتا ہے
صیغہ مستقبل کے واسطے ایک اور لفظ لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب
یہ اہل سویڈن کے ماتحت تھے۔ تو سویڈش علمی زبان تھی مگر بتدریج فنش زبان
عدالتوں اور قانونی کارروائیوں میں مستعمل ہونے لگی اور اب یہ قریباً حکمران
زبان ہے ✚

(باشندگان فنلنڈ)

فنلنڈ کے دہقان میانہ قد عموماً ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے چپٹے۔ ٹھوڑی
آگے نکلی ہوئی۔ اور رنگ زردی مائل۔ آنکھیں چھوٹی بھوری۔ اور بال سرخی
مائل۔ ڈاڑھی بہت ہی تھوڑی اور عموماً گھنی ہوتی ہے۔ ان کا لباس ایک
بھوری جاکٹ جس میں پیتل کے بٹن لگے ہوتے ہیں۔ یا ایک اونی لمبا کوٹ
ہوتا ہے جو ریشمی پٹی کے ساتھ کمر سے مضبوط کسا ہوتا ہے عورتوں کا لباس خاص کر
دیہاتی بٹنوں کی زیادہ تعداد چھلّوں وغیرہ کے باعث مشہور ہے۔ جس سے
اسے سجاتی ہیں ایک چمڑے کا تسمہ جس میں زرد بٹن لگے ہوتے ہیں اکثر سر کے
گرد پہنتی ہیں۔ ان کی قمیص میں یا تو چمکدار گوٹ لگی ہوتی ہے یا یہ سرخ ہوتی
ہیں۔ تمام ملک میں سرخ رنگ رائج ہے۔ تمباکو بہت کثرت سے پی جاتی
ہے [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] کے منہ میں برابر ہمیشہ ایک

سیاہ یا نیپ رہتا ہے +

مکھن - دودھ - آلو - رائی - نمک لگی ہوئی مچھلی معمولی غذا کی چیزیں ہیں - چند مرتبہ سال میں ایک قسم کے سخت بسکٹ بھی بنائے جاتے ہیں - ہر ایک بسکٹ میں ایک سوراخ کیا جاتا ہے اور کمرہ کی چھت سے ایک سی میں تمام ذخیرہ بسکٹوں کا لٹکتا رہتا ہے +

ہر ایک دہقان خواہ کیسا ہی غریب سے غریب ہو - پڑھ لکھ سکتا ہے فنلنڈ میں شاذونادر ہی کوئی شرابی یا فقیر نظر آتا ہے - لوگ بڑے نیک چلن - محنتی اور دیندار ہوتے ہیں - کہتے ہیں کہ یہ خود رائے اور ہندوؤں کیطرح بڑے مقدمہ باز ہوتے ہیں - عموماً یہ سست رو ہوتے ہیں - انھیں ایک ضرب المثل ہے "جب پتسو پکڑو تو جلدی کرو"

سنہ ۱۸۰۹ء میں فنلنڈ جو پہلے سویڈن کے ماتحت تھا روس سے ملحق ہو گیا باشندوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ انکی قوانین مذہب اور رسومات ایماندار یسے بحال رکھی جائینگی - اب ہم دو بڑے شہروں کا حال بیان کرتے ہیں +

ہلسنگ فورس :- فنلنڈ کا دارالخلافہ خلیج فنلنڈ پر ایول کے قریباً مقابل ایک محفوظ بندرگاہ ہے - بندرگاہ کا راستہ اچھی طرح سے محفوظ ہے - یہ شہر خوبصورت ہے - سڑکیں فراخ ہیں اور ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ پر قطع کرتی ہیں - اور کئی ایک چوراہے بھی ہیں - الو میں سنہ ۱۶۴۰ء میں یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی مگر پھر یہ ہلسنگ فورس کو سنہ ۱۸۲۸ء میں منتقل ہو گئی - اس میں کوئی ایک ہزار طلبا ہیں - ہلسنگ فورس ایک بڑی دلپسند نہانے کی جگہ ہے اور بہت سے لوگ یہاں گرما میں سینٹ پیٹرسبرگ سے آتے ہیں - موجودہ حالت میں شہر کی سنہ ۱۶۳۹ء میں بنیاد رکھی گئی تھی - سنہ ۱۸۱۹ء میں یہ فنلنڈ کا دارالخلافہ بنایا گیا سنہ ۱۸۸۰ء میں آبادی ۰۰۰‏,۵۶ ہزار تھی +

ابو - پرانا دارالخلافہ - ہلسنگ فورس سے خلیج بوتھنیا کے قریب ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر آباد ہے - سنہ ۱۸۲۷ء میں اسکا بہت سا حصہ آتشزدگی سے تباہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے یونیورسٹی ہلسنگ فورس کو منتقل کر دی گئی +

شمالی روس

شمالی روس کے شمال میں بحر منجمد ہے۔ ایک بڑی خلیج لنکا سے دگنی وسعت کی زمین میں دور تک چلی گئی ہے جسکو بحر ابیض کہتے ہیں۔ کیونکہ یہہ سال کا زیادہ تر حصہ برف سے سفید رہتا ہے۔ ملک بہت ہی بنجر ہے جنوب میں ہی صرف تھوڑے سے مقامات پر غلہ کی کاشت ہو سکتی ہے۔ شمال کیطرف چلو تو درخت قد میں چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور انکی بجائے چھوٹے چھوٹے جنگل نظر آتے ہیں اور آخرکار یہہ بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ اسکے بعد بڑے بڑے قطعات آتے ہیں جو کائی گھاس اور چھوٹے چھوٹے پودوں سے پُر ہوتے ہیں۔ ساحل بحر کے کنارے ٹنڈراس ہوتے ہیں۔ یعنی خفیف سے اونچے نیچے میدان جنمیں جھیلیں۔ نمدار زمین اور ایسے قطعے ہوتے ہیں جنپر رینڈیر کائی جمی ہوتی ہے۔ سرما میں ٹنڈراس منجمد ہو جاتے ہیں اور برف سے چھپ جاتے ہیں۔ گرما میں گھوڑے انپر سے نہیں گذر سکتے۔ مگر رینڈیر گزر سکتا ہے +

علاقہ آرکینجل میں جو بلحاظ اس علاقہ سے دگنا ہے کل ۲½ لاکھ آدمی بستے ہیں۔ شمال مشرق کیطرف ایک دریا ہے جو ۹۰۰ میل لمبا ہے۔ اور پچورا کہلاتا ہے اسکے کنارے پر شروع سے لیکر آخر تک ایک گانوں بھی نظر نہیں آتا +

بحیرہ ابیض کے کنارے جو اقوام آباد تھیں انکو نوو گورڈ اعظم نے بارھویں صدی میں عیسائی کیا تھا۔ دوسری صدی میں آرچ بشپ نووگوروڈ نے ایک خانقاہ بحیرہ ابیض کے کنارے قائم کی۔ اور سینٹ سکائیس دی آرکینجل کے نام پر اسکو وقف کیا۔ ۱۴۹۹ء میں ایوان اعظم نے جسنے نووگوروڈ کو فتح کیا تھا اسکی آبادیوں پر قبضہ کیا۔ اور شمالی روس میں لا کر وقف کیئے +

سولہویں صدی میں ایک جماعت تاجروں کی لنڈن میں نامعلوم جزیرے دریافت کرنے کیواسطے قائم ہوئی اسکی یہہ بھی غرض تھی کہ چین اور ہندوستان کو شمالی بحری راستہ دریافت ہو۔ تین جہاز تیار ہوئے ایک جہاز نے رچرڈ چینسلر کے زیر کمان ۱۵۵۳ء میں بحیرہ ابیض میں لنگر ڈالا۔ یہاں اسکو معلوم ہوا کہ یہہ روس میں پہنچ گیا ہے

ایڈورڈ ششم شاہ انگلستان نے خطوط روانہ کئے تھے کہ سوداگروں کے ساتھ مہربانی
سے سلوک کیا جائے۔ چنانچہ ان کے ہمراہیوں کو ماسکو جانے کی اجازت مل گئی
جہاں ایوان خوفناک انسے نہایت مہربانی سے پیش آیا۔ ایک عہدنامہ تجارت کا
ہوا اور روسی قافلہ انگلستان کو بھیجا گیا۔ ایوان نے ملکہ الزبتھ کے ساتھ شادی بھی
کرنی چاہی۔ اور اس سے درخواست کی کہ ماہران فن جہاز سازی کو روس
میں آنے کی اجازت دے۔ اسطرح انگلستان اور روس میں تجارت قائم ہو گئی
جو اسوقت تک جاری ہے۔

آرکینجل بحرہ ابیض کے جنوب میں جہاں پر ڈوینا دریا گرتا ہے وہاں سے
[illegible] میل اوپر کیطرف واقع ہے۔ یہی زمانہ سابق میں صرف ایک روسی بندرگاہ تھا۔ سنہ ۱۶۹۳ء
میں پیٹر اعظم آرکینجل کو گیا۔ جب اس نے پہلے دفعہ سمندر دیکھا تو بہت خوش ہوا۔ جہاز
ملاحوں کو نوکر رکھکر اور ایک چھوٹی کشتی خرید کر۔ بحیرہ سمندر کے راستہ [illegible] کو گیا
آرکینجل میں پیٹر اعظم نے تمام مرحلہ ملاح کی زندگی کے بسر کئے۔ اس نے بطور معمولی ملاح
کے کام کیا۔ تختہ جہاز کو صاف کیا۔ مستولوں پر چڑھا۔ بادبان کھولے۔ اور جہاز
کو چلایا۔ سینٹ پیٹرسبرگ کو ترقی دینے کیواسطے پیٹر نے آرکینجل میں محصول چنگی
زیادہ کر دیا۔ جس سے اسکی تجارت کو بہت صدمہ پہنچا۔ کیتھرائن نے دوبارہ
سنہ ۱۷۶۲ء میں اس قاعدہ کو منسوخ کر دیا۔ اور آرکینجل کی رونق زیادہ ہو گئی۔
مکانات زیادہ تر چوبی بنے ہوئے ہیں۔ شہر کئی مرتبہ آتشزدگی سے تباہ
ہو چکا ہے۔ اشیاء برآمد خصوصاً مچھلیاں۔ لکڑی۔ اون۔ تار۔ وغیرہ ہیں۔ آبادی
..... ہزار ہے۔

آرکینجل روس کے ایک سب سے بڑے مقدس مقام سالوویٹسک کی خانقاہ
کا بحری دروازہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ خانقاہ شمال مغرب کو ایک جزیرہ پر بحر ابیض
میں واقع ہے۔ ایک آبکوٹ میں جسکو راہب پلاتے ہیں۔ قریباً ۱۰۰۰۰ زائر
ہر سال یہاں جاتے ہیں۔

خانقاہ کی سنہ ۱۴۲۹ء میں بنیاد رکھی گئی تھی۔ کوئی ایک صدی بعد گرجا دوبارہ
پتھر کے تعمیر ہوئے تھے اور سنہ [illegible] اور سنہ [illegible] کے دوران میں راہبوں نے بھی

پتھر کی فصیل سے محصور کر لیا جس میں ۳۰ فٹ اونچے اور ۲۰ فٹ چوڑے مینار تھے۔ خود کو محفوظ سمجھکر اُنہوں نے نکن کی ترمیم شدہ کتاب سے عبادت کرانے سے انکار کیا۔ اونہوں نے بغاوت کی اور ۹ سال تک برابر محصور ہے آخر کار دغا سے لاچار ہو کر بہت سے راہب تہ تیغ کیئے گئے۔ اور باقی جلاوطن کر دیے گئے ⁂

(سالووٹسک کی خانقاہ)

خانقاہ میں بہت سا خزانہ از قسم سونا۔ چاندی اور جواہرات رکھا ہوا ہے۔ جو زار اور اور امرا نے نذر چڑھایا ہے۔ ۱۵۰۰ع میں ایوان خوفناک نے نایاب ریانہ لباس جنمیں غیر معمولی مقدار کے موتی جڑے تھے نذر دیئے سلوٹسک اتک یعنے نکولس کے عہد تک ملکی قیدخانہ کے طور پر مستعمل ہوتا تھا ⁂

نو وازیمیلا۔ رزمین نوم شمال مشرق کیطرف بحر شمال میں ایک بڑا جزیرہ ہے یہ شمال سے جنوب تک ۶۰۰ میل لمبا ہے اور بحساب اوسط ۶۰ میل چوڑا ہے۔ قریباً وسط سے یہ ایک پیچیدہ آبراستہ سے قطع ہوتا ہے۔ بعض حصص برف سے ہمیشہ چھپے رہتے ہیں۔ گو یہاں مستقل طور پر آبادی نہیں مگر روسی اور ناروے کی شکاری اور ملاح سمندری لومڑیوں کے پکڑنے اور دریائی مچھلیوں کے لینے کے واسطے
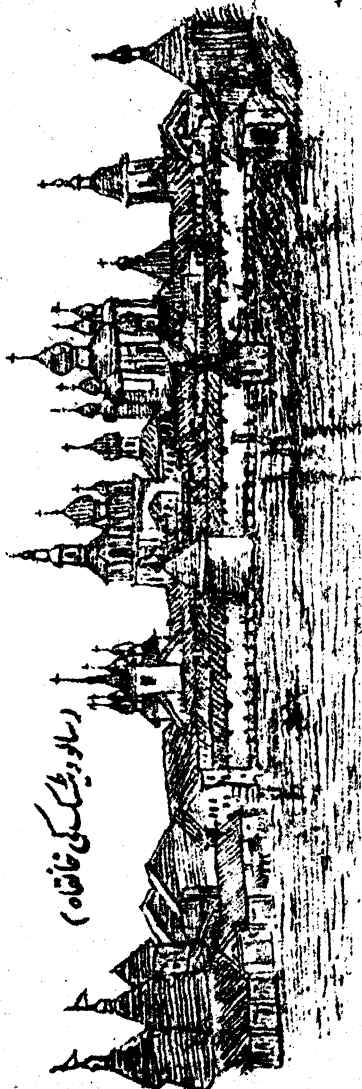
اسکے ساحل پر اکثر آتے ہیں۔ نو دگورڈ کے شکاریوں کو یہہ جزیرہ عہد قدیم میں معلوم ہوا تھا +

بحر شمال میں اور بھی چھوٹے جزیرے ہیں +

کوہستان یورال

قبل اسکے کہ ایشیائی روس کا حال بیان کیا جائے سلسلہ یورال کا حال بیان کرنا مناسب ہے جو اسکی مغربی سرحد کا ایک حصہ ہے۔ اس نام کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ یہہ ایک تاتاری لفظ سے مشتق ہے جسکے معنے پیٹی کے ہیں۔ یہہ سلسلہ بحر شمال سے اوربرگ تک یعنے کوئی ۱۲۵۰ میل کے فاصلہ تک چلا گیا ہے۔ لیکن اگر نیواز میلا بھی اس میں شامل سمجھا جائے تو اسکی درازی بہت ہی بڑہ جاتی ہے۔ عرض میں اسکی بہت اختلاف ہے۔ سب سے زیادہ چوڑائی اسکی ۱۱۶ میل ہے۔ بلند ترین چوٹی اسکی ۵۳۹۷ فٹ سطح بحر سے بلند ہے +

(کوہستان یورال)

مغربی جانب سلسلہ آہستہ آہستہ بلند ہوتا جاتا ہے اور جنگل اور گھاس سے پُر ہے شرق کیطرف ڈہلوان ایکدم سے شروع ہوتا ہے۔ جنوب کیطرف سلسلہ کئی ایک متوازی شاخوں میں منقسم ہے +

کوہستان یورال اپنے معدنی زرخیزی کے واسطے مشہور ہے۔ سب سے زیادہ قیمتی مقناطیسی لوہے کا میل ہے۔ جس سے روس میں بہت لوہا نکالا جاتا ہے۔ سونا بھی کسیقدر دستیاب ہوتا ہے۔ پلٹینم بہت ملتا ہے یہہ دہات سونے سے بھاری ہوتی ہے۔ اور اسکا پگھلانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ تانبہ اور دوسرے

ملتے ہیں یہاں تانبے کی کانیں بھی ہیں - ایک تانبے کا میل جسکو ملاچائٹ کہتے ہیں سبز رنگ کا ہوتا ہے - اسکے ڈھیر کے ڈھیر یہاں ملتے ہیں - اور اسکی بہت خوبصورت میزیں - ستون وغیرہ بنائے جاتے ہیں - زمانہ قدیم میں بچوں کو جادو سے بچانے کے واسطے بطور تعویذ کے مستعمل ہوتا تھا - زمرد - ہیرے - اور قیمتی پتھر بھی یورال میں ملتے ہیں +

اکاطرنبرگ - یورال کے شرقی ڈھلوان پر محکمہ معدنیات کا اعلیٰ مقام ہے ۱۷۲۳ء میں پیٹر اعظم نے اسکی بنیاد رکھی تھی - اور اب اس میں ۴۲۰۰۰ باشندے ہیں - سڑکوں پر فرش نہیں ہے - بلکہ پیدل مسافروں کیواسطے اونچی چوبی پک ڈنڈیاں بنی ہوئی ہیں +

سب سے بڑے درے کی چوٹی پر مسمی یورال میں ایک لاٹ کھڑی ہے - جو بیرمک کاسک کے ۱۵۸۳ء میں سائبیریا فتح کرنے کی یادگار میں بنی ہے - اسکے ایک طرف لفظ یوروپ اور دوسرے طرف ایشیا خوب جلی حروف میں لکھا ہے +

ایشیائی روس

ایشیائی روس کا رقبہ قریباً ۶½ ملین مربع میل ہے مگر آبادی صرف ۱۸ ملین ہے - بڑی بڑی تقسیمیں سائبیریا روسی ترکستان وسط ایشیا میں اور ٹرینس کاکیشیا کوہ قاف کے جنوب میں ہیں آخر الذکر کا حال بیان ہو چکا ہے اور اب ہم باقی دو اول الذکر کا حال لکھتے ہیں +

سائبیریا

تمام شمالی ایشیا تک سائبیریا چلا گیا ہے - کوہستان یورال اسکی مغربی حد ہے اور کوہستان التائی اسکی جنوبی سرحد کا کچھ حصہ مگر جنوبی سرحد قائم نہیں ہے - کیونکہ روسی سلطنت چین - ترکستان - افغانستان - اور ایران کو غصب کرنے

چلے جاتے ہیں۔ سب سے انتہائی شمالی مقام راس سویرو یا چلیسکن ہے اور انتہائی شرقی مقام راس شمالی ہے۔ رقبہ قریباً ۵ ملین مربع میل ہے۔ اور یہہ تمام یوروپ کے ۱/۲ کے قریب ہے۔ مگر آبادی کل ۵ ملین ہے۔ لہذا ایک مربع میل زمین ایک آدمی کیواسطے۔ حالانکہ ہندوستان میں ۱۹۴ آدمیوں کے پیچھے ایک مربع میل ہے۔ یہہ نام سبیر سے مشتق ہے۔ جو ارٹش پر ہے اور پہلے ایک تاتاری خان کا دارالخلافہ تھا ✦

وضع قطع:۔ سائبریا خاصکر ایک بڑا ہموار میدان ہے۔ جو بحر شمالی سے کوہستان الطائی تک بتدریج بلند ہوتا چلا گیا ہے۔ اور اسمیں اوبے ینیسی۔ اور لینا دریا بہتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں سب سے بڑے اور سب سے سست رو دریا ہیں۔ جنوب مغرب میں ریگستانی میدان ہیں۔ اور جنوب مشرقی قطعات پہاڑی ہیں۔ بائیلو کہا دکوہ سفید) جو سلسلہ الطائی کی ایک چوٹی ہے ... افٹ بلند ہے سلسلہ الطائی کا ایک اس مشرقی انتہا سے ایشیا سے تک چلا گیا ہے ✦

بحیرہ ارال جنوب و مغرب میں لنکا کے برابر ہے۔ اس میں سے کوئی دریا نہیں نکلتا۔ اور اس واسطے اسکا پانی شور ہے۔ یہہ عموماً سطحی ہے۔ اور اس میں بے شمار جزیرہ بنے ہوئے ہیں۔ اور مشرق میں یہہ صرف ایک ہموار قطع ہے۔ زمانہ تواریخ کے اندر دو دفعہ یہہ خشک ہو کر زمین رہ گیا ہے اب اس میں سائر دریا شمال مغرب سے اور امو دریا جنوب مشرق سے آگرتے ہیں مختلف اوقات میں یہہ دریا بحیرہ اسود میں بھی گرنے لگتے ہیں ✦

بلکاش:۔ ایک ہلال صورت جھیل مشرق سائبیریا میں ہے اور تمام ایشیا میں سب سے بڑی شیریں پانی کی جھیل ہے۔ یہہ ۳۲۰ میل لمبی اور ۹ سے لیکر ۴۰ میل تک چوڑی ہے۔ بعض مقامات پر یہہ بہت عمیق ہے۔ پانی بہت ہی صاف ہے اس میں مچھلیاں بکثرت ہیں۔ اسکے کنارے پر بہت سے گرم پانی کے چشمے ہیں۔ اور زلزلہ اکثر آیا کرتے ہیں سال کا کچھ حصہ منجمد رہتی ہے مگر مال و اسباب برابر برف کے اوپر سے لیجایا جاتا ہے سنہ ۱۸۴۰ء سے

دخانی اگبوٹ جھیل میں ڈالے گئے ہیں۔ اسکے نام کے معنے ہیں زرخیز جھیل۔ یہ
مقدس سمجھی جاتی ہے اور بحر متبرک کہلاتی ہے۔ اس سے دریائے نیسی کا ایک
معاون نکلتا ہے اور اسکے اردگرد پہاڑ ہیں۔ جو بعض بعض مقامات پر ۷۰۰۰
فٹ بلند ہیں ✦

آب و ہوا:۔ سائبیریا دنیا بھر میں سردترین ممالک سے ہے۔ اسکا شمالی
حصّہ منطقہ باردہ میں واقع ہے بحر شمال سے سینہ توڑ ہوا کے جھونکے چلتے ہیں
اور زمین سال میں زیادہ تر برف سے ڈھپنی رہتی ہے۔ جون میں سائبیریا کی
سردی کم ہونے لگتی ہے۔ برف کم ہو جاتی ہے اور میدانوں میں خودرو پھول
لہلہانے لگتے ہیں۔ پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہیں۔ مگر ان کیساتھ
مچھروں کے غول بھی آتے ہیں جو انسان اور حیوانوں دونوں کو سخت تکلیف دیتے
ہیں۔ اگست کے قریب رات کو کہر پڑنے لگتی ہے۔ اور چند ہفتہ میں سائبیریا
کا تھوڑا سا موسم گرما ختم ہو جاتا ہے۔ جنوب میں بہ نسبت شمال کے آب و ہوا
کسیقدر اچھی ہے ✦

معدنیات:۔ ہموار میدان شمال میں جنکو ٹنڈراس کہتے ہیں۔ سال میں
۹ ماہ تک منجمد رہتے ہیں۔ وسط میں میدان ہیں۔ جنمیں بعض میں گھاس پیدا
ہوتی ہے۔ اور بعض شوریلی زمینیں ہیں۔ جنوب میں وسیع جنگل ہیں جنوب کے
بعض حصص میں گیہوں کی کاشت ہوتی ہے۔ جہاں گیہوں پیدا نہیں ہوتا۔
جو پیدا ہوتا ہے اور جہاں جو پیدا نہیں ہوتا وہاں رائی پیدا ہوتی ہے ✦

حیوانات:۔ سائبیریا میں بکثرت وحشی حیوان ہیں جو اپنی اون کے واسطے
مشہور ہیں۔ سیبل ایک چھوٹا سا حیوان ہوتا ہے۔ مگر اسکی پشم قریباً ۱۰۰ روپیہ
کی قیمت کی ہوتی ہے۔ اور اگر عمدہ ہو تو تگنی رقم اس سے وصول ہوتی ہے
اون کو نقصان نہ پہنچانے کی غرض سے یہ جال میں پھانسا جاتا ہے یا بھٹے تک
اسکا پیچھا کیا جاتا ہے جسکے منھ پر ایک جال پھیلا دیا جاتا ہے یہ خرگوشوں اور
اور چھوٹے جانوروں کا شکار کرتا ہے۔ یہ پرندے بھی درختوں کی شاخوں میں پکڑ
لیتا ہے ریچھ اور بھیڑیے خاص شکاری حیوان ہیں۔ کتے اور رینڈیر سب سے بڑھ کر

کارآمد حیوان ہیں۔ دریاؤں میں مچھلیاں بھری رہتی ہیں +
بیتمہ ایک بڑی قسم کا ہاتھی جسکے بال بڑے لمبے لمبے ہوتے تھے پہلے سائبریا
میں ملا تھا۔ اسکی ہڈیاں بکثرت ملتی ہیں اور ہاتھی دانت کیطرح استعمال ہوتی ہیں

تاریخ

زمانہ سابق میں سیلبو۔ خصوصاً نووگورو ڈ کے لوگ کوہستان یورال کے
ایشیائی جانب جو اقوام رہتی تہیں اپنے سوداگری کیا کرتے تھے یہ بھی معلوم ہوکہ
بعض سوداگر اوبلے کی معاونوں کے پار اون تلاش کرنے اُتر آتے تھے بڑی منڈی
اسکر ارتش پر تھی جو موجودہ محل وقوع ٹوبالسک سے کیقدر اوپر واقع ہے۔ اسکر
ایک تاتاری سلطنت کا دار الخلافہ تھا۔ اور پرانے عربی سوداگروں کو معلوم تھا۔ ادر
متمول روسی تاجروں کے ایک خاندان سٹرا گوناف نامی نے یورال کے مشرق کے
تاتاریوں کے ساتھ تبادلہ کی سوداگری کی بنیاد ڈالی انہوں نے زار ایوان سے
کا ملکے ویران جنگلوں کے استعمال کی اجازت طلب کرلی۔ تجارتی حقوق حاصل
کر لئے اور سائبریا کے چوروں کے مقابلہ کیواسطے قلعے بنانے کی اجازت لے لی
اور اپنے خرچ سے فوجیں رکہنے لگے۔ ڈان کے کاسکس کے ایک چوروں کے
سردار مسمی یرمک نے جسکو لوٹ مار کے عوض موت کی سزا ملی تھی۔ مگر بعد میں جسے
زار نے معاف کردیا تھا۔ سٹراگوناف کی نوکری کرلی۔ ۱۵۸۱ء میں اسنے ۸۵۰ آدمی
لیکر یورال کو عبور کیا۔ اپنے بندوق بازی سے اقوام کو متعجب کردیا۔ اور انپر
چند فتوحات حاصل کیں۔ اسنے اسکر کو فتح کرلیا۔ مگر نصف جمعیت اسکی اس میں
کام آئی۔ اور بنجارا کے ساتھ ذریعہ اتحاد پیدا کیا ۱۵۸۴ء میں ایک روز اسکے
دشمن اسپر اچانک آپڑے اور یہ ارتش میں تیرنے کی کوشش کرتے ہی ایک
سینہ بند کے بوجھ سے جو اسے زار نے دیا تھا ڈوب گیا۔ اسکی فوجوں نے مجبور
ہوکر اس فتح سے دست کشی کی جو ایک عرصہ بعد روسی افواجکو حاصل ہوئی۔
یرمک کو لوگوں نے ایک شجاع سمجھا اور کلیسا کی طرف سے ایک ولی تسلیم کیا جاتا ہے کہتے
ہیں کہ اسکے قبر پر کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔ اور اسکے دلاورانہ کام گیتوں میں بطور

یادگار کئے گئے جاتے ہیں۔ روسیوں نے اسکا سیبیری نام رکھا اور اسکو
اپنی ریاست کا دار الخلافہ بنایا۔ چونکہ یہ ایک سیلاب کے باعث بہ گیا۔ ٹوبالسک
وہ مرکز قرار پایا جہاں سے روسی عملداری زیادہ ہوئی +

۱۶۰۴ء میں شہر
ٹومسک کی بنیاد رکھی
گئی چھوٹے چھوٹے
گروہ جھیل بیکال کیطرف
بڑھے۔ اور یہاں سے
دریا ینا کیطرف گئے۔ اور
ہر جگہ قلعہ تعمیر کرتے گئے
اور وحشی اقوام کو فتح
کرتے گئے۔ ۱۶۳۹ء میں
یہ بحر اوکھاٹسک تک
پہنچ گئے تھے +

۱۷ ویں صدی کے
وسط کے قریب روسی
اون قطعات کو فتح کر رہے
تھے۔ جو امور کے کنارہ
واقع ہیں اور دریا کے
کنارہ ایک سلسلہ
قلعوں کا تعمیر کر رہے تھے اس سے اہل چین کو حسد پیدا ہوا۔ ۱۶۸۰ء میں اس
سبب سے دونوں قوموں میں جنگ شروع ہوئی اور اہل چین نے امور کے تمام قلعہ
نیست و نابود کر دئے۔ اور ایک معقول تعداد قیدیوں کی لیکر یہ اپنے ملک کو چلے
گئے۔ ۱۶۸۹ء میں ترچنسک میں صلح نامہ ہو گیا روسیوں نے منظور کر لیا کہ امور
کی بستیاں خالی کر دینگے۔ مگر ان دونوں ممالک میں تجارت کا سلسلہ قائم ہو گیا ۱۷۲۷ء

میں روسیوں کی بداطواری سے شاہ چین نے تمام روسیوں کو اپنی عملداری سے نکالدیا اور تجارت کی ممانعت کردی کیختا کے عہدنامہ سے جو ۱۷۲۷ء میں ہوا روسی اور چینی تجارت کی دو شہروں میں اجازت دیگئی جن میں سے کیختا بڑا تھا +

باوجود عہدنامہ کے بحیرہ پیسفک (بحر الکاہل) میں کسی بندرگاہ کے ہونے کی خواہش سے روسیوں نے تجارتی کوٹھیاں امور کے موہانہ پر کھولیں۔ جنگ کریمیا میں امور کے شمال کنارہ پر قبضہ ہوگیا اور ۱۸۶۰ء میں گورنمنٹ چین باقاعدہ طور پر اس خطہ سے دست بردار ہوگئی اور یہہ روسیوں کے حوالہ کردیا گیا +

یوروپین آبادی

کُل آبادی سائبیریا کی ۴۶ لاکھ ہے۔ جس میں سے روسی ۳۸ لاکھ۔ اور دیسی اقوام صرف ۸ لاکھ یوروپین آبادی موجودہ صدی کے ابتدا میں ایک ملین سے کچھ کم ہی تھی۔ یہہ جلاوطنوں کی بدولت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور اسکے بعد آزاد تارکین الوطن کے باعث یہہ بڑھ گئی ہے۔ اب ہم اول الذکر کی کچھ حقیقت بیان کرتے ہیں +

کہتے ہیں کہ سب سے پہلے بورس گوڈوناف نے سولھویں صدی کے آخر میں یہاں جلاوطن بھیجے تھے روسی کلیسا سے علیحدہ ہونے والوں اور آزاد باشندگان روس خود سے یہہ آبادی بڑھ گئی پیٹر اعظم کے جانشینوں نے ایک نئے قسم کے جلاوطن یہاں بھیجنے شروع کئے یہہ ملکی مجرم۔ سزایاب تھے جنکی زبان زخمی کردی گئی۔ ناک یا کان کاٹ دئے گئے اور یہہ سائبیریا کے جنگلوں اور ٹنڈراس ہی میں مرگئے +

پچھلے زمانہ تک جلاوطنوں کو چار پانچ ہزار میل کا سفر پیدل طے کرنا پڑتا تھا جو بڑے بڑے لیے آہنی سلاخوں کے ساتھ زنجیروں سے بندھے ہوتے تھے۔ ٹرینس بیکال علاقہ جات میں اپنے مقامات جلاوطنی تک پہنچنے کے واسطے دو سال لگتے تھے لہذا اس وقت یہہ دستور تھا کہ ان کے نکھنے پچھاڑ کر ان کی فراری

کی حفاظت کیجاتی تھی۔ سنہ ۱۲۶۲ھ تک اِن کی پیشانی اور رخساروں پر گرم لوہے سے داغ دیا جاتا تھا۔ اب جو بھاگ جاتے ہیں انکو دیسی اقوام گرفتار کرکے لے آتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ کسی فراری مجرم کا شکار کسی جنگلی بکری کے شکار سے بہتر سمجھتے ہیں آخر الذکر کا تو صرف ایک ہی چمڑا ہوتا ہے۔ مگر اول الذکر کے تین ہوتے ہیں اسکا لمبا کوٹ اسکی قمیص اور اسکی پوستین +

جلاوطنوں کیحالت کو ترقی دینے کے واسطے بہت کچھ کیا گیا ہے۔ مگر بعض صورتوں میں اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ بہت سے مجرم اچھے خاصے مرفع الحال زندگی مغربی سائبریا میں بسر کرتے ہیں۔ بدترین مجرم اب بذریعہ اگبوٹ کے اڈیسہ سے جزیرہ سگھالین کو بھیجے جاتے ہیں +

یورپین آبادی سائبریا کے معمولی روسیوں سے اعلےٰ درجہ پر ہے ملکی مجرم عموماً ذہین اور اچھے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ چونکہ کوئی شغل اِن کے واسطے نہیں ہوتا۔ بعض اپنی بیزار زندگی معلمی میں بسر کرتے ہیں۔ اس یونیورسٹی سے جو حال ہی میں ٹومسک میں قائم ہوئی ہے۔ تعلیم کو ایک تحریک ملیگی +

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ یوروپین آبادی آجکل آزادانہ ترک وطن سے بڑھتی جاتی ہے۔ جنوبی اضلاع میں بہت سی زرخیز زمین ہے اور جب ملک میں سڑکیں اور ریل بنجائیگی۔ تو بہت سی آبادی کا گذارہ ہو جایا کریگا۔ بعض روسی تاجر ہیں۔ اور باقی یا تو مویشی پرورش کرتے ہیں یا کاشتکار ہیں ٭

بڑے بڑے شہر

ٹیومن:۔ اکاٹربرگ سے شمال مشرق کو ہے جسکے ساتھ یہ ریل سے ملحق ہے یہ دریائے ٹورا پر واقع ہے۔ اور ۱۵۸۶ء میں پرانے تاتاری شہر کے محل وقوع پر اسکی بنیاد رکھی گئی تھی۔ مغربی سائبیریا میں یہ سب سے بڑا تجارت کا مرکز ہے اوبے کے معاون ارٹش کے ذریعہ سے اسکا اوبے کے ساتھ بحری الحاق ہے اور چین سے قافلہ آکر یہاں مقیم ہوتا ہے۔ یہاں جلا وطنوں کے واسطے ایک بڑا قیدخانہ بنا ہوا ہے جہاں سے یہ آگے روانہ کئے جاتے ہیں ٭

ٹوبالسک گورنمنٹ ٹوبالسک کا دارلخلافہ ہے جو ہندوستان کے نصف کے برابر وسیع ہے۔ یہ ارٹش اور ٹوبول کے مقام اتصال پر واقع ہے۔ جو ۲۰۰۰ میل سینٹ پیٹرسبرگ سے مشرق کو ہے۔ ٹیومن سے یہاں ڈیڑھ دن میں آگبوٹ پہنچ جاتا ہے۔ بالائی شہر اور قلعہ ایک پہاڑی پر واقعہ ہیں۔ یہاں سے اندرون شہر کا ایک اچھا نظارہ ہوتا ہے۔ جسکے گنبد اور مینار چمکتے نظر آتے ہیں اور ٹوبالسک کی تعمیر بہت اچھی ہے۔ سڑکیں باقاعدہ اور کشادہ ہیں۔ مکان چوبی بنے ہوئے ہیں ٭

ٹومسک:۔ ٹوبالسک سے ۸۰۰ میل جنوب مشرق کو ٹام پر جو اوبی کا ایک معاون ہے واقع ہے اور اسکی بنیاد ۱۶۰۴ء میں رکھی گئی تھی۔ ٹوبالسک سے ۸ دن میں آگبوٹ یہاں پہنچتا ہے۔ یعنے پہلے یہ ارٹش کے نیچے جاتا ہے اور پھر اوبے کے اوپر چلتا ہے یہ روس اور چین کے بڑے تجارتی شاہراہ پر واقع ہے یہاں ۱۸۸۸ء میں ایک یونیورسٹی قائم ہوئی تھی ٭

ارکٹسک۔ یہ انگارا پر واقع ہے جو ئنیسی کا ایک معاون ہے یہ مشرقی

سائبریا کا دار الخلافہ ہے یہہ جھیل بیکال سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آرکٹسک ۱۸۷۹ء میں آتشزدگی سے تباہ ہوگیا تھا۔ مگر بہت جلد یہہ بحال ہوگیا ہے۔ یہہ

سائبریا میں سب سے عمدہ تعمیر شدہ شہر ہے۔ جسکی سڑکیں کشادہ اور مکانات خوبصورت ہیں یہہ چین اور روس کے درمیان خصوصاً تجارت کیواسطے بڑا بھاری شاہرہ ہے مسافر ارکٹسک سے کیاختا کو ۴ روز میں آگبوٹ اور سڑک سے پہنچ سکتے ہیں خوبصورت درہ انگارا کے جنگلی حصہ میں سڑک پیچ کھاکر جاتی ہے۔ راستہ میں جھیل

بیکال کا بڑا خوبصورت نظارہ ہوتا ہے ✦ (ارکٹسک کی آتشزدگی)

کیاتھا۔ آرکٹسک سے جنوب مشرق کو ۱۶۵ میل ہے یہ روسی سرحد پر ہے اور میماچن سے جو چینی علاقہ کا ایک شہر ہے۔ ۲۰۰ گز چوڑی کلر زمین سے جدا ہے۔ ۱۷۲۸ء میں اسکی بطور قلعہ کے بنیاد رکھی گئی تھی ٭

۵۰۰۰ فٹ کی بلندی تک کے پہاڑ ہیں۔ بارش بہت ہوتی ہے۔ اور کہر کی بہت کثرت ہے۔ روسیوں کو معلوم ہونے سے قبل یہاں چند دیسی اقوام آکر آباد ہوئی تھیں۔ جاپان نے جزیرہ کے جنوبی حصہ کا دعوے کیا اور اسکے تبادلہ میں جزائر کرائلی دیدئے گئے۔ روسی قیدی یہاں کوئلہ کے کانوں میں کام کرنے کے واسطے بھیجے جاتے ہیں ٭

ولادی واسٹوک۔ (قاعدہ شرق) روسی علاقہ کے جنوبی حد پر ایک عمدہ بندرگاہ ہے یہ کیختا سے براہ خشکی جو تار آتا ہے۔ اسکی جائے انتہا ہے اور اسکو سینٹ پیٹرزبرگ سے بذریعہ ریل ملحق کردیا گیا ہے ٭

بحیرہ اکھاٹسک اور کمچٹکا

بحیرہ اکھاٹسک بحر الکاہل کی ایک بڑی خلیج ہے جو سائبیریا کے مشرقی ساحل پر ہے۔ اور قریبا کمچٹکا۔ کرائیلش اور سکھالین سے محفوظ ہے یہ سرد ہے اور اسمیں جہازرانی کم ہوتی ہے۔ اسکے شمالی ساحل پر ایک چھوٹا سا بندرگاہ اکھاٹسک ہے جسکی آبادی ۲۰۰۰ کے قریب ہے ٭

کمچٹکا۔ ایک ایسے لفظ سے مشتق ہے جسکے معنے ہیں "انتہا" کے مشرقی سائبیریا میں ایک جزیرہ نما ہے۔ یہ بحیرہ اکھاٹسک کے مشرق میں بحر الکاہل میں جنوب کی طرف چلا گیا ہے وسط تک ایک سلسلہ آتش فشاں چلا گیا ہے جسکی چوٹیاں ۱۵ فٹ تک بلند ہیں۔ بعض آتش فشاں پہاڑ متواتر جاری رہتے ہیں۔ گرم چشمے بکثرت ہیں آب و ہوا معتدل ہے اسی باعث بقولات عمدہ اور خوشگوار ہیں دیسی باشندے دو علیحدہ نسل کے ہیں ٭

کمچٹکڈلس۔ جو بکثرت ہیں جزیرہ نما کے جنوبی حصہ میں رہتے ہیں یہ پست قامت ہوتے ہیں چہرہ انکا گندم رنگ۔ بال سیاہ۔ ڈاڑھی تھوڑی۔ چہرہ چوڑا۔

چھوٹی چپٹی ناک - اور چھوٹی اندر گھسی ہوئی آنکھیں ۔ تھوڑی پلکیں بڑے معدے اور پتلی ٹانگیں ہوتی ہیں - یہہ سرما میں تہ خانوں میں اور گرما میں ہلکے خیموں میں رہتے ہیں یہہ خاصکر چھوٹے دریاؤں کے موہانوں کے پاس رہتے ہیں ماہی گیری اور جنگلی حیوانوں کو پکڑتے ہیں اور کاشت کرتے ہیں +

دوسری نسل کوریاکس کے لوگ وحشی - تہذیب سے بہاگنے والے ہیں اور جزیرہ نما کے شمالی حصص میں رہتے ہیں - یہہ جابجا خانہ بدوش پھرتے رہتے ہیں اور اپنے رینڈیر کے گلوں پر گذارہ کرتے ہیں +

۱۷ ویں صدی کے اختتام تک روسیوں نے جزیرہ نما دریافت نہ کیا تھا - جب یہہ دریافت ہوا تو نہایت آسانی سے اسکا الحاق ہوگیا - ایک چھوٹا سا بندرگاہ معہ ایک شہر کے ہے جو پٹروپالو سکی (سینٹ پیٹر اور پال) کہلاتا ہے اور جو شرقی کنارہ پر ہے +

سائبریا کے شمالی سواحل

یہہ بیان ہوچکا ہے کہ سائبریا کے شمال میں بحر منجمد یا بحر شمالی ہے - قریباً تمام سال زمین برف اور یخ سے چھپی رہتی ہے صرف چند ہفتہ کے واسطے برف پگھلجاتی ہے - اور زمین پر کائی پیدا ہوجاتی ہے تمام سال زمین پر کئی فٹ تک سطح سے نیچے تک زمین منجمد رہتی ہے +

جغرافیہ کے متعلق ہندوستان اور چین کو براہ سمندر پہنچنے کی کوشش میں بہت سی باتیں دریافت ہوئی ہیں کولمبس نے اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے مغرب کا سفر کیا اور امریکہ دریافت کیا اوروں نے اسکے حاصل کرنیکو شمال مشرق کیطرف سفر کرنیکی کوشش کی انمیں سے سرہوگ ولبفی بھی تھا ۱۵۵۴ء میں مرگیا - اوس نے بحر منجمد کے کنارہ نوازمیلا سے ابنائے بیرنگ تک سفر کیا ۱۷۴۲ء لفٹنٹ چیلو سکن ایشیا کے سب سے شمالی مقام پر پہنچ گیا - جسکا عموماً اب اسکے نام سے نام لیا جاتا ہے روسیوں کو غرض پیٹر اعظم کے خواہشیں بخوبی پوری کرنے میں ناکامی ہوئی کہ سائبریا کا شمالی حصہ سمندر کے راستہ دریافت

کیا جائے۔ بحر قریباً ہمیشہ موٹے برف سے ڈھنپا رہتا ہے۔ جس میں کہیں کہیں جگہ کھلی رہتی ہے جہازوں کا برف کے ڈھیروں سے ٹکرا کر ٹوٹ جانا بہت ہی ممکن ہے۔

سب سے پہلا جہازران جس نے مکمل طور پر ایشیا کے شمالی ساحل کے گرد سفر کیا نارڈنسکیولڈ تھا۔ جو فنلنڈ میں ہلسنگفرس میں ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوا تھا۔ مگر اس نے ۱۸۵۷ء میں سویڈن کو اپنا وطن بنا لیا۔ اس کے بعد بیس سال تک یہ اکثر سپٹسبرجن میں بھی آیا کرتا تھا۔ اس نے دو بحری سفر کئے اور سائبیریا کے دریاؤں اوبے اور ینیسی اور یوروپ کے درمیان ایک باقاعدہ تجارت کا قائم ہونا قابل عمل ثابت کر کے دکھلا دیا ہے۔

۱۸۷۸ء میں نارڈنسکیولڈ نے گرد گرد ایشیائی شمالی ساحل کے آبنائے بیرنگ تک جانے کی تجویز کی۔ اس مہم کے واسطے کوئی دو لاکھ کے برابر روپیہ کا اندازہ کیا گیا۔ ایک اکیلے متمول تاجر مسٹر اوسکار ڈکسن نے ایک لاکھ بیس ہزار دیا۔ جہاز ویگا نامی ۴ جولائی ۱۸۷۸ء کو روانہ ہوا۔ جب قریباً راستہ طے ہو گیا جہاز برف سے رک گیا اور ۱۰ ماہ تک منجمد رہا۔ ۱۸ جولائی ۱۸۷۹ء کو جہاز کھل گیا اور بحیرہ بیرنگ میں داخل ہونے کو چلا گیا۔ بیس تاریخ جولائی کو ویگا راس مشرقی کے مقابل تھا۔ اور ساحل کو دریافت کر کے یہ ۲ ستمبر کو جاپان میں پہنچ گیا۔

دیسی نسلیں

اب ہم چند بڑی بڑی دیسی نسلوں کا حال بیان کرتے ہیں ❖

سمائیڈس :- لفظ سمائیڈس کے معنے ہیں "سالمن مچھلی کے کھانے والے" یہ بحر منجمد کے کنارہ ساحل بحر آرکٹک سے مشرقی سائبیریا کے لینا تک پھیلے ہوئے ہیں ❖

سمائیڈس کے لوگوں کے چوڑے گول اور چپٹے چہرے ہوتے ہیں۔ لب موٹے کھلی ناک۔ اور بہت ہی چھوٹی ڈاڑھی اور لمبے موٹے بال ہوتے ہیں۔ گو قد و قامت میں یہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ بڑے قوی الجثہ اور بڑے طاقتور ہوتے ہیں۔ مرد اپنے ہمسایوں کیطرح لباس پہنتے ہیں۔ عورتیں مختلف اقسام کے اون اور چمڑوں کو باہم ملا لیتی ہیں۔ یہ اپنے ظاہری شکل اور خصوصاً اپنے بالوں پر بڑا گھمنڈ کرتے ہیں جنکو یہ شانہ کر کے پیچھے لٹکا لیتے ہیں اور ان میں دھاتی ٹکڑے بندھے ہوتے ہیں جو بجتے ہیں جب یہ چلتے ہیں ان کے لباس میں پشت کیطرف کسی جیو ان کی دم بھی لٹکتی ہوتی ہے ❖

ایک سیاح ایک سمائیڈ خاندان کے ساتھ تھوڑے عرصہ کے واسطے گیا یہ لوگ برفستانی گاڑیوں میں بیٹھے تھے۔ جنکو رینڈیر کھینچتے تھے۔ اور رینڈیر خود اپنی مرضی سے انکے پیچھے چلے آتے تھے جب یہ شب باشی کیواسطے ٹھہرے۔ انہوں نے

خیمہ لگایا۔ اور لمبے بانسوں پر اپنے رینڈیر کی پوستین ڈالدیں جو باہم سلی تھیں
خیمہ کے اندر زمین برف سے چھپ گئی۔ کیتلی بھر کر پانی ملنا آسان تھا کیونکہ چند
ٹکڑے برف کے ایکدم میں پگھل جاتے ہیں بعض لوگ جلتی آگ کے پاس سوئے
اور باقی بڑے بڑے لمبے بانس لیکر رینڈیروں کو بھیڑیوں سے بچانے کیواسطے
چلے گئے +

اس جماعت میں ایک بچہ بھی دو سال کا تھا۔ سیاح نے اسے سفید قند دیا
مگر پہلے یہ اسے برف سمجھا اور
اس نے اسے پھینک دیا۔ مگر جلد ہی
اسے پسند کرنے لگا۔ اور
جب یہ سیاح کو چائے پیتے
دیکھتا تو اور مانگتا۔ رات کو بچہ
ایک لمبی ٹوکرہ میں لٹا دیا گیا
اور اچھی طرح چاروں طرف سے
اون سے چھپا دیا گیا۔ اسی
ٹوکری میں بچہ برفستانی گاڑی
میں سفر بھی کرتا رہا +

ایکدن اس سیاح نے
ایک سمائیڈ کی ضیافت دیکھی
ایک رینڈیر لاکر خیمہ کے دروازہ
کے سامنے مار ڈالا گیا اس
کی خون چکان لاش اندر آئی
اور سب نے کچی بوٹیاں کاٹ کاٹ کر کھالیں۔ سمائیڈس کو دانتوں سے ہڈیوں
کے ساتھ گوشت جھٹاتے دیکھکر بہت ہی خوف آتا ہے۔ اور سب کے چہرے
خون میں لتھڑے تھے۔ بلکہ بچہ نے بھی کچا گوشت کھالیا +
سمائیڈس دودھ کے بہت شائق ہوتے ہیں۔ اور جو چیز ان کے پاس ہو

اسے دودہ کے عوض میں دہی دینے کو مستعد ہیں۔ اسکی فروخت کی روسی گورنمنٹ نے ممانعت کردی ہے۔ مگر تاجراب بھی چوری چوری یہہ پیشہ کرتے ہیں۔

سمائیڈس بکثرت ہیں اور مختلف اقوام میں منقسم ہیں۔

اوسٹیاک

اوسٹیاک دریائے اوبے کے ڈیلٹا میں آباد ہیں۔ اور نیسی تک مشرق کیطرف چلے گئے ہیں انکے منہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور چوڑے چہرے۔ اور سرخ بال یہہ اپنے بدن پر چربی لگاتے ہیں اور سارا سیر پوستین پہنتے ہیں ایک چھوٹا پائجامہ بھی یہہ پہنتے ہیں اور ساتھ ہی پیروں میں نیٹدیر کے چمڑے کے بوٹ رکھتے ہیں جو تسموں سے مضبوط بندہے ہوتے ہیں کتخدا اور دوشیزہ دونوں چہروں پر نقاب رکھتے ہیں جو ایک سر پر پہننے کا کپڑا صلیب کی شکل کا ہوتا ہے۔

(اوسٹیاک عورتیں)

مچھلی اور گوشت نیم پختہ اور کچا انکا دلپسند کھانا ہے۔

اوسٹیاک عموماً خیموں میں رہتے ہیں۔ جنمیں اصطبل کیطرح کوٹھریاں سی بنی ہوتی ہیں ہر ایک شخص اپنی کوٹھری میں بیٹھتا ہے اور اپنی پوستین پہنکر سوتا ہے

سوائے اسوقت کے جب تمام کنبہ آگ کے گرد جمع ہوتا ہے - ہر ایک شخص نیچے تپائیوں پر بیٹھتا ہے - اور آگ سے گرم ہوتا ہے اور سب باہم باتیں کرتے ہیں یہہ ایسے غلیظ ہوتے ہیں کہ اِنسے نہایت سخت بدبو آتی ہے *

اوسٹیاک ماہی گیری اور شکار سے گذارہ کرتے ہیں جس میں یہہ بہت ہوشیار ہوتے ہیں - تیر و کمان انکے خاص اسلحہ ہیں - کمان ۶ فٹ لمبی ہوتی ہے جو اپنے مالک سے بھی لمبی ہوتی ہے - تیر ۴ فٹ لمبے ہوتے ہیں جنکے سرے پر ایک گولی یا آہنی نوک لگی ہوتی ہے - گولی سے چھوٹے حیوان بجز چمڑے کے ضرر پہنچنے کے مرجاتے ہیں *

سیاہ ریچھ جو سب سے زبردست حیوان اوسٹیاک کو معلوم ہے سا ہے یہہ اپنا ایک دیوتا سمجھتے ہیں - کسی عدالت میں جب یہہ ریچھ کے سر کی قسم کہاتے ہیں تو کھانے کی ایک طور کی نقل کرتے ہیں جس سے مقصود ہوتا ہے کہ ریچھ انکو اسیطرح کہائے اگر یہہ سچ نہ بولیں *

بیریت

بیریت منگولین دمغل) نسل سے ہیں اور جھیل بیکال کے ادہر ادہر رہتے ہیں - یہہ شکل میں چین والوں کے مشابہ ہوتے ہیں - یعنے اِن کے چہرے مربع کی شکل کے ہوتے ہیں - ٹھڈی آگے نکلی ہوئی - بادام کی شکل کی آنکھیں چپٹی - ناک اور بال سیاہ ہوتے ہیں - مرد اپنی کھوپڑی پر بال بڑھاتے اور اِن کو چوٹی کی شکل میں پیچھے گرا لیتے ہیں - باقی بال چھوٹے چھوٹے کٹے ہوتے ہیں مگر منڈے ہوئے نہیں ہوتے کیونکہ صرف پادری ہی استرا استعمال کر سکتے ہیں *

متمول بیریت عورتیں عمدہ طور پر اپنے بال رکھتی ہیں - یعنی یہہ پٹیاں کرتی ہیں جو زلفوں کیطرح ادہر ادہر شانوں پر پڑی ہوتی ہیں - پیشانی کے گرد ایک پٹی بندہی ہوتی ہے - جس میں سیپی جڑی ہوئی ہوتی ہے - ناکتخدا لڑکیاں اپنے بال مونگوں سے گوندہ لیتی ہیں - عورتوں کے زیور بھی اکثر چاندی کے انکے سینہ سے لٹکتے ہوتے ہیں *

بہت سے بیریت گھروں میں رہتے ہیں - مگر بہت سے اُن خیموں کو

ترجیح دیتے ہیں - جو نمدے کے جال کے بنے ہوتے ہیں - جنپر موٹا اونی کپڑا پڑا ہوتا ہے - اور درمیان میں ایک سوراخ دھواں نکلنے کیواسطے ہوتا ہے گو یہ جھونپڑیاں صرف ۱۶ - فٹ قطر کے ہوتی ہیں - یہ کسی جگہ سے بھی اسقدر بلند نہیں ہوتیں کہ ایک پورے قد کا آدمی سیدھا کھڑا ہو سکے - جبتک گرمی میں رہتے ہیں اُس وقت بھی اکثر ایک سوراخ چھتوں میں کر لیتے ہیں اور فرش پر عین وسط میں آگ جلاتے ہیں *

اسباب اِن کا چٹائیاں اور بستر سونے کے واسطے ہوتے ہیں اور چند برتن کھانا جوش دینے کیواسطے اور کچھ بھدے سے پیالے اور پانی کے توتے ہوتے ہیں - جوش دیا ہوا گوشت بیرئیت لوگوں کی خاص خوراک ہے - جب بھیڑ کو مار کر اسکا چمڑا جدا کر لیا جاتا ہے تو یہ برتن میں ڈالی جاتی

ہے۔ جب گوشت پک جاتا ہے تو نکالا جاتا ہے اور تمام بھاپ نکلتی ہوتی ہے
ہر ایک شخص بڑے بڑے ٹکڑے اٹھالیتا ہے اور اسی سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے
نوچکر اپنے منھ میں ڈال۔ تا جاتاہے جب کھانا کھا چکتے ہیں تو شوربا پیتے ہیں۔ بیریت
منجمد چائے کے بڑے
شایق ہوتے ہیں جو اس
پانی میں ابالی جاتی ہے
جس میں رائی۔ بھیڑ
کی چربی اور نمک ملا ہوتا
ہے ✦
چار قسم کے خشک
گوبر کھانا پکانے میں
مستعمل ہوتے ہیں
بھیڑ اور بکری کی مینگنوں
سے بہت گرمی پہنچتی ہے
دوسرے درجہ پر
اونٹ کی مینگناں ہیں
پھر بیل وگائے کی
اور سب کے بعد گھوڑے
کی لید جو بہت جلد
جل جاتی ہے مگر جو
آگ جلانے میں بہت مفید ہے ✦

بریت کا خاص پیشہ گھوڑوں۔ مویشیوں۔ اور بھیڑوں کا پرورش کرنا ہی جنہیں
سے چند ایک کے پاس بکثرت یہ جانور ہوتے ہیں بعض انہیں سے ہوشیار
زرگر ہیں ✦
بیریت لوگوں کا مذہب تین قسم کا ہوتا ہے۔ شامنزم بدھزم اور عیسائیت شامنزم

ایکا پُرانا مذہب ہے۔ مگر بہُت سے بدُھ ہیں +

بیریت لوگوں کو اُنکا مذہب تبت سے ملا۔ جہاں بڑا لاما۔ یا دلائی لاما۔ اور (بجری لاما) لہاسا یعنے دار الخلافہ میں ایک قسم کا زندہ بدھ سمجھا جاتا ہے۔ جب یہہ مرتا ہے تو سمجھا جاتا ہے کہ اسکی روح کسی اور بدن میں حلول کرے گی جسکو پادری دریافت کرتے ہیں۔ اور لاما کہلاتے ہیں۔ پادریوں کی بہُت عزت کیجاتی ہے۔ اور ہر ایک بدُھ بیریت چاہتا ہے کہ اسکے خاندان کا ایک شخص پادری بنجائے کل آبادی کا ۱/۲ لاما ہیں۔ جب یہہ اپنے پورے لباس میں ہوتے ہیں تو ان کے کپڑے سُرخ ہوتے ہیں اور سر بالکل منڈے ہوتے ہیں۔ یہہ عموماً بڑے زاہد اور متقی سمجھے جاتے ہیں ان میں سے بہُت لاما کے عیال و اطفال بھی ہوتے ہیں تماکو اور شراب کے استعمال کی بھی ممانعت ہے +

انکو پہلا حکم یہہ ہے کہ جیو ہتیا نہ کرو۔ لہذا یہہ ان کیڑوں مکوڑوں (جوؤں) کو نہیں مار سکتے۔ جو انکو دق کرتے ہیں۔ جب ان سے تکلیف برداشت نہیں ہو سکتی تو کسی دنیا دار (معمولی آدمی) کو یہہ بلاتے ہیں اور اسکو اپنے کپڑے دیکھنے کے واسطے دیدیتے ہیں +

لاما باہم ملکر خانقاہوں یا لاماسٹریوں میں رہتے ہیں۔ ہر ایک خانقاہ میں ایک عبادت کرنے کی کل رکھی ہوتی ہے۔ یہہ ایک سیدھا نل ہوتا ہے۔ جو تین فٹ
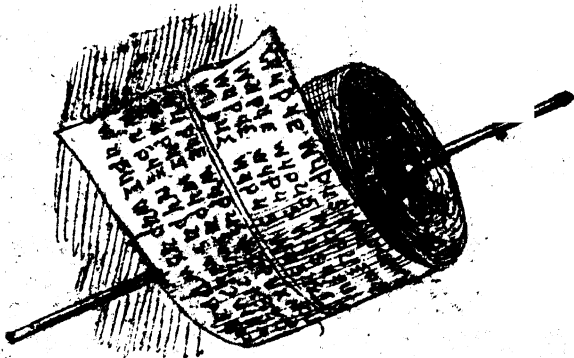
(دعاؤں کا ذریعہ)

لمبا اور ۲ فٹ قطر کا ہوتا ہے اسکے اندر کئی ہزار دعائیں ہوتی ہیں۔ اسکو ہاتھ یا ہوا۔ یا پانی سے گھماتے ہیں +

کئی ہزار بیریت عیسائی ہیں۔ اور انجیل کا اِن کی زبان میں ترجمہ ہوگیا ہے +

یاکوٹ

یاکوٹ دریا لینا میں رہتے ہیں۔ جو علاقہ بالٹسک کے وسط میں ہے۔ یہہ میانہ قد ہوتے ہیں۔ تانبے کیطرح اِن کا رنگ ہوتا ہے۔ بال تراشیدہ سیاہ گھنے ہوتے ہیں۔ یہ ترکی نسل سے سمجھے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اِن کی زبان قسطنطینہ میں لوگ سمجھ لیتے ہیں +

اِن لوگوں کا لباس سائبیریا کے دیگر اقوام کے مشابہ ہے شائد بجز اسکے کہ یہہ زیورات کے زیادہ شائق ہوتے ہیں +

یاکوٹ گھوڑے کا گوشت بہت مدت سے کھاتے ہیں۔ اِنکا مقولہ ہے کہ زیادہ گوشت کھانا اور اِس سے موٹا ہونا انسان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے یہہ سب سے بڑھ کر تمام دنیا میں پُرخور ہیں۔ کہتے ہیں کہ چار یاکوٹس ایک پورا گھوڑا کہا جاتے ہیں۔ یہہ اپنے بیلوں کو شاذ و نادر ہی خوراک کیواسطے مارتے ہیں۔ جب شادی کی ضیافت ہوتی ہے تو عروس جو اپنے شوہر کے واسطے کہانا بھیجتی ہے اِس میں ایک گھوڑے کا جوش دیا ہوا سر اور اِسکا گوشت نہایت شوق سے رکھتی ہے۔ اگر اثناء سفر میں کسی گھوڑے کو کوئی ضرر پہنچے تو یہہ مار کر کھا لیا جاتا ہے۔ اور لوگ اپنی پیٹیاں کھول دیتے ہیں تاکہ اِن کے معدے اچھی طرح پُر ہو جائیں دودھ خواہ گائے کا خواہ گھوڑیوں کا عام طور پر مستعمل ہوتا ہے ایک نشئی عرق خمیر اٹھا کر دودھ سے بنایا جاتا ہے۔ جو مرد کثرت سے پیتے ہیں۔ عورتیں صرف تمباکو ہی پر قناعت کرتی ہیں +

یاکولٹس:۔ یہہ برائے نام عیسائی ہیں۔ جب روسیوں نے سائبیریا فتح کیا تھا تو یاکوٹس بدترین قسم کے بُت پرست تھے اور نہایت بیہودہ توہمات اِن میں رائج تھے۔ کسی بڑے آدمی کی وفات پر یہہ دستور تھا کہ اسکے سب سے بڑے نوکر اور عزیز زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ایک روز ایک شاہی فرمان یاکوٹس کو کلیسے روسی میں شامل کرنے کے واسطے شائع ہوا۔ تمام نسل نے نیا مذہب اختیار کر لیا

جو لوگ اس قوم کے بیرونی قطعات میں رہتے ہیں ان میں ابتک شامنزم کے پُرانے عقائد پائے جاتے ہیں۔ سیاح کو گھوڑے کے بال درختوں کی شاخوں میں لٹکتے ہوئے بد روحوں کے خوش کرنے کے واسطے نظر آتے ہیں +

جو یاکوٹس بحر منجمد کے قریب رہتے ہیں ان کے پاس نہ مویشی ہوتے ہیں لھذا نہ گھوڑے مگر بکثرت کتے ہوتے ہیں۔ جو ان کو ماہی گیری کے واسطے گاڑیوں پر سوار کر کے جابجا لئے پھرتے ہیں +

ٹنگوسینز

جھیل بیکال اور بحیرہ اکھاٹسک کے درمیان پہاڑی قطعات پر ٹنگوسینز پھرتے رہتے ہیں۔ جو ٹنگوسینز سائبیریا میں رہتے ہیں ان کو روسی کتے۔ گھوڑے۔ یا رینڈیر ٹنگوسین اُن جانوروں کے باعث کہتے ہیں جو علیحدہ علیحدہ یہ رکھتے ہیں +

ٹنگوسینز میانہ قد ہوتے ہیں۔ اِن کی آنکھوں سے جو بادام صورت اور علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں۔ یہ منگولین (مغل) نسل کے معلوم ہوتے ہیں مگر اِن کی ناک سڈول ہوتی ہے اور چہرا ایسا چپٹا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مغلوں کا۔ یہ بڑے علیظار ہتے ہیں جو چیز شے کھانے پینے سے دریغ نہیں کرتے خواہ کیسی ہی قابل نفرت ہو۔ اور ان کے بدن سے ایک بہت ہی ناگوار بدبو آتی ہے +

انکا لباس ایک رینڈیر کی کھال کا جبہ۔ چھوٹے پائجامے۔ اور بوٹ ہیں۔ سر عموماً کھلا رہتا ہے۔ مگر ایک اونی ٹوپی گردن کے پاس لٹکتی رہتی ہے جسے جب چاہا سر پر لے لیا بال چھوٹے چھوٹے ترا شیدہ ہوتے ہیں۔ مگر ایک ایک لمبی زلف ناینک ایک طرف پڑی رہتی ہے۔ جس پر نوجوان بہت ہی تکبر کرتے ہیں +

خیمہ اسطرح ہوتا ہے کہ چند بانس زمین یا برف میں گڑے ہوتے ہیں لھذا سرے پر اوپر کیطرف ایک جگہ بندھے ہوتے ہیں۔ اینپر رینڈیر کے چمڑے ہوتے ہیں۔ لمور ایک طرف اندر جانے کے واسطے جگہ کھلی رہتی ہے۔ وسط خیمہ میں آگ

جلتی ہے - جسکا دہواں جلدی جلدی نکلتا جاتا ہے + ریچھ اور رینڈیر کے چمڑے اِنکا بستر ہیں - اور ایک تھیلا انہیں جانوروں کی کھال کا بنا ہوتا ہے - جسمیں یہ اپنے بدن کا نچلا حصہ جو سے ڈہانپ لیتے ہیں +

ٹنگوسینز سیر کے اسقدر شائق ہیں کہ شاید ہی کسی مقام پر ایک دن رات برابر رہتے ہوں - اِنکا سامان رہایش اس قسم کا ہوتا ہے ایک لمحہ ہی میں سب کچھ اٹھا کر یہ رینڈیر پر لاد دیتے ہیں +

ٹنگوسین بڑے متدین ہوتے ہیں - چوری کو یہ ایک ناقابل معافی گناہ سمجھتے

رینڈیر ٹنگوسینز اور برچ درخت کی چھال کا خیمہ

ہیں - اور اگر انمیں سے کوئی بھی چوری کا قصوروار ہو تو تمام عمر کیواسطے اسپر کلنک کا ٹیکا لگ جاتا ہے +

یہ بڑے کوتاہ اندیش ہوتے ہیں - یہ تقریباً ایک ہفتہ کی خوراک ایک ہی دن کھا جاتے ہیں - اور باقی دن بھوکے پھرتے ہیں +

جبتک کھانا باقی رہے ٹنگوسینز بجز کھانے پینے تمباکو اڑانے اور سونے کے کچھ نہیں کرتے - اگر کسی ٹنگوسی کو کوئی شکار نہ ملے تو چپ چاپ یہ گھر آجاتا ہے - آگ کے پاس بیٹھ جاتا ہے - اپنا پائپ جلاتا ہے - اور پھر کمر کسکر سو رہتا ہے

اسکی عورت اور تمام کنبہ بھی ایسا ہی کرتا ہے - اور سب بھوکے جا کر سو رہتے ہیں
پٹی کو کمر سے خوب کسکر مضبوط باندہنے سے انکا خیال ہے کہ انکو بھوک نہیں لگتی

(ایک ٹینگوسین)

ٹنگوسی جو پہلا جانور شکار کرتا ہے تو اس پہلے شخص کو دیتا ہے جسکا اس نے صبح اوٹھکر منھہ دیکھا تھا کیونکہ یہہ اسی کے شگون کی بدولت سمجھتا ہے کہ اسے کامیابی ہوئی ہے ٹنگوسینز کے پاس بڑے بڑے گلہ ریڈیر کے ہوتے ہیں جنکو یہہ سواری اور خوراک دونوں کاموں کیواسطے استعمال کرتے ہیں + یہہ لوگ بڑے ہی زندہ دل ہوتے ہیں - اور مذاق کے بہت ہی شائق ہوتے ہیں یہہ تاش کھیلتے ہیں اور اسی کھیل میں بہت خوش ہوتے ہیں مگر قماربازی کبھی نہیں کرتے +

شامنزم

سائبیریا کے شامن جنوبی ہندوستان اور لنکا کے شیطان پرستوں کے مشابہ ہوتے ہیں - تمام مشرقی ایشیا میں سب لوگوں میں بدروحول اور بھوت پریت کا اعتقاد پایا جاتا ہے +

جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے۔ تو سمجھا جاتا ہے کہ کوئی بھوت اسپر سوار ہوگیا ہے اور
شامن اسے نکالنے کے واسطے بلایا جاتا ہے۔ ہر ایک بیماری کا ایک ایک بھوت ہے
اور اسکے اوتارنے کے
مختلف طریقے ہیں شامن
ایک بڑا ریچھ کی کھال
کا چغہ پہنتا ہے۔ جس میں
گھنٹیاں۔ دھاتوں کے
ٹکڑے۔ پیتل یا اور
کوئی چیز ایسی لگی ہوتی
ہے جس سے جب اسے
حرکت دیجائے۔ تو شور
پیدا ہو۔ تمام چغہ کا بعض
اوقات ۵۰ سیر تک وزن
ہوتا ہے۔ شامن جب
کسی بیمار پر سے بھوت
اتارنے آتا ہے تو پہلے
پہل گانے اور شراب
پینے لگتا ہے۔ مریض

(تنگوسین شامن)

اور حکیم دونوں لکڑی کے ٹکڑوں یا تنکوں سے بجائے جاتے ہیں۔ جو انکے سر اور
کمر کے گرد لٹکتے ہیں۔ بیمار کے پاس بت اور شراب رکھی جاتی ہے۔ شامن ایکطرف
بیٹھتا ہے اور لوگ دوسری طرف۔ یہہ قریب آتا ہے زیادہ شراب پیتا ہے۔ گاتا ہے
گھنٹیاں بجاتا ہے۔ اور حاضرین کو شراب دیتا ہے میز پر بت بھی۔ گلہری کا چمڑا اسطرح
رکھی ہوتی ہے اور ایک کتا میز کے نیچے بند ہوتا ہے۔ اشیائے قابل خوردنی
بتوں پر چڑھائی جاتی ہیں۔ اور پھر حاضرین میں کھانے کیواسطے تقسیم کیجاتی ہیں۔ اس
عرصہ میں شامن اپنے بدن کو جھٹکا دیتا ہے۔ اور اسطرح ناچتا ہے کہ گویا اسپر بھوت

چڑھ آیا ہے۔ اور پھر اسیقدر زور و شور سے خوفناک چیخیں مارتا ہے اور گر جاتا ہے
کہ بعض سوداگر جو شوقیہ یہاں یہ تماشا دیکھنے کو آئے ہیں۔ ڈر کر بھاگ گئے ہیں۔ یہہ
ایک چھوٹا سا ڈھول بھی بجاتا ہے جس میں گھنٹیاں لگی ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات اسطرح
لیٹ جاتا ہے گویا بھوت وغیرہ سے باتیں کر رہا ہے۔ یہہ حالت بعض اوقات تین چار
شب تک ہوتی رہتی ہے۔ بلکہ غالباً جب تک کہ شراب اور آذوقہ رہتا ہے۔ جسکے بعد
مریض اس یقین پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ اسے صحت ہو جائے گی۔ شامن کو اپنی اجرت
ملجاتی ہے اور یہہ ایک رینڈیر ایک کتا مچھلی۔ یا برانڈی یا کوئی اور چیز ہوتی ہے جو مریض سے
شامن ان لوگوں میں بہت اقتدار رکھتے ہیں کوئی شامن جو عجیب عجیب طور پر لوگوں
کو تندرست کرتا ہے۔ اسکی وفات پر اسکا ایک عالیشان مقبرہ اسکی یاد میں بنایا
جاتا ہے*

بعض حالتوں میں شامن لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ بیماری اس وجہ سے
ہوئی ہے کہ بھوت ان کے بدن میں کانٹے یا پتھر کیطرح گھس گیا ہے۔ شامن
ان کو نکالنے کا اظہار کرتے

(شامن عورت)
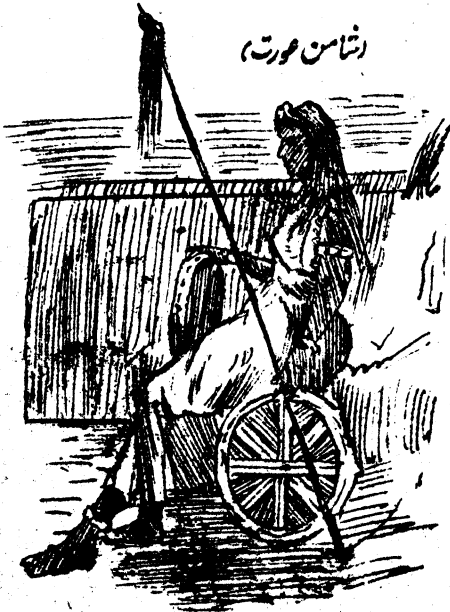
ہیں۔ اور اسطرح بیمار کو
صحت کر دیتے ہیں۔ یہہ پہلے
سے کانٹا یا پتھر اپنے بدن
میں چھپا لیتے ہیں۔ اور چند
رسومات ادا کرنے کے بعد
یہہ انکو نکالنے کا بہانہ کرتے
ہیں۔ اور انکو اسکا ثبوت
دیتے ہیں۔ کہ جو کچھ انہوں
نے کیا وہ ثابت کر دیا جو ملکہ
ہر ایک کانٹے کے واسطے
ان کو علیحدہ اجرت ملتی ہے
یہ بعض بچے چھاڑو کہلاتے ہیں کہ اسقدر راہبوں نے معدہ سے نکالے ہیں *

گلیاکس

گلیاکس ایک خانہ بدوش قوم ہے۔ جو امور کے نشیب میں لور شکہالین جزیرہ کے نصف شمال میں رہتی ہے انکے نقش و نگار منگولین (مغلوں) کیطرح ہوتے ہیں مگر ٹھوڈیاں اسقدر نکلی ہوتی ہیں کہ اگر ایک طرف کھڑے ہوکر ان کو دکھایا جائے تو باقی کا چہرہ پوشیدہ ہوجاتا ہے۔ یہ اپنے بال ایک چوٹی کی شکل میں باندہ لیتے ہیں۔ مگر کاٹتے نہیں۔ اسی واسطے اہل چین انکو "دراز مو" کہتے ہیں ٭

مرد و عورت دونوں کا لباس بہت کچھ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ گرما کی ٹوپی چھال کی ہوتی ہے۔ جسمیں رنگین اون کی پٹیاں لگی ہوتی ہیں کمر کے گرد ایک ڈھیلے ڈھالے چغے پر پٹی کسی ہوتی ہے جس سے بہت سی چیزیں لٹکتی ہیں جیسے کہ ایک لمبا سا چاقو چینی پائپ۔ تمباکو کی ڈبیا وغیرہ عورتوں کی نشانی یہ ہے کہ کوٹ کے سرے پیچھے کچھ دہات کے ٹکڑے لٹکتے ہیں ٭

گلیاکس قریبًا تمامتر مچھلیوں پر ہی گذارہ کرتے ہیں۔ اکثر یہ ان جانوروں کو بھی کہاتے ہیں جنکو یہ شکار میں پکڑتے ہیں۔ اور اپنے کتوں کو بھی کھالیتے ہیں۔ جب یہ مرجاتے ہیں۔ سوءر اور اور جانوروں کے گوشت ضیافتوں میں کہائے جاتے ہیں ٭

یہ ہلکی کشتیاں بنانے میں بڑے ہوشیار ہیں۔ جنکے سرے اوٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جنپر اچھی طرح نقش و نگار ہوتے ہیں کشتیوں کے چلانے کا مخفی

کام عورتوں کے سپرد ہوتا ہے - مرد کشتی کے سرے پر تپوار کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے لمبے لمبے پائپ پیتے رہتے ہیں - عورتوں کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے کیرٹے ڈانڈے ہوتے ہیں جنہیں پہلے یہ ایک سرے اور پھر دوسرے سرے پانی میں ڈبوتی ہیں +

جب عورت کے وضع حمل کا وقت آتا ہے - تو یہ گھر اور گانوں سے باہر نکالدی جاتی ہے اور جب تک بچہ نہ پیدا ہولے اور کچھ عرصہ باہر بھی نہ گذار دے باہر ہی رہتی ہے - سردی بھی خواہ پڑنے لگے اور برفباری ہونے لگے جب بھی اسکی کچھ پرواہ نہیں کیجاتی - جو کوئی شخص اسکو پناہ یا امداد دے وہ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی جرم کر رہا ہے - اسکے برعکس اگر انکی کتی کے بچے ہوں تو اسپر یہ مہربانی کرتے ہیں - بہت سے بچے مرجاتے ہیں بچہ چوبی گہواروں میں رکھے جاتے ہیں اور چھت سے لٹکا دئے جاتے ہیں - یہ اچھی طرح باندھ دئے جاتے ہیں - چنانچہ ہاتھ پیر بالکل نہیں ہلا سکتے +

گلیاکس لوگوں میں بہت توہمات رائج ہیں - یہ آگ کو گھر سے باہر نہ لیجانے دیں اور نہ گھر میں لانے دیں - بلکہ پائپ میں بھی نہیں - کیونکہ مبادا اس سے شکار یا ماہی گیری میں بدنصیبی کا سامنا ہو - اگر کوئی شخص پانی میں گر پڑے تو اسے باہر نہیں نکالتے +

مچھلی دیوتا

جب کوئی گلیاک فوت ہو جاتا ہے تو یہ دفن کر دیا جاتا ہے - اور اسپر ایک چھوٹا سا چوبی مکان بنا دیا جاتا ہے چونکہ انکا اعتقاد ہے کہ موت کے بعد مردہ کی روح متوفی کے پیارے کتے کے بدن میں رہتی ہے لہذا یہ جانور جب خوب موٹا تازہ کر لیا جاتا ہے تو اسے متوفی آقا کی قبر پر ذبح کر دیا جاتا ہے +
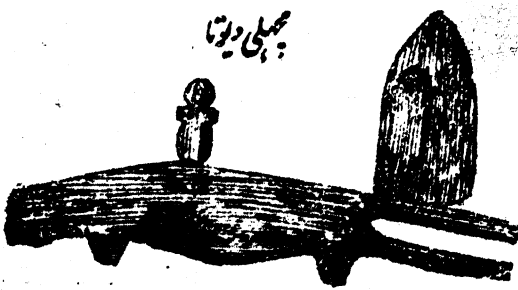
گلیاکس چوبی بتوں اور منتر وغیرہ کے بیماریوں سے صحت یابی کے واسطے معتقد

ہیں۔ بعض اوقات تعویذ بھی پہنتے ہیں ایک لنگڑے آدمی کے ساتھ ایک چھوٹی سی چوبی ٹانگ ایک بازو اور ایک ہاتھ رہتا ہے۔ تصویر میں ایک مچھلی دیوتا ہے جسکی شکل نیم طور پر سٹرجن مچھلی کی بنائی ہے۔ اور ایک چھوٹا سا دیوتا اسکی پشت پر سوار ہے +

گگولڈی

گگولڈی ایک قوم ہے جو گلیاک کیطرح کسیقدر امور پر رہتی ہے۔ مگر دریائے مذکور کے بالائی جانب۔ اِن کے قد چھوٹے ہوتے ہیں اور پانچ فٹ سے عموماً نیچے ہوتے ہیں۔ اور آنکھیں بادام صورت بال یا تو منڈے ہوتے ہیں یا تراشیدہ۔ اِن میں گنٹھیا اور آنکھ کے زخم کی بیماری عام ہے جو برف میں شکار کرنے سے لاحق ہوجاتی ہے +

کُتے۔ لومڑی یا بھیڑیے کی کھال کا اُنکا سرما کا لباس ہوتا ہے۔ گرما میں مچھلیوں کی کھال پہنتے ہیں۔ اِسی واسطے چینی انکو "ماہی چرم اجنبی" کہتے ہیں مچھلی کا چمڑہ دو قسم کی سالمن مچھلیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہہ اسکو نہایت ہوشیاری سے اوتارتے ہیں۔ یعنے موگریوں سے مار کر اوپر کے چھلکے اتار لیتے ہیں اور اسیطرح ملائم کرتے ہیں۔ اسیطرح جو کپڑے بنائے جاتے ہیں وہ واٹر پروف (ضد آبی) ہوتے ہیں۔ متمول گگولڈی سوداگروں سے سوتی کپڑے اور بعض اوقات ریشمی اشیاء بھی خریدتے ہیں +

گگولڈی بلیوں کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ پہلے یہہ بہت نایاب تھیں۔ ایک بلی جو چوہے پکڑنے میں بڑی مشاق ہوتی سو روپئے کو بکا کرتی تھی۔ ان کی قیمتیں کم ہوگئی ہیں جب سے روسی بلیاں یہاں لے گئے ہیں۔ گگولڈی جو سے پکڑنے کیواسطے اُلو رکھا کرتے تھے سرما میں یہہ لوگ اپنے کتوں کی مدد سے سفر کرتے ہیں ۷ سے لیکر ۱۲ تک جتنے چاہیں یہہ ایک برفستانی گاڑے کے ساتھ لگا دیں + ایک معمولی کتے کی ۴ یا ۵ روپئے قیمت ہوتی ہے اور اچھے کتے پر ۲۵ روپئے خرچ ہوتے ہیں ۳ ایک دن میں ۹ کتے ایک آدمی اور ۱۰۰ سیر وجھ کھینچ لیجاتے ہیں اور اِن کو ایک مچھلی کا

کھلا ایک فٹ لمبا اور ۲ انچ چوڑا حصہ ان کے آقا کیواسطے کافی ہوتا ہے ملتا ہے +

روسی وسط ایشیا

روسی وسط ایشیا ایک وسیع خطہ ہے۔ جسکا رقبہ ۱½ ملین مربع میل یا ہندوستان کے برابر ہے مگر آبادی ۷ ملین سے کم ہے اسکو پہلے خودمختار تاتار کہتے تھے اور اب یہ کل علاقہ روس کے ماتحت ہے +

(نقشہ ۱ حصہ ۲ صفحہ ۱۲۲)
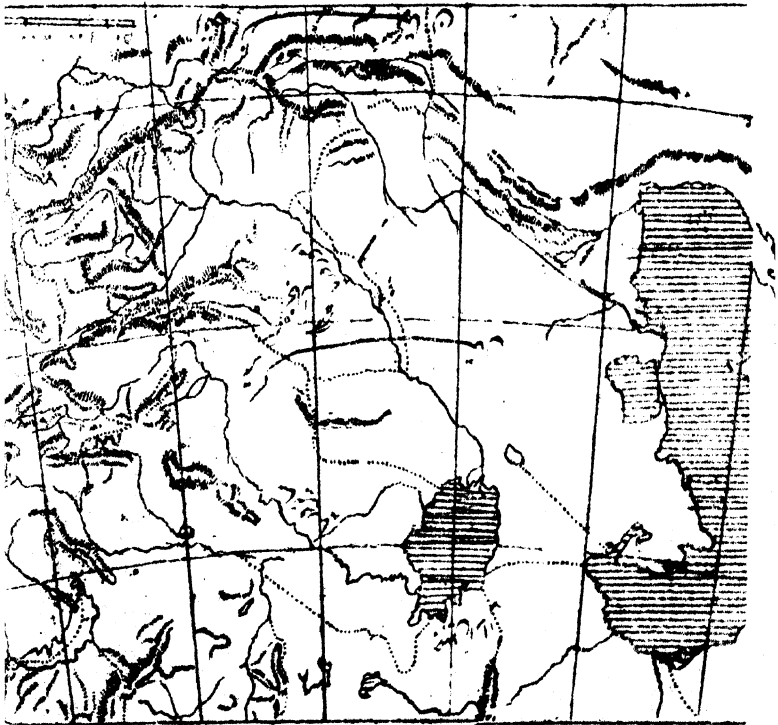
اسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ مغرب میں بحر کیسپین۔ اور سلسلہ کوہ یورال۔ شمال میں یورال۔ اور ولایت ارتش۔ مشرق میں منگولیا اور مشرقی ترکستان اور جنوب میں ایران

اور افغانستان ۔ حصص اسکے یہ ہیں ۔ کرغیز میدان شمال میں ٹرنیس کاکیشین علاوہ بحرہ کیسپین کے مشرق میں اور ترکستان جنوب مشرق میں ❖

کرغیز میدان
ص قرغیز

کرغیز ایک وسیع پتھریلا میدان ہے ۔ قریباً ہر جگہ پانی نایاب ہے ۔ بہت سی شور جھیلیں ہیں ۔ مگر سفید زرخیز مٹلے بھی ہیں ۔ گرمی میں زمین آفتاب کی تپش سے جلتی رہتی ہے ۔ ہوا خشک و گرم ہوتی ہے ۔ اور مچھروں کی کثرت ہوتی ہے ۔ دریا اور جھلیں قریباً غائب ہو جاتی ہیں اور پانی بہت ہی کمیاب ہو جاتا ہے ۔ سرما میں ہوا بہت ہی سرد ہو جاتی اور ہوا کے جھونکوں سے برف اودہر سے اُدہر جاتی ہے جس سے بعض اوقات گھوڑوں اور بھیڑوں کے گلے کے گلے معہ ان کے مالکوں کے دب جاتے ہیں کرغیز ایک خانہ بدوش قوم ترکی نسل سے ہے ۔ تمام ملک جائداد مشترکہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک شخص اتنی زمین گھیر لیتا ہے جتنی اسکے اور اسکے گلہ کے واسطے کافی ہو ❖

کرغیز میانہ قد سے کسیقدر نیچے ہوتے ہیں ۔ اُنکی ناک کا بانسا بہت ہی خفیف ہوتا ہے ۔ دونوں آنکھوں کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے وہ چوڑا ہوتا ہے اور انکے باقی چہرے کے برابر ہوتا ہے ۔ اُنکی آنکھیں لمبی اور نیم کشادہ ہوتی ہیں پتیاں نیچے سے آگے نکلی ہوئی ہوتی ہے اور اوپر کیطرف پیچھے ہٹی ہوئی ہوتی ہے ۔ انکے رخسارے بڑے اور پھولے ہوئے ہوتے ہیں اور ڈاڑھی بہت ہی تھوڑی ہوتی ہے ❖

مردوں کا لباس ایک یا زیادہ پوستین کھلے پائجامے چرمی بوٹ اور پٹی ہوتی ہے گرما میں ایک مخروطی ٹوپی اور سردی میں ایک اونی ٹوپی ہوتی ہے ۔ عورتوں کا لباس قریباً مردوں کیطرح ہی ہوتا ہے ان کے بال پیچھے دو تین گچھوں میں لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے سر اور گردنیں سوتی نقابوں میں چھپی ہوتی ہیں ۔ مرد اور عورت دونوں پیٹیاں پہنتے ہیں ۔ جنمیں چاندی اور سونا اور قیمتی پتھر جڑے ہوتے ہیں ۔ لڑکیاں اپنی ماؤں کیطرح لباس پہنتی ہیں ۔ مگر انکے بال پیچھے سے بڑے

ہوتے ہیں۔ اور آگ کے کیطرف بکثرت چوٹیوں کی شکل میں گرے ہوتے ہیں +

(گھوڑیوں کا دودھ دوہا جاتا ہے)

ان کے مکان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ خیمہ ہوتے ہیں۔ جو بانس کے بنے ہوتے ہیں۔ جو چوٹی پر یکجا بندھے ہوتے ہیں۔ سرما میں موٹے کپڑے سے چھپے ہوتے ہیں۔ اور کئی فٹ نیچے برف میں گڑھے ہوتے ہیں۔ گرما میں ان پر گھاس دھوپ سے بچنے کے واسطے ڈالدیجاتی ہے زیر زمین مکانات بھی ہوتے جنکی ڈھلوان راستے بنے ہوتے ہیں۔ اور ان کو یہ بہت پسند کرتے ہیں +

بھیڑ اور گھوڑے کا گوشت چائے اور کاومس ان کے خوردنی اشیاء ہیں شراب بھی بہت شوق سے پیتے ہیں۔ گرما میں گھوڑے دوڑانا کہانیاں سننا اور گیت گانا۔ اور بانسلی بجانا۔ ان کے عام دلپسند شغل ہیں۔ بہت ہی کم پڑھ سکتے ہیں اور شائد ہی کوئی لکھنا جانتا ہو +

کرغیز بچوں کو فروخت کرنے کے واسطے بہت چرا لیجاتے ہیں۔ بعض اوقات والد کے وفات پر بڑا بیٹا اپنی بہنوں نے انکو فروخت کر کے مخلصی پاتا ہے جنکی پرورش اسکو کرنا پڑتی +

یہ مشکل ہم کہہ سکتے ہیں کہ کرغیز مسلمان ہیں یا کافر۔ بعض ان میں خدائے واحد کو مانتے ہیں اور قرآن کے مطابق اسکی عبادت کرتے ہیں۔ بعض دو خدا مانتے ہیں ایک انسان کا دوست اور دوسرا انسان کا دشمن۔ یہ بڑے وہمی ہوتے ہیں۔ اور بھوت پریت کے قائل ہیں جادو اور منتر اور شگون اور بڑے اور اچھے ایام پر اعتقاد رکھتے ہیں +

کرغیز کی دولت گھوڑے۔ بھیڑیں بکریاں۔ اور اونٹ ہیں۔ گھوڑے چھوٹے مگر مضبوط ہوتے ہیں۔ یہ سواری میں مستعمل ہوتے ہیں مگر گھوڑیاں دودھ دیتی ہیں بھیڑیں بڑی ہوتی ہیں۔ انپر موٹا اور لمبا اون ہوتا ہے۔ اور بڑی وہمی ہوتی ہیں۔ ہر ایک شخص کی حیثیت بھیڑوں کی تعداد پر مقرر کیجاتی ہے کہتے ہیں کہ بھیڑیں ایک چراگاہ سے دوسری چراگاہ کو نہیں جاتیں جتبک کہ بکری ان کی رہنمائی نہ کرے۔ بکریوں کے لمبے بالوں کے نیچے ایک قسم کے ملائم بال ہوتے ہیں۔ جو بڑے قیمتی ہوتے ہیں اونٹ جنکے زیادہ تر دو کوہان ہوتے ہیں بوجھ لیجانے کے کام آتے ہیں +

ٹرینس کیسپین علاقہ

ٹرینس کیسپین علاقہ بحرہ کیسپین کے مشرق میں ہے اور ہندوستان کے لوئر پراونس سے بڑا ہے۔ مگر آبادی کل تین لاکھ ہے +

باشندے خاصکر ترکمان ہیں جو ترکستان میں بھی ملتے ہیں۔ ان کے بکثرت قومیں ہیں۔ عموماً ان کے کشادہ چپٹے چہرے ہوتے ہیں۔ چھوٹی آنکھیں چھوٹی ناک۔ بڑے لب۔ اور ابھرے ہوئے کان۔ اور مغلوں کیطرح گھنے سیاہ اور چھوٹے بال ہوتے ہیں +

ترکمان کی تمام دولت اسکی زیورات اور جواہرات میں عورتوں کے واسطے صرف ہوتی ہے جو تمام محنت مشقت کے کام کرتی ہیں +

پلاؤ بہت لذیذ کھانا ہوتا ہے۔ یہ بڑے طباقوں میں کھاتے وقت رکھا جاتا ہے ایک انگریز سیاح ایک دفعہ ترکمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کا اسطرح حال بیان کرتا ہے +

سب لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے۔ مسلمانوں کی دستور کے برخلاف کسی نے بھی

تصویر ایک ترکمان

پہلے ہاتھ نہ دھوئے۔ ہر ایک شخص نہایت دیر سے مٹھی بھر کر چاول لیتا اور خوب دباتا۔ اور پھر منھ میں رکھکر کھا جاتا۔ ہمارا میزبان بار بار گوشت کی بوٹیاں نوچتا

تصویر ترکمان لڑکی

اور میری رکابی میں پھینکدیتا اور میری تھوڑی سی بھوک پر بہت متحیر ہوتا۔ کھانا کھاکر بھی کسی نے ہاتھ نہ دھوئے اور ہر ایک نے اپنی انگلیاں چاٹ لیں اور اسیطرح ان کو صاف کر لیا۔ کھانا ختم ہوا اور چائے آئی۔ یہ بکثرت پی گئی یہ کمزور تھی اور شیرینی زیادہ تھی۔

معدہ اس میں بالکل نہ تھا میرے میزبان نے یہ دیکھکر کہ کوئی آدہی درجن کھیاں میری پیالی پر تیرتی ہتیں۔ اپنا ہاتھ اس میں ڈالکر اور انہیں نکالکر پھینکدیا *

نوجوان مرد و عورت خود اپنی شادی کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ اور اپنے والدین کو اطلاع دیدیتے ہیں پھر دلالہ عورتیں باہم تصفیہ کرتی ہیں۔ دولہ کو تمام زیور سر سے پیر تک عورت کی نذر کرنے پڑتے ہیں۔ کئی دن تک شادی کی ضیافتیں ہوتی رہتی ہیں ناچ و سرود جاری رہتا ہے اور گھوڑ دوڑ ہوتی ہے *

تصویر ترکمانان ظالم پکڑے ہوئے ہیں

عورتیں گروہ کے گروہ جمع ہوتی ہیں۔ ہنستی ہیں۔ باتیں کرتی ہیں۔ باہم مزاح کرتی ہیں۔ سرودی گاتے ہیں باجے بجاتے ہیں۔ بچے کھیلتے اور شور مچاتے ہیں۔ اس شور کے ساتھ بھیڑوں کی آوازیں بھی ملی ہوتی ہیں۔ کتے بھونکتے ہیں۔ گھوڑے ہنہناتے ہیں اونٹ رنگتے ہیں +

بچوں اور خصوصاً لڑکے کے پیدا ہونے پر بہت خوشی اور ضیافتیں کیجاتی ہیں۔ لڑکیوں کو بچپن ہی سے انتظام خانہ داری سکھلایا جاتا ہے۔ لڑکے ۵ سال کی عمر میں گھوڑوں کی سواری کی مشق کرتے ہیں اور دس سال کی عمر میں بڑے ہوشیار اور مشاق اسپ ران ہوجاتے ہیں +

ترکمانوں کی شائد کوئی گورنمنٹ نہیں ہے۔ انکا فخر یہ ہے "ہم بغیر سردار کی قوم ہیں ہم سب ہمسر ہیں۔ اور ہم میں ہر ایک بادشاہ ہے" ان میں ہندوستان کیطرح رسم کی سخت پابندی ہے +

ابتدا میں یہ ایک قزاقوں کی قوم تھی۔ چند انگریز سپاہیوں کو ایک دفعہ پانچ شخص زنجیروں سے بندھے ہوئے اور غمناک ریگستان میں جاتے ہوئے ملے یہ ایرانی تھے اور ان کو ترکمانوں نے گرفتار کرلیا تھا۔ اور بخارا کو جارہے تھے۔ جب انہوں نے انگریزوں کو دیکھا تو چلانے لگے۔ چند ہفتہ پہلے یہ اپنے کھیتوں پر کام کررہے تھے کہ ترکمان ان کو پکڑلائے تھے۔ یہ بھوکے پیاسے تھے۔ کیونکہ ترکمان بیرحمی سے غلاموں کو فاقہ سے رکھا کرتے تھے۔ تاکہ یہ کمزور ہوکر بھاگ نہ سکیں +

ترکمان دوسری اقوام کے لوگوں کو پکڑکر غلام بنالیتے تھے کیونکہ یہ کہتے تھے کہ یہ انکی رسم ہے۔ روسیوں کے زیر حکم انہوں نے یہ رسم چھوڑدی ہے۔ سب سے زبردست قوم ٹکی ہے انکا سب سے زبردست قلعہ جیوک ٹپی جنرل سکابیلاف نے ایک عرصہ دراز کے محاصرہ کے بعد فتح کیا تھا۔ جس میں ان کو بہت نقصان پہنچا +

ترکستان

ترکستان میں وہ علاقہ جو براہ راست روس کے ماتحت ہے اور دو بخارا اور خیوا کے

خانوں کی ریاستیں۔ شامل ہیں جو روسیوں کے زیر فرمان ہیں +

روسی ترکستان

اسکا مشرقی بھی ایک زمانہ میں خوقند کی ریاست تھا۔ جو بابر کا وطن تھا جس نے ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کی بنیاد رکھی۔ ۱۸۷۵ء میں یہ روسی سلطنت کے ساتھ بالکل ملحق کردیا گیا اور اب فرغانہ کہلاتا ہے +

خجند ریاست کا دارالخلافہ سائر کے جنوب میں ایک خوبصورت درہ میں واقع ہے۔ آبادی ۵۰۰۰۰ کے قریب ہے +

تاشقند۔ سائر کی شمالی معاون پر شمال مغرب کو واقع ہے اور روسی ترکستان میں سب سے بڑا شہر ہے۔ اور روسی گورنر جنرل کی جائے رہائش ہے یہ ایک زرخیز خطہ پر واقع ہے اور اسکے گرد ایک خشتی دیوار ۱۲ میل محیط کی ہے یہ اس علاقہ میں سب سے بڑا تجارتی شہر ہے اور کئی ایک کاروانوں کے راستہ کا مرکز ہے آبادی ۱۲۰۰۰۰ ہے +

سمرقند۔ دریائے افشان کے قریب جنوب مغرب میں واقع ہے زمانہ سابق میں اس شہر کو سکندر اعظم نے فتح کرکے تباہ کردیا تھا۔ دوبارہ عربوں نے ۷۱۲ء میں اسپر قبضہ کرلیا۔ جو اسکو اسوقت سے اب تک مقدس سمجھتے رہے ہیں۔ ۱۲۱۹ء میں چنگیز خان نے اسے فتح کیا اور اسکے ۵ لاکھ آدمیوں میں سے ۳/۴ کے قریب تہ تیغ کردئے ۱۳۶۹ء میں تیمور نے اسے دارالخلافہ بنایا اسنے شمال ہندوستان کی تمام ریاستیں فتح کیں۔ اور بہت سامال ومتاع لیکر سمرقند کو واپس آیا۔ اسکا مقبرہ ابتک موجود ہے

اور وہ بڑا پتھر بھی ہے جسپر بیٹھکر عدالت کیا کرتا تھا۔ مدرسے یا مسلمان کالج شہر کے بعض سب سے بڑھ کر نفیس ترین عمارات ہیں۔ یہہ امیر بخارا کے قبضہ میں آیا۔ جنسے روسیوں نے ۱۸۶۸ء میں اسے لیلیا ۱۸۸۸ء سے یہہ بحیرہ کیسپین سے ریل کے ساتھ ملحق ہے۔ آبادی قریباً ۲۳۰۰۰ ہزار ہے

ازبک تاتاری

مرو۔ سمرقند سے جنوب مغرب کو مرغاب کی زرخیز درہ میں واقع ہے۔ یہہ بہت قدیمی ہے کیونکہ پارسیوں کی ژندپاژند میں بھی اسکا ذکر ہے۔ سلجوق ترکوں کے زیر فرمان یہہ بہت عالیشان شہر تھا۔ جسے مغلوں نے ۱۲۲۱ء میں آ لیا تبسے یہہ تباہ اور برباد ہونے لگا۔ اسکو ترکمانوں نے ۱۸۵۶ء میں لے لیا۔ مگر ۱۸۸۳ء میں روسیوں کے حوالہ کر دیا جنہوں نے کیسپین سے ریل بنائی جو اِس میں ہو کر گذرتی ہے +

بخارا

بخارا کے جنوب میں افغانستان اور دوسرے جانب میں روسی ترکستان ہے بہت سا حصہ ملک کا خشک اور کلر زمین ہے جس میں جا بجا نیچی ریت کی پہاڑیاں ہیں۔ دریاؤں کے پاس ہی کاشتکاری ہو سکتی ہے آب و ہوا صحت بخش ہے مگر حد درجہ کی گرمی اور سردی پڑتی ہے۔ ملک کی خاص دولت بھیڑیں بکریاں۔ اونٹ گھوڑے اور گدہے ہیں۔ آبادی میں زیادہ تر ازبک ترکمان اور اصلی ایرانی تاجک ہیں +

بخارا کو آٹھویں صدی کی ابتدا میں عربوں نے فتح کیا تھا۔ جبکو ۱۲۲۰ء میں

چنگیز خان نے شکست دی۔ سنہ ۱۴۰۳ء میں تیمور اسپر قابض ہوا اور سنہ ۱۵۰۵ء میں ازبکون نے اسپر تسلط کیا۔ جو اب تک اسکے حکمران ہیں۔ سنہ ۱۸۶۶ء میں خان نے روس کے برخلاف جہاد کا اعلان دیا۔ جبپر روسیوں نے اسکی عملداری پر یورش کی اور مجبور اً اس سے

امیر یا خان بخارا

ایک عہدنامہ لکھوایا۔ جس سے اس نے اپنے علاقہ کو روسی گورنمنٹ کی ریاست تسلیم کیا۔ اخراجات جنگ ادا کئے اور روسی تجارت کی اجازت دی۔ سنہ ۱۸۸۸ء میں ایک اور عہدنامہ پر دستخط کئے گئے جس سے کسی پردیسی کو بغیر روسی پروانہ راہداری کے ریاست

ہیں آنے کی ممانعت ہوگئی۔اور ریاست عملی طور پر روسیوں کے ماتحت ہوگئی رقبہ
۹۲۰۰۰ مربع میل کے قریب ہے اور ممالک مغربی شمالی (ہندوستان) سے بڑا ہے
مگر آبادی صرف ۱½ ملین ہے +

بخارا۔ دارالخلافہ ایک میدان میں زرافشان سے چند میل کے فاصلہ پر آباد ہے
اسکا محیط قریباً ۹ میل ہے۔اور اسکے گرد ایک خام فصیل ۲۴ فٹ بلند ہے۔مکان
چھوٹے ہیں۔اور لکڑی اور خام اینٹوں کے بنے ہوئے ہیں۔کوچہ بہت تنگ ہیں
بڑی سے بڑی میں سے لدا ہوا اونٹ بمشکل گزر سکتا ہے۔مساجد کہتے ہیں ۳۶۵ ہیں
انمیں سے ایک کے ساتھ ایک مینار ۲۰۰ فٹ بلند ہے جسکو تیمور نے بنایا تھا
اور جس پر سے مجرم گرائے جاتے تھے +

بخارا اسلامی مدارس کے واسطے خصوصاً مشہور ہے۔جہاں ہندوستان
اور دیگر ممالک سے طلبہ جایا کرتے تھے +

بخارا کی آبادی قریباً ۷۰۰۰۰ ہزار ہے۔شہر اب ٹرانس کیسپین ریل کا ایک
اسٹیشن ہے +

خیوا

خیوا کی ریاست کے شمال میں بحیرہ ارال ہے۔مشرق میں دریائے کیسپین
اور جنوب میں روسی علاقہ رقبہ قریباً ۲۲۰۰۰ مربع میل ہے اور اودھ کے قریباً برابر
ہے۔آبادی کا تخمینہ سات لاکھ کیا گیا ہے۔جس میں چار لاکھ خانہ بدوش ترکمان
ہیں +

بعض خطہ زرخیز ہیں۔روئی خاص پیداوار ہے خیوا ایک ازبک ریاست ہے
جسکی تیموری وسطی ایشیائی سلطنت کے کھنڈرات پر بنیاد رکھی گئی تھی۔۱۸۷۳ء میں
اسی بہانہ پر کہ خیوا نے باغی کرغیزوں کی امداد کی تھی۔روسی ۵ دستے لیکر جن میں سے
ہر ایک میں ۳۰۰۰ کے قریب سپاہی تھے شہر میں داخل ہوئے۔خان نے آکسس کے
مشرق کا علاقہ دینا منظور کر لیا۔اور ۲۰ لاکھ روپیہ تاوان جنگ دیا +

خیوا دارالخلافہ میں خاص کر خام مکانات بنے ہوئے ہیں۔تین مسجدیں بڑی تھی

عمارات ہیں شہر عرصہ گذرا کہ بردہ فروشی کے منڈی کے طور پر مشہور تھا +

خیوا کا نشانی مینار
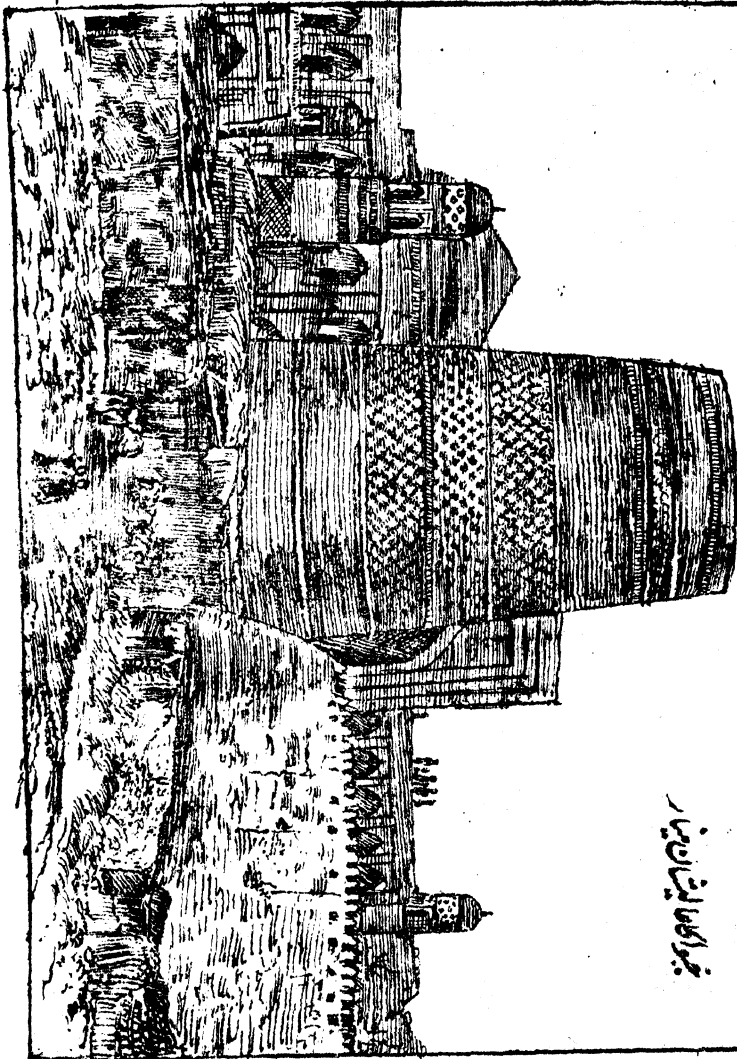
خاتمہ

ممالک روس کی یورپ اور ایشیا دونوں علاقوں کا حال مختصر طور پر بیان ہو چکا ہے

اثر جو خاصکر طبیعت پر پڑتے ہیں وہ یہہ ہیں کہ ایک تو اسکی مملکت کی وسعت۔ اور دوسرے اسکی حکومت کی خود مختاری اور مطلق العنانی +

روسی قوم میں خود بعض بہت عمدہ خصوصیات ہیں۔ مگر انہوں نے غلامی سے جس میں یہہ رکھے گئے تھے بہت نقصان اٹھایا۔ اور ان میں غلامی کے عیوب پیوست ہوگئے۔ ان میں ایک مہلک میلان شراب کیطرف بھی ہے۔ ملک میں تعلیم کے قواعد بہت ہی محدود ہیں۔ ہندوستان کیطرح تعلیم یافتوں کے سب سے بڑھکر حرص سرکاری عہدے لینا ہیں۔ تنخواہیں تھوڑی ملتی ہیں۔ رشوت ستانی اور تغلب عام طور پر وبا کیطرح پھیلا ہوا ہے +

یہہ بیان ہو چکا ہے کہ کوئی قوم روس پر حملہ کرنا نہیں چاہتی۔ تاہم بہت فوج رکھی ہوئی ہے جس میں سے ملک میں جبراً ۸ ½ لاکھ آدمی ہر سال نوخیزی میں ہی۔ زبردستی چھین لئے جاتے ہیں۔ صرف یہی عیب نہیں ہے۔ اور اقوام کو بھی مجبوراً اپنی حفاظت کے واسطے زیادہ فوجیں رکھنی پڑتی ہیں۔ سلطنت برطانیہ کو مجبوراً کروڑوں روپیہ مغربی سرحد پر روسی حملہ سے بچنے کیواسطے صرف کرنا پڑتا ہے +

سچ کے طور پر کہتے ہیں کہ موجودہ شہنشاہ کی طبیعت شفیقانہ ہے۔ اس نے ابتک یورپ میں امن قائم رکھنے کی بھی کوشش کی ہے مگر جو اس نے بیرحمانہ سلوک یہودیوں کے ساتھ کیا ہے اور اسکا اپنی وفادار رعایا پر ظلم کرنا جو صرف ضمیر معنزہ کی آزادی چاہتے ہیں؎ ایسے افعال ہیں جنہوں نے اسکو مہذب دنیا کی نظروں سے گرا دیا ہے۔ اس نے اپنے مذہبی تعصب میں بالکل کافرانہ طریق اختیار کیا ہے . . . . +

روسی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کچھ تو اوضاع و اطوار میں یورپین ہیں اور کچھ ایشیائی خاندان کا اشتراکی قاعدہ جیسا کہ ہندوستان میں بھی بہت سے ہردلعزیز نکتوں کا مضمون بنا ہوا ہے۔ روس میں بھی ہندوستان کیطرح ٹوٹتا جاتا ہے اسکے فوائد بھی ہیں۔ مگر نقصانات انکے مقابلہ میں زیادہ ہیں +

پیٹر اعظم کے زمانہ سے پہلے روسی باقی یورپ سے بالکل بے بہرہ تھے۔ گو تہذیب کے کانٹے میں سب سے نیچے ہیں یہہ خود ستائی میں سرشار تھے اور ہندوؤں کیطرح غیروں کو ملیچھ اور ناپاک سمجھتے تھے اور انکے چھوتے بھی نہ تھے۔ مکالے بیان کرتا ہے کہ کسطرح

؎ یہہ زار حال کے باپ کا ذکر ہے +

پیٹر اعظم نے یہہ تغیر پورا کیا:-

"قومی تعصبات کی مدح کرکے۔ نہ نوجوان اہل ماسکو کے دلوں کو پورانی مستورات کی کہانیوں سے پرچا کر جنکے انکی آبا و اجداد مادی تہی۔ نہ اپنے سر کو جھوٹی کہانیوں سے بھر کر۔ نہ اپنے آپ کو" "ایک عالم کہکر" جبا سنے تمام علوم میں دسترس پیدا کرلی تہی بلکہ روس کو وہ دیگر ممالک کی زبانیں سکھلا کر جنمیں سب سے بڑھکر آگاہی کے ذخیرے جمع تھے۔ یہہ اس تغیر کو عمل میں لایا اور اسطرح تمام آگاہی روس کے دسترس میں کردی مغربی یوروپ کی زبانوں نے روس کو مہذب بنایا۔ مجھکو کچھ شک نہیں کہ اہل ہند پر بہی ایسا ہی ان زبانوں کا اثر پڑے گا۔ ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کو انگریزی کی مطالعہ سے بڑا فایدہ پہنچیگا +

یہہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ سرف کی آزادی سے موجودہ صورت میں انکو فایدے سے زیادہ نقصان ہوا ہے پہلے ان کو مجبورًا کرنا پڑتا تھا اور جب یہہ خود اپنے آقا بنے سُستی اور شراب خوری میں وقت گذارنے لگے۔ آزادی اس غرض سے کہ ایک برکت بنے نیک طور پر استعمال کرنی چاہئے +

یہہ امر نہایت اتفاق سے مسلّم ہے کہ ایشیا میں روسی حکومت نے ایک برکت کا کام دیا ہے۔ ظالم اقوام کو جو پہلے ایکدوسرے کے ساتھ کشت و خون کرتی رہتی تہیں بندگان خدا کا نقصان ہوتا تھا دغا بازیاں اور فریب ہوتے تھے اور غلامی تو رہتی تہی۔ مجبورًا یہہ سب باتیں چھوڑکر امن و امان میں لوگوں کو رہنا پڑا ہے۔ ٹرینس کیسپین ریلوے جو ولیڈی واسٹوک تک بنے گی۔ زمانہ حال کی ایک بڑی فتح ہے۔ اور اس کا بنانے والا جنرل اننکاف واقعی سب سے بڑھکر قابل تعریف ہے۔ بڑی بڑی مشکلات ریت کو ہٹانے۔ پانی کی کمی اور دہوپ کی گرمی سے اٹھانی پڑینگی ریل سب سے بڑھکر مہذب اور شائستہ بنانے کا ذریعہ ہے +

موجودہ مطلق العنانی کی حکومت ہمیشہ جاری نہ رہیگی۔ روس کو کبھی نہ کبھی زیادہ شائستہ اور مہذب حکومت ملے گی۔ اور اسکے باشندے بتدریج ان اقبالمندی کا لطف اٹھائینگے جو انکو ملک کے قدرتی منبع انکو دینگے۔ اگر یہ انکا اچھی طرح راستی سے استعمال کریں +

تمام شد

فہرست کتب

موجودہ کارخانہ پیسہ اخبار و مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور

جس میں ہر قسم کی دلچسپ اور مفید عام کتابیں درج ہیں

(یہ رعایتیں صرف ۳۱ دسمبر سنہ ۹۹ء تک رہینگی)

(۱) تین روپیہ سے زیادہ کی قیمت تک کتابیں خریدنے والوں کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جائیگا +

(۲) تین روپیہ تک کتابیں خریدنے والوں کو محصول ڈاک معاف +

(۳) پانچ روپیہ کی کتابوں کے خریداروں کو علاوہ کمیشن ہٹنے کی ایک سو نمونوں کا بکس قیمتی ایک روپیہ مفت ملیگا۔ جو نہایت عجیب تحفہ ہے +

(۴) دس روپیہ کی کتابیں خریدنے والوں کو علاوہ کمیشن ایک آلہ قیاس اللبن (یعنی خالص دودھ کی شناخت کرنیکا آلہ) قیمتی عہ اور ایک بکس چائے کے نمونوں کا مفت نذر ہوگا +

(۵) پندرہ روپیہ کی کتابیں خریدنے والوں کو ایک عمدہ ترکی ٹوپی قیمتی عہ اور ایک بکس چائے کے نمونوں کا قیمتی عسہ مفت نذر ہوگا +

(۶) بیس روپیہ کی کتابوں کے خریدار کو علاوہ کمیشن ایک بلی ٹائم پیس بہت عمدہ وقت دینے والا قیمتی ہے اور ایک سٹ قمیص کے چاندی کے بٹنوں کا نذر ہوگا +

(۷) یکشت سو روپیہ کی قیمت کتابوں کے خریدنیوالوں کو علاوہ کمیشن ایک چاندی کی گھڑی ۱۵ روپیہ قیمت کی نذر ہوگی +

(شائقین بہت جلد درخواستیں بھیجیں کیونکہ یہ رعایتیں بہت جلد واپس لی جائینگی) +

اس فہرست کی کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں +

مطبوعہ خادم التعلیم پریس لاہور

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	اس فسانہ میں چھوٹی عمر کی شادی کے بربادی بخش حالات قابل عبرت پیرایہ میں منشی احمد حسین خاں صاحب بی اے نے شرح کئے ہیں ؛	[illegible]
درگیش نندنی	ملک بنگالہ پر راجہ مان سنگھ کی شاہ دہلی کی طرف سے چڑھائی - راجہ مان سنگھ کے فرزند کو ایک زمیندار کی لڑکی سے عشق بہادر راجپوت اور جانباز پٹھانوں کی بہادریاں زور آزما بہادر کی کیفیت تحریر ہے - حق تو یہ ہے کہ اس کا لکھنا مسٹر شرر ہی کا کام تھا	[illegible]
دلکش	یہ دلچسپ ناول حصہ اول و دوم مصنفہ مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی واقعی دلکش ہے - اسکا فسانہ جیسا دلچسپ ہے ویسا ہی حیرت انگیز ہے	[illegible]
منصور موہنا	اسمیں دو بچھڑے ہوئے ان لفیبوں کا سچا فوٹو - اور سچے سین - راجہ جے چند والی اجمیر کے تباہ راجپوتوں کی اور سلطان محمود غزنوی کی اسلامی سپاہ کی بہادریاں - مصنفہ مسٹر شرر ؛	[illegible]
منصور موہنا	مندرجہ بالا قصہ بصورت دلچسپ ناٹک ؛	[illegible]
[illegible]	مصنفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر - ہندوستانی شرفا کے عادات - فرخ اور اوسکے سوتیلے بھائی کا مقدمہ فرخ اور لعبت کے عشق کی داستان ہے غضب کی دلچسپی ہے قیمت [illegible]	[illegible]
ملک العزیز ورجنا	اس ناول میں اوس لڑائی کا ذکر ہے جو اہل اسلام اور عیسائیوں سے واسطے بیت المقدس کے ہوئی تھی - عیسائیوں اور اہل اسلام کا اسلامی جوش ہزارہا عیسائی اور اہل اسلام کا تلوار کے گھاٹ اوترنا سلطان صلاح الدین کے لخت جگر ملک العزیز اور ورجنا کا عشق - مولوی شرر صاحب نے خوب ناول لکھا ہے ؛	[illegible]
حسن انجلینا	بہادر ترکوں اور روسیوں کا مقابلہ - ایرانیوں کا جوش سے ترکوں کی مدد کو آنا - منوچہر روسیوں کو شکست دینا - آخر میں ترک اور ایرانیوں کی مذہبی محبت اور عشق کے تیر و تفنگ - مصنفہ مسٹر شرر ؛	[illegible]
[illegible]	یہ حیرت انگیز اور درد آمیز داستان ہے - عیسائیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی تباہی مصنفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی ؛	[illegible]
[illegible]	شہزادہ سلیم فلسفیانہ جستجو الوہیت رب العالمین ہیں اور منازل دنیا کا گوناگون ایک فسانہ کے پیرایہ میں جناب حاجی محمد خاں صاحب مدرس خورجہ نے مرتب کیا ہے	[illegible]
[illegible]	ایک پارسی لیڈی کے عشق کا دلچسپ قصہ ؛	[illegible]
[illegible]	مترجمہ منشی سخاوت حسین صاحب بی - اے جس میں سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر ہندوستان کی ہو بہو تصویر کھینچی گئی ہے ؛	[illegible]
رزم و بزم	حصہ اول مصنفہ منشی اسراو علی صاحب لکھنوی	عم
[illegible]	واجد علیشاہ آخری شاہ اودھ کے زمانے کے دلچسپ حالات - غدر کے عبرت خیز واقعات ناول کے پیرائے اور لکھنؤ کی شستہ زبان میں نہایت خوش سلوبی سے بیان کئے گئے ہیں	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	ناولٹ کے پیرایہ میں قتل عمد کی ایک سچی داستان - عدالت سشن کی تمام کارروائی - وکیلوں کے ہتھکنڈے - اخیر میں اسیسروں کی رائے اور سشن جج کا فیصلہ عجیب لطف دیتا ہے ؞	[illegible]
[illegible]	مصنفہ قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر و ممبر ایشیاٹک سوسائٹی جس میں علاقوں میں رشوت ستانی اور اوسکے بُرے نتائج اور دیانت کی بدولت تکلیفات اور اخیر میں سچی خوشی اور عزت کا خاکہ دکھایا گیا ہے اور قصہ قابل تعریف لیاقت کے ساتھ ختم کیا گیا ہے ؞	[illegible]
مہر حیا	انہیں مصنف صاحب نے نہایت لیاقت سے ایک ہندو لیڈی کی حیرت انگیز سرگذشت لکھی ہے نہایت دلکش ہے	چار آنے
[illegible]	یار بانہ ایک لاوارث مسلمان لڑکی کی سرگذشت اور لطیف اور زہر کا پیالہ کو خوب نباہا ہے دنیا میں سچے دوستوں کی نسبت ایک نہایت ہی قیمتی سبق ہے - قابل دید ؞	[illegible]
چار چمن	چار نہایت دلکش افسانے (۱) کالے بال (۲) شہزادی کی حیا داری (۳) پدمنی (۴) اکبر اور اوسکے مشیر	چار آنے
[illegible]	ایام غدر کا دردانگیز فوٹو - ایک سچے دیسی کے خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کی بے نظیر جوانمردی اور حقیقی محبت کی سچی مثال عجیب رقت پیدا کرتی ہے اور کیسی عمدہ ٹریجیڈی ہے ؞	[illegible]
[illegible]	انگلستان کے ملک الشعرا شیکسپیئر کے ڈراما اتھلو کا اُردو زبان میں صرف لفظی ترجمہ نہیں بلکہ اسکو ایشیائی سانچے میں ڈھال دیا گیا ہے - نام بھی ایشیائی مذاق کے مطابق ہے ؞	[illegible]
[illegible]	ایک خوبصورت بارمیڈ یعنی ساقن کا قصہ بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے جو ایک سائیس کے نطفے سے ایک بڑے امیر کی لڑکی کے بطن سے تھی ؞	[illegible]
[illegible]	اس عجیب ناول کو ایسی عمدگی سے مشرقی رنگ میں ڈھالا گیا ہے کہ حسن دوبالا ہو گیا ہے - عبارت کی دلکشی محاورات کی بندش مطالب کی چستی سے قصہ کی خوبی میں ایک نیا لطف پیدا ہو گیا ہے ؞	[illegible]
[illegible]	دو حریف سراغرسانوں نے ایک نہایت پیچیدہ مقدمہ کی سراغرسانی میں اپنی ساری کوشش صرف کر دی ہے امریکہ کے بدمعاشوں کے ہتھکنڈے دلیری کے ساتھ اور سراغرسانوں کی اعلیٰ قابلیت حیرت پر حیرت پیدا کرتی ہے - عجیب دردناک کہانی ہے ؞	[illegible]
[illegible]	زبان تو اس ناول کی لکھنوی ہے اور پلاٹ جو کہ ترجمہ نہیں بلکہ بالکل اصلی ہے - دلچسپی کے ساتھ نتیجہ بہت عمدہ رکھتا ہے - جو پردے کی تائید میں لکھا گیا ہے - پردہ نہ کرانے کی خرابیاں دکھائی گئی ہیں کہ کس طرح شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں بدچلن ہو جاتی ہیں اور یارانے گانٹھے جاتے ہیں - ۲۹ باب ؞	[illegible]
[illegible]	انگلستان کے مشہور ناولسٹ مسٹر رینلڈس کا ایک نہایت دلکش اور نتیجہ خیز قصے کو خاص لکھنو کی اردو زبان میں لکھا گیا ہے اس طرح پلاٹ کی خوبی پر زبان کی عمدگی مستزاد ہو کر نہایت دلچسپ کتاب بن گئی ہے اس طرح ایک دہقان کی غریب مگر حسین اور نیک دل رحمدل لڑکی کو ایک ولایت کے خدمت کرنے کے عوض میں ایک بہت بڑی جائداد مل گئی - ثابت ہوتا ہے کہ قسمت کیا چیز ہے ؞	[illegible]
[illegible]	ہندوستانی ناول - ایک ہندو مہارانی اور انگریزوں کے غدر میں خونریز جنگ - آخر ناکامی و دلچسپ مضامین سے بے نظیر خیر تعجب انگیز واقعات سے لبریز - انگریزی چاشنی سے ؞	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	سادھوؤں کے ہتھکنڈے۔ ایک باعصمت اور بیکنفس ہندو لیڈی کا ان کے ہاتھوں سے اپنی عزت کو بچائے رکھنا نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ از مسٹر احمد حسین خاں صاحب بی۔ اے	[illegible]
لاہور خوفناک	جس میں شہر لاہور کے خوفناک اسرار کھولے گئے ہیں نہایت ہی دلچسپ ناول ہے	ایک روپیہ
[illegible]	جولیس ورن فرانس کے مشہور علمی ناول لکھنے والے مصنف کے فسانوں میں سے ایک نہایت دلچسپ قصے کا ترجمہ ہے جسمیں ایک عظیم الشان گولے میں بیٹھ کر علمی تحقیقات کے لئے ایک مہم چاند کو روانہ کی گئی ہے	[illegible]
[illegible]	کس خوبی سے سلطانہ چاند بی بی کے زمانہ کی مملکت دکن کے حالات کی ایک قصہ کے پیرایہ میں انگریزی زبان میں تصویر کھینچی گئی تھی کہ جسکا پورا اردو ترجمہ تیار ہو گیا ہے۔ رزم بزم عشق و محبت دربار جلوس سازش فراز و نشیب کی اس قصے میں لفظوں سے تصویر کھینچی گئی ہے ممکن نہیں کہ کوئی شخص اسے شروع کرے اور ختم کرنے سے پہلے چھوڑ دے۔ دلچسپی اور دلفریبی کا قصہ میں ایک دریا امڈ ہوا ہے	[illegible]
جہانگیر	ملک الشعراء شیکسپیئر کے مشہور ڈرامے ہیملٹ کا اردو ترجمہ لکھنؤ کی زبان کی عجیب زینت پیدا ہوئی ہے (بار دوم)	آٹھ آنہ
[illegible]	ایک اخلاقی ناول جسکی تعریف میں یہ لکھنا کافی ہے کہ رسوم زمانہ کا دریا در کوزہ ہے۔ بدمعاشی کا خوب خاکہ کھینچا گیا ہے۔ مصنفہ منشی احمد حسین خاں صاحب بی۔ اے۔ (بار سوم)	[illegible]
نادر شاہ	شہنشاہ نادر کی ہندوستان پر تاخت اور اوس زمانے کے دربار ہندوستان کے حالات ایک عشقیہ قصہ کے پیرایہ میں بڑی خوبی سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ پلاٹ کی دلچسپی دیکھنے کے قابل ہے۔ از احمد حسین خاں	[illegible]
[illegible]	جی ڈبلیو ریبلڈس کے مشہور ناول رابرٹ میکائر کا اردو ترجمہ۔ عجیب و غریب ناول۔ رابرٹ میکائر پرلے درجے کا بدمعاش۔ قاتل اور ڈاکو ہے۔ اوس کی عیاریاں اور چالاکیاں نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں۔ کیا عبرتناک نتیجہ نکلتا ہے!	[illegible]
[illegible]	فرانس کے ایک مشہور دلچسپ حیرت انگیز اور نتیجہ خیز ناول کا اردو ترجمہ ہے۔ پلاٹ ایسا دلچسپ اور ایسا حیرت انگیز کہ ایک دفعہ شروع کر کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ جہاں نورد یہودی ایک بددعا سے ہمیشہ تکلیف پانے کے گرد پید ل پھرتا رہتا ہے کہیں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر دو حصہ	[illegible]
[illegible]	انگلستان کے مشہور ڈراما نویس شیکسپیئر کا ایک دلچسپ ڈراما اردو زبان میں ڈھالا گیا ہے پرلے درجے کا دلچسپ ہے۔ خون آشام سود خوار کا حشر نہایت دردناک ہے	[illegible]
[illegible]	دلکش اور دلفریب اصلی فسانہ۔ ایک بدکار عورت اپنے آشنا کی خاطر اپنے خاوند کو زہر دیتی ہے جو اپنے ایک وفادار دوست کی بدولت بچتا ہے۔ اور عین اوس وقت جب وہ اپنے آشنا سے شادی کرنے کو تیار ہے پکڑی جاتی ہے۔ عجیب دردناک سین دکھائی دیتا ہے	[illegible]
شمس النساء	جہانگیر اور نور جہان بیگم کے تاریخی عشق و محبت کا قصہ۔ شہزادے کے عشق۔ بیگم کی عصمت اور استغنا اور اوسکے خاوند علی قلیخاں کی محبت اور جان بازی کی داستان خون رلاتی ہے۔ اور اخیر میں عاشق صادق کی کامیابی سے عجیب لطف پیدا ہوتا ہے۔ از احمد حسین خاں صاحب بی۔ اے	[illegible]
[illegible]	ایک دلفریب اسرار دلکش انگریزی ناول کا ترجمہ۔ ایک عیسائی شہزادہ اور ایک خوبصورت یہودن کے عشق و عاشقی کا سچا قصہ۔ جان بازی اور کامیابی کا عجیب سین دکھلایا گیا ہے	[illegible]

قیمت	بیان	نام کتاب
[illegible]	فسانہ کے پیرایہ میں قتل عمد کی ایک سچی داستان۔ عدالت سشن کی تمام کارروائی۔ وکیلوں کے ہتھکنڈے۔ اخیر میں اسیسروں کی رائے اور سشن جج کا فیصلہ عجیب لطف دیتا ہے ؛	[illegible]
[illegible]	مصنفہ قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر و ممبر ایشیاٹک سوسائٹی جسمیں صعوبتوں میں ثروت نشانی اور اوسکے بڑے نتایج اور دیانت کی بدولت تکلیفات اور اخیر میں سچی خوشی اور عزت کا خاکہ دکھایا گیا ہے اور قصہ قابل تعریف لیاقت کے ساتھ ختم کیا گیا ہے ؛	[illegible]
چار آنے	انہیں مصنف صاحب نے نہایت لیاقت سے ایک شیخ و لیڈی کی حیرت انگیز سرگذشت لکھی ہے نہایت دلکش ہے	مہر جیا
[illegible]	یا ربانیت یا مذہب ایک لا وارث مسلمان لڑکی کی سرگذشت اور تکالیف اور پھر کامیابی کو خوب نبھایا ہے دنیا میں سچے دوستوں کی نسبت ایک نہایت ہی قیمتی سبق ہے۔ قابل دید ؛	[illegible]
چار آنے	چار نہایت دلکش فسانے (۱) کالے بال (۲) شمران کی عیاری (۳) پدمنی (۴) اکبر اور اوسکے مشیر	چار چمن
[illegible]	ایام غدر کا درد انگیز فوٹو۔ ایک ادنےٰ درجے کے خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کی بے نظیر جوانمردی اور حقیقی محبت کی سچی مثال عجیب رقت پیدا کرتی ہے اور کیسی عمدہ ٹریجیڈی ہے ؛	جوانمردی
[illegible]	انگلستان کے ملک الشعرا شیکسپیر کے ڈراما اتھلو کا اردو زبان میں صرف لفظی ترجمہ نہیں بلکہ اسکو ایشیائی سانچے میں ڈھال دیا گیا ہے۔ نام بھی ایشیائی مذاق کے مطابق ہے ؛	[illegible]
[illegible]	ایک خوبصورت بار میڈ یعنی ساقن کا قصہ بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے جو ایک سائیس کے نطفے سے ایک بڑے امیر کی لڑکی کے بطن سے تھی ؛	[illegible]
[illegible]	اس عجیب ناول کو ایسی عمدگی سے مشرقی رنگ میں رنگا گیا ہے کہ حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ عبارت کی دلکشی محاورات کی بندش مطالب کی چستگی سے قصے کی خوبی میں ایک نیا لطف پیدا ہو گیا ہے ؛	[illegible]
[illegible]	دو حریف سراغرسانوں نے ایک نہایت پیچیدہ مقدمہ کی سراغرسانی میں اپنی ساری کوشش صرف کردی ہے امریکہ کے بدمعاشوں کے ہتھکنڈے دلیری کے ساتھ اور سراغرسانوں کی اعلیٰ قابلیت حیرت پر حیرت پیدا کرتی ہے۔ عجیب دردناک کہانی ہے ؛	[illegible]
[illegible]	زبان تو اس ناول کی لکھنوی ہے اور پلاٹ جو کہ ترجمہ نہیں بلکہ بالکل اصلی ہے۔ دلچسپی کے ساتھ نتیجہ بہت عمدہ رکھتا ہے۔ جو پردے کی تائید میں لکھا گیا ہے۔ پردہ نہ کرانے کی خرابیاں دکھائی گئی ہیں کہ کس طرح شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں بدچلن ہو جاتی ہیں اور بھگا لے جاتے ہیں۔ ۲۹ باب ؛	[illegible]
[illegible]	انگلستان کے مشہور ناول نویس مسٹر رینلڈس کا ایک نہایت دلکش اور نتیجہ خیز قصے کو خاص لکھنو کی اردو زبان میں لکھا گیا ہے اور اسطرح پلاٹ کی خوبی پر زبان کی عمدگی مستزاد ہو کر نہایت دلچسپ بن گئی ہے کسطرح ایک دہقان کی غریب مگر حسین اور بے دید گی رحمدل لڑکی کو ایک بادشاہ کے خدمت کرنیکے عوض میں ایک بہت بڑی جایداد مل گئی۔ ثابت ہوتا ہے کہ قسمت کیا چیز ہے ؛	[illegible]
[illegible]	ہندوستانی ناول۔ ایک ہندو مہاراجہ اور انگریزوں سے غدر خفیہ سجاویز جنگ۔ آخر ناکامی دلچسپی مضامین بے نظیر عبرت خیز تعجب انگیز واقعات سے لبریز۔ انگریزی چاشنی سے پر ؛	[illegible]

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	انگلستان کے مشہور ڈراما نویس لارڈ ڈیٹن سابق وایسرائے و گورنر جنرل ہند کے نہایت دلفریب ڈراما اور حسن و غرور کا اردو ترجمہ نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ پولائن جو ڈراما کی ہیروئن ایک امیرزادی ہے ایک امیرزادہ خواستگار ہے۔ اور ایک غریب باغبان کا لڑکا پولائن کا عاشق صادق ہے غرض کہ عجیب غریب واقعات اور پیچیدگیوں کے بعد باغبان کا لڑکا پولائن سے شادی کر لیتا ہے۔ نہایت لطف خیز ڈراما ہے ۔	[illegible]
[illegible]	رینلڈس کے ایک ناول کا ترجمہ ۔ دلچسپ ۔ باتصویر ہے	چار آنہ
[illegible]	ایک پاکدامن لڑکی پر ایک امیر عاشق ہو کر دھوکے سے اپنے مکان میں قید کر لیتا ہے اور سخت سے سخت اذیتیں دیتا ہے۔ مگر وہ اوس کا کہنا نہیں مانتی۔ آخر جان سے ناامید ہو جاتی ہے علاوہ ازیں اوس کا عاشق صادق اوس کو آن کر اس محبس سے چھڑاتا ہے ۔	[illegible]
پدمنی	سلطان علاؤ الدین اور مہارانی پدمنی کے عشق و محبت کا دلچسپ تاریخی فسانہ ہے۔ قابل دید ہے ۔	[illegible]
[illegible]	عہد سلطنت انگریزی کا فوٹو۔ لکھنؤ کے دو معزز خاندانوں کی سوشل حالت کا نمونہ۔ سیر وشکار۔ تھیٹر کے دلکش تھیٹر کا نظارہ۔ ایک سنگدل کا ایک حور وش نازنین کو زخمی کرنا۔ عشق و عاشقی کا فسانہ۔ راز و نیاز کا دلچسپ سین۔ بچھڑوں کا ملاپ وغیرہ ۔	[illegible]
[illegible]	اس کتاب میں دنیا کے دور دراز حصوں کے عجیب غریب حالات کا بیان ہے۔ حصہ اول میں ۶۰ انچ کے انسانوں کے حالات اور حصہ دوم میں دیو زاد کا بیان جو قد میں تیس گز لمبے تھے نہایت دلکش اور حیرت انگیز فسانہ ہے ۔	[illegible]
[illegible]	رینلڈس کے مشہور ناول انگریزی کا بامحاورہ سلیس ترجمہ لندن کے عیاش امیروں کی بدکاریوں کے ایسے دلچسپ واقعات لکھے ہیں کہ مجلس عشرت کا سماں باندھ دیا ہے۔ کہیں رنج آلود تذکرات سے ماتم سرا کا دھوکا ہوتا ہے ۔	[illegible]
[illegible]	مسٹریز آف پیرس۔ شہر پیرس کے اسرار۔ پیرس کے امرا اور نام نہاد شرفا کی بدمعاشیوں اور عیاشیوں کا کچا چٹھا۔ دلچسپی سے پڑھیے ۔	[illegible]

مشہور لوگوں کی سوانح عمریاں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	امیر عبدالرحمٰن خاں بادشاہ دولت افغانستان کی پولیٹیکل اور سوشل زندگی کے مفصل حالات منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار نے فراہم کئے ہیں۔ اخبارات نے اس کتاب کی نسبت بہت اعلیٰ رائے دی ہے۔ کئی ایک تصویریں اور نقشے بھی شامل ہیں۔ انگریزی اخبار نویسوں کے اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں ۔	[illegible]
[illegible]	اس میں ملک الشام سلطان صلاح الدین اعظم فاتح بیت المقدس کی سوانح عمری مع مختصر حالات جنگ ہائے صلیبی کے درج ہیں۔ مؤلفہ مولوی سراج الدین احمد صاحب۔ حجم ۲۳۸ صفحہ ۔	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

قیمت	بیان	نام کتاب
[illegible]	انگلستان کے مشہور ڈراما نویس لارڈ ڈیٹن سابق وایسرائے و گورنر جنرل ہند کے نہایت دلفریب ڈراما اور مَن دغرور کا اردو ترجمہ نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ پولائن ڈراما کی ہیروئن ایک امیرزادی ہے ایک امیرزادہ خواستگار ہے۔ اور ایک غریب باغبان کا لڑکا پولائن کا عاشق صادق ہے غرض عجیب عجیب واقعات اور پیچیدگیوں کے بعد باغبان کا لڑکا پولائن سے شادی کر لیتا ہے نہایت لطف خیز ڈراما ہے ◆	[illegible]
چار آنہ	رینلڈس کے ایک ناول کا ترجمہ۔ دلچسپ۔ باتصویر ہے	تارِ عشق
[illegible]	ایک کامن لڑکی پر ایک امیر عاشق ہو کر دھوکے سے اپنے مکان میں قید کر لیتا ہے اور منت سے سخت از شیریں بناتا ہے۔ مگر وہ اوس کا کہنا نہیں مانتی۔ آخر جان سے نا امید ہو جاتی ہے لیکن امداد غیبی سے اوس کا عاشق صادق اوس کو آن کر اس مجلس سے چھڑاتا ہے ◆	[illegible]
[illegible]	سلطان علاؤالدین اور مہارانی پدمنی کے عشق و محبت کا دلچسپ تاریخی فسانہ ہے۔ قابل دید ◆	پدمنی
[illegible]	عہد سلطنت انگریزی کا فوٹو۔ لکھنؤ کے دو معزز خاندانوں کی سوشل حالت کا نمونہ۔ سیر و شکار۔ نیچر کے دلکش تھیٹر کا نظارہ۔ ایک سنگدل کا ایک حورِ وش نازنین کو زخمی کرنا۔ عشق و عاشقی کا فسانہ راز و نیاز کا دلچسپ سین۔ بچھڑوں کا ملاپ وغیرہ ◆	[illegible]
[illegible]	اس کتاب میں دنیا کے دور دراز حصص کے عجیب و غریب حالات کا بیان ہے۔ حصہ اول میں ۲۔ ۱ بالشت کے انسانوں کے حالات اور حصہ دوم میں دیو زاد کا بیان جو قد میں تیس گز لمبے تھے۔ نہایت دلکش اور حیرت انگیز فسانہ ہے ◆	[illegible]
[illegible]	رینلڈس کے مشہور ناول انگریزی کا بامحاورہ ترجمہ۔ لنڈن کے عیاش امیروں کی بدکاریوں کے دلچسپ واقعات لکھے ہیں۔ کہیں [illegible] کا سماں باندھ دیا ہے۔ کہیں رنج آلود تذکرات سے ماتم سرا کا دھوکا ہوتا ہے ◆	[illegible]
[illegible]	مسٹریز آف پیرس۔ شہر پیرس کے اسرار۔ پیرس کے امرا اور نام نہاد شرفا کی بد معاشیوں اور عیاشیوں کا کچا چٹھا۔ دلچسپی سے پڑھیے ◆	[illegible]

مشہور لوگوں کی سوانح عمریاں

قیمت	بیان	نام کتاب
[illegible]	امیر عبدالرحمن خاں بادشاہ دولت افغانستان کی پولیٹیکل اور سوشل زندگی کے مفصل حالات منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار نے فراہم کئے ہیں۔ اخبارات نے اس کتاب کی نسبت بہت اعلیٰ رائے دی ہے۔ کئی ایک تصویریں اور نقشے بھی شامل ہیں۔ انگریزی اخبار نویسوں کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں ◆	[illegible]
[illegible]	اس میں ملک الناصر سلطان صلاح الدین اعظم فاتح بیت المقدس کی سوانح عمری مع مختصر حالات جنگ ہائے صلیبی کے درج ہیں۔ مؤلفہ مولوی سراج الدین احمد صاحب۔ حجم ۲۳۰ صفحہ ◆	سوانح عمری صلاح الدین

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

قیمت	بیان	نام کتاب
[illegible]	حضور قدر قدرت فلک رفعت ملکہ معظمہ انگلستان وکٹوریہ قیصرہ ہند و ملکہ انگلستان کی زندگی کے حالات مصنفہ منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار۔ طبع ہشتم ۔	ذکر عظمیٰ
[illegible]	راجہ اشوک بودھ مذہب کے بہت بڑے مجدد اور رایج کنندہ کے حالات ۔ مصنفہ بابو شاما چرن پرشاد ۔	[illegible]
[illegible]	یعنی حکیم ابو القاسم فردوسی کی سوانح عمری ۔ اسکی شاعری کے حالات اور نامی شعراء سے مقابلہ جس کو مرزا حیرت دہلوی نے بڑی تحقیقات اور محنت سے تصنیف کیا ہے ۔ قابل دید ۔	حالات فردوسی
[illegible]	امریکہ کے مشہور فلاسفر سیاح اور اخبار نویس کی سوانح عمری اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ۔ انگریزی سے اردو میں منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ترجمہ کیا ہے ۔ اس عالی حوصلہ اور بلند ہمت شخص نے نہایت گمنامی اور افلاس سے صرف اپنی کوشش اور لیاقت سے نکل کر دنیا میں اعلیٰ درجہ کی شہرت اور عزت حاصل کی ہے کوئی دیندار ممکن نہیں کہ اس بیش قیمت کتاب کو دلچسپی سے نہ پڑھے بلکہ اس کے مضامین کا حال معلوم ہو ۔ یورپ اور امریکہ میں لاکھوں اشخاص صرف اس کتاب کی بدولت کامیاب اور دولتمند ہو گئے ۔	بنجمن فرینکلن
دو آنہ	فرانس کے عظیم الشان بہادر اور یورپ کے جنگجو سپاہی بادشاہ کی سوانح عمری ۔	نپولین بوناپارٹ
دو آنہ	بیالیس نہایت مشہور اور مستند مصنفان اسلام [illegible] مختصر حالات مع ایک دلچسپ دیباچہ کے ۔	مصنفان اسلام
دو آنہ	کی سوانح عمری ۔ عرفان اور ریاضت کی رہنما ہے ۔	مہاتما بدھ
آٹھ آنہ	سکندر اعظم شاہ مقدونیہ کی نہایت معتبر اور قابل دید سوانح عمری ۔ باتصویر	آئینہ سکندری
دو آنہ	کا باتصویر تذکرہ ۔	حکیم ارسطو
[illegible]	یہ کتاب انگلستان کی ایک شہزادی نے قسطنطنیہ میں مدت تک رہ کر اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر سلطان المعظم کے عہد حکومت کے متعلق لکھی ہے ۔ جس میں کمال خوبی کے ساتھ حضرت سلطان کی قابلیت اور اس ترکی کے پیچیدہ مسئلے کے عموماً سمجھنے کے حالات درج ہیں اسکا اردو ترجمہ مع بہت سے حواشی کے چھاپا گیا ہے اور اس کے علاوہ ۵ ۳ پورے صفحہ کی تصاویر مع ایک نقشہ ترکی کے لگائی گئی ہیں ۔ طبع دوم (مجلد) ۔	[illegible]
[illegible]	پیشوائے تمدن ہند بانی برہمو سماج ۔ اس نامور بزرگ اور خدا پرست ۔ محب الوطن ۔ فاضل ۔ فلسفی دیانتدار [illegible] کی زندگی کے دلچسپ اور تعلیم دینے والے حالات ایسے ہیں کہ جن کے مطالعہ سے ہر شخص اپنی اپنی سمجھ کے مطابق فائدہ اٹھا سکے اور چھوڑنے سے پہلے قائل ہو جائے کہ [illegible] راجہ رام موہن رائے بڑا ریفارمر تھا ۔ مجلد مع تصویر عکسی ۔	[illegible]
[illegible]	شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور تصانیف کے حالات ۔ مصنفہ منشی احمد حسین خاں صاحب مصنف کتب متعددہ ۔ اس سے پیشتر بعض اصحاب نے شیخ شیراز کی زندگی کے اور تصانیف کے ذکر میں ادھر ادھر کے کچھ حالات چھاپے ہیں ۔ لیکن یہ سب سے آخری کتاب یقین کیا جاتا ہے کہ بہت اچھی ثابت ہو گی ۔	حالات سعدی

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
ابوالفضل علامی	شہنشاہ اکبر کے وزیر اعظم اور زبردست مدبر اور انشا پرداز کا تذکرہ	دو آنہ
ایک شرابی کی سچی سرگذشت	اس کتاب کی تعریف اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ایک مشہور شرابی کی اپنے قلم سے لکھی ہوئی سوانح عمری۔ جس میں اپنی عمر بھر کی شراب کی بدولت تکلیفات کا خاکہ کھینچ کر توبہ کرتا ہے	[illegible]
جنرل گارفیلڈ کی باتصویر سوانح عمری	امریکہ کا تاریخی اور مشہور اور بڑا آدمی۔ ایک مفلس مزدور لڑکا کس طرح اضلاع متحدہ امریکہ کا پریسیڈنٹ ہو گیا۔ قدرت کا عجیب کرشمہ	[illegible]
شیخ الرئیس	معلم ثانی حکیم بو علی سینا کی سوانح عمری	تین آنے
پیٹر اعظم	اس سلطنت روس کے بانی زار روس کی باتصویر سوانح عمری	تین آنے
نادر شاہ	ایشیا کے مشہور سپاہی۔ بادشاہ اور مدبر کے حالات	دو آنے
مارٹن لوتھر	پروٹسٹنٹ مذہب کے بانی اور یورپ کے بڑے عیسائی ریفارمر کی زندگی کے حالات	دو آنے
مسٹر گلیڈسٹون	انگلستان کے سابق وزیر اعظم کے حالات	دو آنے
تذکرہ شیکسپیر	انگلستان کے ملک الشعرا کی سوانح عمری	دو آنے
وان ہمبولٹ	مشہور عالم علوم طبعی کی سوانح عمری	دو آنے
شہنشاہ بابر	کی زندگی کے دلچسپ حالات	دو آنے
جون آف آرک	ایک بہادر یورپین عورت کے حالات	دو آنے
ڈیوڈ لونگسٹون	افریقہ کے مشہور سیاح کے حالات	دو آنے
حکیم کنفیوشس	چینیوں کے پیشوا کی سوانح عمری	دو آنے
حالات ذوق	شیخ ابراہیم ذوق ملک الشعرا ہند کے حالات بڑی تحقیق سے قلمبند کئے گئے ہیں	چار آنے
تذکرہ محمود	سلطان محمود غزنوی کی سوانح عمری	دو آنے
جان ملٹن	ملک الشعرائے انگلستان کی سوانح عمری	دو آنے
[illegible]	اس میں اہل ہنود کے تمام دیوتاؤں رشیوں منیوں۔ راجاؤں۔ اپسراؤں اور دیگر وغیرہ کے نام جو شاستروں۔ پرانوں اور دوسری تاریخی کتابوں میں وارد ہوئے ہیں مع ان کے حالات بترتیب لغات درج ہیں۔ اور بغرض وقت ناموں کو دیوناگری میں بھی درج کر دیا ہے	[illegible]
[illegible]	امریکہ کے دریافت کرنے والے مشہور جہازران کے حالات	دو آنے
جنرل گارڈن	چین و مصر کے مشہور انگریزی جنرل کی سوانح عمری	دو آنے
حالات سودا	ملک الشعرائے ہند مرزا رفیع السودا مشہور ہجو گو کے حالات	ایک آنہ
تذکرہ تیمور باتصویر	تیمور کی ابتدائی پست حالت۔ تعلیم و تربیت۔ شاہ راہ ترقی کی مشکلات اور ملک گیری کے پرجوش تصورات	دو آنے

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

تجارت اور عام کاروبار کے متعلق کتابیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible] دولت	(حصہ اول) جس میں ہر پیشہ کے دنیا داروں کی مفید مطلب باتیں دنیا میں ہر پیشے سے دولت کمانے اور دولتمند ہونے کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ اور کئی کروڑپتی لوگوں کے تجربات اس بارے میں درج ہیں۔ طبع دوم۔ پاکٹ سائز۔ مجلد ◆	[illegible]
[illegible]	یعنی طریق دولت حصہ دوم۔ علاوہ قرض کی جانستاں بلا سے نجات کی تدابیر بتلانے کے اس کتاب میں بیسیوں مفید مطلب ہدایات دولت کمانے اور بچانے کے متعلق درج ہیں ملک میں عام رائے نے تسلیم کیا ہے کہ جس طرح کتاب طریق دولت کے دو حصے لکھے گئے ہیں۔ اس قسم کی پہلے کوئی کتاب اردو میں موجود نہیں ہے۔ مجلد ◆	[illegible]
[illegible] دولت	(حصہ سوم طریق دولت) اس کتاب میں امریکہ کے مشہور نمایش کرنے والے کروڑپتی مسٹر بارنم نے اپنی زندگی کے تجربات سے روپیہ پیدا کرنیکے طریقے قلمبند کئے ہیں۔ کتاب میں بہت سی تصاویر بھی ہیں۔ زیر طبع ◆	[illegible]
پند سود مند	مسٹر کابٹ کی انگریزی کتاب سے سو مفید ہدایات متعلقہ سوداگران مرزا امیر بیگ صاحب بیکیدار نے مرتب کیا	ایک آنہ

علوم نادرات روزگار کا ذخیرہ

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	یہ کتاب ہاتھ کی ہتھیلی سے انسان کی قسمت اور اوسکی طبیعت و تعلقات کے حالات معلوم کرنے کے لئے پر از نہایت ہے۔ اس میں انسان کے سیدھے اور اُلٹے ہاتھ کے قدرتی قد کے بارہ نقشوں مع کئی ایک چھوٹے نقشوں کے درج ہیں۔ جو لوگ مانتے ہیں کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور اسی لئے ہاتھ کی لکیریں کسی مطلب کے لئے کھینچی گئی ہیں وہ اس کتاب سے ضرور لطف حاصل کرینگے ◆	[illegible]
[illegible]	سوم سر نوشتہ تقدیر یعنی انسانی قسمت کا فیصلہ۔ ایک مشہور انگریزی رمال کی کتاب کا ترجمہ ہے حکیم فیثاغورث کے تیس حالات زندگی مع نو سو جوابات کے درج ہیں۔ [illegible] سے کہ اردو میں آجتک کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ بار دوم ◆	[illegible]
[illegible]	علم مسمریزم کے ایک مشہور اور انگریز عامل کی مستند کتاب کا ترجمہ۔ شائقین علم مسمریزم کو یہ کتاب ضرور منگانی چاہئے جو باقاعدہ اوستاد مسمریزم دنیا ہے۔ مسمریزم کی کامل مہارت پیدا کر دیتی ہے۔ سلسلہ علم غیب میں پانچویں کتاب ہے ◆	[illegible]
[illegible]	علم مسمریزم کی تحقیقات و تعلیم اور بلا امداد دوا کے مسمریزم کے ذریعہ سے علاج کرنیکا طریقہ مصنفہ ماسٹر امید پرشاد صاحب ایڈیٹر مجمع العلوم ◆	[illegible]
زندہ جاوید	ماسٹر امید پرشاد صاحب نے یہ کتاب علم روحانی اور حالات مابعد الموت کے متعلق مرتب کی ہے ◆	ایک روپیہ

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

قیمت	بیان	نام کتاب
۱ روپیہ ۸	پنسل۔ دیاسلائی بنانا۔ آئینہ پر قلعی کرنا۔ صابون اور موم بتی بنانا۔ گلاس سازی۔ تیزاب۔ رنگ آتشبازی۔ عطریات وغیرہ مصنوعی اشیائے تمدنی کی نقل۔ سیاہی چکنائی وغیرہ کا داغ دور کرنا۔ دھاتوں کے متعلق عجیب اعمال۔ علم کیمیا طبی نادر نسخے۔ دفعیہ حشرات الارض۔ علاج سمیات۔ تیزاب جوہر سنت ور روغن۔ ہمیشہ اشیا کا تازہ رکھنا۔ جواہرات۔ مینا کاری۔ چینی برتن بنانا۔ کانچ ڈھالنا۔ فوٹوگرافی۔ کھانے کے متعلق۔ لیمونیڈ سوڈا واٹر۔ برف کی نقلی جمانا۔ کاغذ بنانا۔ عمدہ عمدہ تیزاب وغیرہ وغیرہ۔ درج ہیں کہ جن کے آزمانے اور ذریعہ عمل کرنے سے ہر شخص خواہ دولتمند ہو یا غریب بے اندازہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہی اور اس قدر قیمتی باتوں کا جاننا ہزار ہا روپیہ کے خرچ اور محنت سے میسر ہو سکتا ہے۔ یہاں کوڑیوں کے مول آپ کے پیش کی جاتی ہیں۔ طبع سوم صفحہ ۲۴۰۔ مجلد	ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ اول
۱ روپیہ ۸	حصہ اول کی طرح اس میں بھی حسب ذیل مضامین کے علاوہ اور بہت سے مضامین درج ہیں۔ فوٹوگرافی کے چند عجیب اعمال۔ پتھر کے اعمال۔ پرندوں کا چمڑا اور کھال درست کرنا۔ چمڑے کا بیان۔ صیقل۔ جلا اور آبداری۔ برونز۔ رنگ یعنی تیز رنگ کا عمل۔ تصویروں کے چوکھٹے سنہری بنانا۔ کوفت کا کام۔ قلعی گری۔ سیپ کا عمل۔ ہاتھی دانت کا عمل۔ سینگ کے عمل۔ موم کے عمل۔ گوند تیار کرنا۔ لاکھ کا کام۔ سنگ مرمر کا بیان۔ بالوں کا بیان۔ تیل کا بیان۔ بطخ کا بیان۔ ٹانکا بنانا اور ٹانکا چلانا۔ دھاتوں کے متعلق چند عجیب اعمال۔ تکملہ۔ چند قسم کی الیسٹوں کا بیان۔ شراب بنانا۔ ہر قسم کا ایسنس بنانے کی انگریزی تراکیب۔ اکسٹراکٹ یعنی ادویات کے جوہر بنانے۔ مختلف اقسام کے پلستر بنانے۔ امراض کے متعلق انگریزی دواؤں کے سفوف یا پوڈر۔ اچاروں کا بیان۔ مختلف اقسام کے مرہم۔ مختلف اقسام کی انگریزی گولیوں کے نسخے۔ چند مفید پلاستروں کا بیان صفحہ ۲۴۴۔ طبع دوم	ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ دوم
۱ روپیہ ۸	حصہ اول و دوم کی طرح علاوہ سینکڑوں قیمتی اور مفید مضامین کے تیسرے حصہ میں ہاپ ٹول اور پیمانے۔ قیمتی معلومات۔ چند شربت و گولیاں۔ عکسی تصویر کھینچنے کے ضروری نسخے۔ بیکنگ پوڈر بنانا۔ جسم مردہ کو مصالحوں سے قائم رکھنا۔ مفید اشیا کی ویرنگ حفاظت۔ روغن ناقابل کشید۔ معدنی روغن۔ مہر لگانے کی لاکھ۔ شہروں کے فاو سیمنٹ یعنی جوڑنے والے مصالحے۔ انگریزی عطر و خوشبوئیں۔ ست یا رُب۔ روغن قابل کشید۔ مختلف اشیا صاف کرنا۔ داغ اور دھبے دور کرنا۔ مقوی خوشگوار غذائیں۔ گیسیں۔ چھوٹے چھوٹے دلچسپ علمی تجربے۔ مشہور انگریزی کیمیاگروں کی اصطلاحات۔ گلاس سازوں کی مفید باتیں۔ مختلف اقسام کے رنگ بنانا۔ عام خوشبو کے افعال و خواص۔ محلول ست یعنی ایسنس۔ دھاتوں کے عجیب اعمال۔ لکڑی کو مختلف رنگ دینا۔ چاک کی رنگین پنسل۔ بعض اشیا کا رنگ اڑانا اور سفید کرنا۔ انگریزی طریق سے ریشم و پشمینہ رنگنا۔ چند پسندیدہ مٹھائیاں۔ لاکھ کا رنگ و عمل۔ متفرقات وغیرہ وغیرہ درج ہیں۔ صفحہ ۲۵۲ پہلی جلد ہے	ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ سوم
	حصہ اول دوم و سوم کی طرح علاوہ سینکڑوں قیمتی مضامین کے چوتھے حصہ میں انگریزی مٹھائیاں بنانا۔ چربی بالوں ہاتھی دانت وغیرہ کا نکھارنا۔ الکوہل مختلف اشیا سے بنانا	

[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ چہارم	جسکے چوبیس مختلف چیزوں کی ملائی کی برف بنانا۔ ادویات دافع عفونت بنانا۔ شنگرف کے متعلق ابری کاغذ وغیرہ پر چینی برتن بنانے۔ کارچ ڈھالنا۔ دیواروں کو منقش کرنا۔ انگریزی آتشبازی بنانا۔ ہر قسم کے روغن بنانا۔ جاپانی وارنش۔ پالش کے چند نسخے۔ عمارت کے متعلق ضروری نسخے۔ صابون کا مکمل حال۔ تصویر کے عجیب اعمال۔ ستورہی اڑیاں ریپنگ۔ وشنا گھاس گھوڑے کے بال۔ چرمی اسباب۔ شراب۔ مختلف دھاتیں کاغذ وغیرہ چیزیں رنگنا۔ مصنوعی ہاتھی دانت۔ آگ بجھانے والے مصالحے۔ لکڑی رنگنا۔ دھاتوں کے متعلق ضروری باتیں۔ فوٹوگرافی کے مختلف اقسام اور نسخے پتھر کے چھاپے اور ایچنگ کے عمل اور مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ صفحہ ۲۴۰ ؞	[illegible]
مرقع الوان	آب رنگوں پر بحث۔ موجودہ زمانہ میں رنگوں کی حالت۔ آب رنگ کے نمونے رنگوں کی ماہیت اور تقسیم۔ سفید آب۔ زرد و نارنجی رنگ۔ سرخ رنگوں کا حال۔ اودے۔ نیلے سبز بھورے اور سیاہ رنگوں کا حال۔ ہندوستان کے قدیمی رنگ۔ اعلے درجہ کے کاغذ پر اصلی رنگوں میں اون کے نمونے دکھلائے گئے ہیں۔ اردو زبان میں پہلی کتاب	[illegible]
بھوجن پرکاش	یعنی کتاب "باورچی خانہ" کا حصہ اول جسمیں صدہا اہل ہنود کے انواع و اقسام کے لذیذ اور پرمزہ نمکین اور شیریں کھانے مٹھائیاں۔ حلوے۔ پوریاں کچوریاں۔ پھلوڑیاں۔ کھیریں۔ بھاجیاں۔ ترکاریاں۔ چٹنیاں۔ آچار وغیرہ درج ہیں ؞	[illegible]
خوان یغما	یعنی حصہ دوم کتاب "باورچی خانہ" جسمیں اہل اسلام کے انواع و اقسام کے صدہا لذیذ اور پرمزہ کھانے پلاؤ۔ زردہ۔ قورمہ۔ مربے۔ چٹنیاں۔ اور ہر قسم کے گوشت پکانے اور آچار وغیرہ بنانے کی ترکیبیں درج ہیں ؞	[illegible]
کانسٹرکٹنگ انجنیرس اگزامینیشن حصہ اول	جس کو منشی حاکم الدین صاحب مصنف کلید صنعت انچارج جنگ و ریپنگ فیکٹری اوکاڑہ نے کیمیکل انجنیروں کی سہولت کے لئے بمبئی انسپکشن ایکٹ سنہ ۱۸۹۶ء کے مطابق مرتب کیا ہے۔ اور کئی ایک انگریزی کتب سے بکثرت مضامین میتھی کیمیکل انجنیروں کے لئے قلمبند کئے ہیں۔ اردو میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں ؞	[illegible]
[illegible] کا پہلا حصہ	جس کو مسٹر لال۔ سی بوکر میتھوز ک ماسٹر ریاست کپورتھلہ نے اردو میں دیسی بینڈ باجا والوں کے لئے مرتب کیا ہے۔ قیمت رعایتی	[illegible]
[illegible]	منشی محمد سمیع صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین میمنا نے بغرض افادہ اہل انجنیرنگ برانچ مشتمل بر قواعد انجنیرنگ یہ کتاب تیار کی ہے صفحہ ۳۳۔ بلکی جلد ؞	[illegible]
رسالہ علم مقناطیس	پروفیسر ٹنڈل ڈی سی ایل۔ ایل ایل ڈی۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ پروفیسر علم طبیعات شاہی مدرسۃ العلوم برطانیہ کلاں کی کتاب علم مقناطیس کا اردو ترجمہ۔ باجازت مصنف صفحہ ۲۵ ؞	[illegible]
زراعت ہند	اس رسالہ میں مع دیگر چند مفید زراعت مضامین کے فن زراعت پر ایک پراثر معلومات لکچر درج ہے۔ صفحہ ۹۲ ؞	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں۔

قیمت	بیان	نام کتاب
[illegible]	کون شخص بے وقت موت سے بچنا نہیں چاہتا۔ حفظ صحت کا عطر۔ روزمرہ کے علاوہ آمد کے لئے قابل قدر ہدایات اور طبی اصول کی پیروی نہایت فرض ہے۔ صفحہ ۲۰	[illegible]
[illegible]	علمی اور عملی مضامین جتنی کارآمد ذخیرہ مجتمع ہیں کہ علم طب کے تمام اصول اور معالجات امراض اور فن جراحی کے خاص قاعدے مفصل طور پر مرقوم ہونے کے سوا علم نجوم کے وہ مسائل جو صناعت مرصوف کے متعلق ہیں بہ تشریح مسطور ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ صفحہ ۱۶۸	[illegible]
[illegible]	امریکہ میں ایک محقق نے تجربہ اور تحقیق کیا ہے کہ جس شخص کے گھر میں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں لڑکے یعنی اولاد نرینہ کس طرح اس سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ اس کتاب کا ترجمہ ہے۔ کون ہے جو اولاد نرینہ کا خواہشمند نہ ہوگا۔ اہل ہنود کے اعتقاد کے مطابق تو بغیر اولاد نرینہ کے مرد بہشت میں نہیں جا سکتا۔ اس بے بہا کتاب کو ضرور خرید کر پڑھئے۔ بار دوم	[illegible]
[illegible]	غسل کی تاریخ۔ خالص و غیر خالص پانی کی پہچان۔ نفع و نقصان اور مفصل بیان غیر خالص پانی کو صاف کرنے کی آسان ترکیبیں اور مختلف علمی طریقے۔ پانی کے خواص اور فواید۔ مختلف طریقوں اور طرز وں سے غسل۔ مختلف قسم کے سرد۔ گرم۔ خشک۔ تر غسل۔ آبزن۔ نطول۔ پاشویہ۔ حلوہ وغیرہ کا بیان مع تصاویر اور مختلف امراض میں ان کے ذریعہ علاج اور نفع وغیرہ کا مفصل بیان۔ متفرق آلات غسل کی تصویریں اور ان کا بیان۔ مختلف قسم کے حماموں کے نفع و نقصان اور حمام اور غسل کرنے کی کارآمد ہدایتیں۔ روسی و ترکی وغیرہ حماموں کا حال۔ برقی غسل۔ زخم۔ دنبل۔ ناسور۔ موچ۔ چوٹ وغیرہ کا علاج۔ صرف پانی کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنے کے ذریعہ۔ جراحی کی کارآمد باتیں۔ خشک تر پٹیاں اور گدیاں۔ سینک وغیرہ کے فواید اور طریق استعمال۔ علاج المائیہ یعنی تمام قسم کی بیماریوں کا علاج۔ پانی پینے۔ لگانے۔ باندھنے وغیرہ سے اور عمل وغیرہ کے ذریعہ علاج۔ پانی پینے کے قواعد اور ڈوبا ہوا جو بظاہر مردہ سمجھا جاتا ہے اس کو بحیات زندگی لانے ڈوبے ہوئے کے پیٹ سے پانی نکالنے اور مختلف حالتوں کے علاج اور عملی تجربے مع تصاویر فن شناوری کے اصول اور مختلف قسم کی تیراکیوں کے قاعدے اور عمدہ ہدایتیں مع تصاویر اور بہت سی کارآمد باتیں۔ اس کتاب میں بجلدہ ۲۵ تصویریں نہایت کارآمد ہیں۔ صفحہ ۱۰۰	[illegible]
	"جتنے جنے کی کودی ایک جنے کا بوجھ" کیسی سچی اور پرمعنی ضرب المثل ہے۔ اکیلا چنا سو بار کیا بھاڑ پھوڑ سکتا ہے؟ اسی خیال سے کہ دنیا میں مہلک اور خوفناک امراض کے ہزار ہا بیش قیمت اور بے نظیر نسخے جو کتابی تو نہیں لیکن بوجہ سہل الحصول اور کثیر المنفعت ہونے کے چھوٹے لوگوں کو بھی کسی طرح ہاتھ لگ گئے ہیں وہ ان کو ظاہر نہیں کرتے ۱۹۰۵ء میں پیسہ اخبار لاہور نے اپنے کثیر التعداد خریداروں کی خدمت میں یہ ضرور نسخہ پیش کی تھی۔ اس وقت سے لیکر ۱۹۰۸ء کے آخر تک یعنی چار سال کے عرصہ میں بہت سے مجرب اور نیک دل لوگوں نے اپنے اپنے تجربہ کئے ہوئے سینکڑوں نسخے ہر قسم کے عام اور پیچیدہ امراض کے بغرض فائدہ	

نام کتاب	بیان	قیمت
	معلومات کا ذخیرہ	
[illegible] بوسہ بازی	بوسہ بازی کے تاریخی۔ علمی۔ معاشرتی اور مذاقی پہلوؤں پر بڑے دلچسپ حالات درج ہیں۔ اور دُنیا کے مختلف ممالک میں بوسہ کی رسوم بہت پُرلطف ہیں شائقین یقیناً دلچسپی حاصل کرینگے۔ صفحہ ۶۸ ؞	[illegible]
[illegible]	یعنی روئے زمین کے مختلف ممالک کی شادی۔ نکاح اور طلاق کے متعلق رسوم۔ رواج اور دستور۔ اس کتاب میں بہت ہی دلچسپ معلومات بڑی تلاش اور تجسس سے کئی سال کے درمیان منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے جمع کی ہیں۔ صفحہ ۱۴۴ ؞	[illegible]
	لطائف ظرائف اور دل بہلاؤ کے سامان	
تحفۂ عجیب	دل بہلاؤ کے لئے یہ رسالہ عجیب دستور ہے۔ نہایت عمدہ واقعات جمع کئے گئے ہیں صفحہ ۲ ؞	دو آنے
[illegible]	یورپ اور خصوصاً انگلستان کے مختلف مذاق کے ایک سو نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے لطیفوں پر مشتمل ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر لطیفے کے ساتھ اسی مطلب کی تصویریں بھی چھاپی گئی ہیں جو مطلب اور مذاق کو دوبالا کر دیتی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ اور خصوصاً انگلستان میں عورتوں اور مردوں کا مذاق کیسا پُرلطف ہوتا ہے (طبع ششم) صفحہ ۸ ؞	[illegible]
[illegible]	حصہ اول مشرقی اور مغربی مذاق کے نہایت عمدہ چٹکلے معمالحہ دار پانسو لطیفے درج ہیں۔ اچھے یا بُرے ہونیکا فیصلہ ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ ہماری تعریف سے نہ تو پانسو سے سوا پانسو ہی ہو سکتے ہیں اور نہ پورے پانسو۔ طبیعت مذاق پسند ہے تو ضرور منگوائیے۔ غم غلط کرنیکے لئے نہایت عمدہ رفیق ہے۔ پہلا دوسرا ایڈیشن چھپتے ہی دست بدست ختم ہو گیا۔ اب بار سوم بعد ترمیم چھپے ہیں صفحہ ۱۴۰۔ حصہ دوم حصہ سوم حصہ چہارم و حصہ پنجم بھی موجود ہیں ؞	[illegible]
[illegible]	اس کتاب میں قریب بیس کے انگریزی کتابوں سے ہر قسم کے سینکڑوں علمی اور عملی شعبدات معمیات اور ترکیبیں اور کھیل اور تھیٹر ناٹک مع بہت سی تصاویر کے درج ہیں کہ جن کے تماشا دیکھنے کے لئے شوقین سینکڑوں روپے خرچ کر کے بہت حیرت ساتھ لے آتے ہیں۔ صفحہ ۱۰۰ ؞	[illegible]
	قانون	
[illegible]	یا جیبی وکیل جس میں قوانین مروجہ کے بیس ایکٹوں کا نہایت ضروری خلاصہ درج ہے۔ قانون وقت کی معلومات ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہیں۔ مگر اتنے لمبے چوڑے ایکٹ ہر شخص کب مطالعہ کر سکتا ہے اس لئے بڑی محنت سے یہ خلاصہ تیار کیا گیا ہے۔ کئی مرتبہ آپ کے قانونی مشورے کی فیس بچ جاویگی۔ صفحہ ۱۶۵ ؞	[illegible]

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	یعنی ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۷۰ء معہ ایکٹ متعلقہ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء معہ شرح و نظائر و بیہی جات صرفی ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء ترمیمہ بروئے ایکٹہائے ۱۸ سنہ ۱۸۸۱ء و ۳ سنہ ۱۸۸۳ء و ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء	[illegible]
[illegible]	یعنی ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء مرمہ بروئے ایکٹہائے ۱۷ سنہ ۱۸۸۱ء ۲۶ سنہ ۱۸۸۹ء ۵ سنہ ۱۸۸۱ء ۹ سنہ ۱۸۸۱ء ۷ سنہ ۱۸۸۸ء ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء ۶ سنہ ۱۸۹۲ء وغیرہ۔	[illegible]
[illegible]	یعنی ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ء مرمہ بروئے ایکٹہائے ۹ سنہ ۱۸۸۴ء اور ۸ سنہ ۱۸۸۸ء ۹ سنہ ۱۸۸۹ء ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء ۶ سنہ ۱۸۹۲ء وغیرہ	[illegible]
[illegible]	کل قانونی لغت و اصطلاحات و الفاظ محمڈن و ہندو لا وغیرہ	[illegible]
[illegible]	ترمیم شدہ آخر جون ۱۸۹۶ء تک کے تمام عمدہ فیصلے۔ رپورٹ وغیرہ حجم صفحہ ۷۲۰ محصول ڈاک ۵ ر	[illegible]

مذہبی اور مباحثے کی کتابیں

نام کتاب	بیان	قیمت
[illegible]	مسلمانوں کی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ قربانی وغیرہ امور کی مذہبی قابلیت اور حقیقت سے توضیح کی گئی ہے۔ اور نماز روزہ وغیرہ ارکان اسلام کے ادا کرنے کے طریقے لکھے گئے ہیں۔ نئے فیشن کے باوجود ارکان نماز سے واقف نہیں جلد منگائیں۔ صفحہ [illegible]	[illegible]
ارمغان بے بہا	یعنی اردو زبان کے اکثر مصنفین کی چیدہ نعتوں کا مجموعہ۔ صفحہ ۶۰	تین آنے
[illegible]	اور انکی مذہبی بے ایمانی اور دغا بازی۔ اردو ترجمہ از کتاب مسٹر بریڈلا۔ صفحہ [illegible]	ایک آنہ
[illegible]	یہ کتاب قرآن مجید کی لغات پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن شریف کے تمام الفاظ کے معانی مع بہت سے دیگر فوائد کے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور آج کے زمانے میں ہر ایک مسلمان نوجوان خصوصاً انگریزی خوان اس کی مدد سے کلام اللہ کو پڑھنے یا سمجھنے پر حاوی ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۲۱۶	[illegible]
[illegible]	قرآن مجید و فرقان حمید کے مطلب کو سمجھنے اور یاد کرنے اور بوقت ضرورت حوالے اور شہادت کے لئے فوراً کسی خاص مقام سے وہی آیت شریف نکالنے کے لئے جس کے مضمون کی ضرورت تھی یا کسی خاص مضمون کے متعلق جن جن مختلف مقامات پر ارشاد ہوا ہے اس کو تحریر یا تقریر کے وقت معلوم کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہے۔ ہر مطلب کا لفظ دیکھنے سے آیت۔ رکوع سورہ سیپارہ کا نمبر مل جاتا ہے اور فوراً کلام اللہ سے وہ موقع نکل سکتا ہے۔ صفحہ ۲۲۶	[illegible]
[illegible]	ہندوں کے حقوق جو ہندوں پر ہیں۔ ماں۔ باپ۔ بہن۔ بھائی۔ بیوی اور دوست وغیرہ کے متعلق۔ صفحہ ۴۲	[illegible]
[illegible]	انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہوا۔ موجودہ بائبل کی ایسی آیتیں جو مختلف اور متضاد مضامین کی ہیں۔ صفحہ ۱۱۲	[illegible]
اوراد محمدی	اوراد کا بہت عمدہ مجموعہ ہے۔ ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ صفحہ [illegible]	دو آنے
مجموعہ مناجات	(موسوم بہ بیاض سنجات خاکی) زبان فارسی میں مناجات کا نہایت قابل قدر مجموعہ ہے۔ صفحہ ۵۶	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

قیمت	بیان	نام کتاب
[illegible]	دو کتاب صبحی پاشا وزیر صیغۂ تعلیم قسطنطنیہ نے جو تاریخ اسلام نہایت منصفانہ پیرایہ میں لکھی تھی۔ سعید آفندی مرحوم ایڈیٹر اخبار القاہرہ نے اوس کا اُردو ترجمہ چھپوایا صفحہ ۲۰۰۔ چھاپہ ٹائپ ❊	[illegible]
چار آنے	... کی وجہ تسمیہ کا رسالہ علم جغرافیہ کے کئی سو لفظوں کے معنی اور مطلب بڑی محنت سے لکھے گئے ہیں صفحہ ۵۴ ❊	اسمائے جغرافیہ
[illegible]	زبان پارسی میں تاریخ شاہان ایران از ابتدائے آبادیان تا انجام ساسانیان۔ ایران کی چھاپے کی قیمت دس روپے ہے۔ ہمارے یہاں صفحہ ۴۲ ❊	[illegible]
[illegible]	کرۂ ارض کے مختصر حالات ایسی خوش اسلوبی سے مرتب کئے گئے ہیں کہ امتحان سے ۲ گھنٹے پیشتر دیکھنے کافی ہیں۔ صفحہ ۵ ❊	[illegible]
[illegible]	روس کی نسبت ہماری معلومات نہایت محدود اور مختصر ہیں۔ اس لئے اس عظیم الشان سلطنت کے حالات معاشرتی۔ تمدنی۔ تعلیمی۔ تاریخی۔ جغرافیائی ضرور دلچسپی سے پڑھے جانے کے قابل ہیں۔ ڈاکٹر جارج بریندس صاحب کی دلچسپ کتاب کے پہلے حصے کو اہل وطن کی خدمت کے لئے انگریزی سے ترجمہ لیا گیا ہے حالات کی دلچسپی محتاج بیان نہیں۔ صفحہ ۱۵۰ ❊	حالات روس
ایک روپیہ	مہاراجہ گلاب سنگھ کے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کا عہد نامہ۔ اس پر ایک زبردست ریویو از پادری رجب علی۔ صفحہ ۱۱۶ ❊	[illegible] کشمیر
پانچ آنے	ایک صاحب کا پرائیویٹ سفر کشمیر۔ صفحہ ۱۳۲ ❊	سیر کشمیر

کتب متفرق مفید عام و متعلق مدارس

قیمت	بیان	نام کتاب
دو آنے	کریما شیخ سعدی علیہ الرحمۃ۔ سلیس انگریزی میں نظم صفحہ ۲۸ ❊	کریما انگریزی
[illegible]	دیوان در علوم فقر و سلوک۔ از قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ۔ صفحہ ۱۵۶ ❊	[illegible]
[illegible]	خلاصہ دیوان حافظ کا ٹھیٹھ پنجابی میں نظم نہایت عمدہ ترجمہ۔ گویا عرفان کا دریا ہے چوتھی مرتبہ چھپا ہے۔ صفحہ ۶۸ ❊	[illegible]
تین آنے	عام جلسوں میں بیباکانہ۔ موثر۔ فصیح اور دلچسپ تقریر کر سکنے کا ڈھنگ ❊ صفحہ ۵۲	فصاحت
دو آنے	بعض امثال کی دلچسپ اور مکمل تشریح۔ صفحہ ۳۲ ❊	تشریح الامثال
ایک آنہ	پنجابی زبان کے قواعد اُردو میں مختصر طور پر لکھے گئے ہیں۔ صفحہ ۱۲ ❊	پنجابی گرامر
[illegible]	اس سوانحی سو صفحہ کی کتاب میں سرسید مرحوم کے ۴۳ لکچر اور تقریریں ۱۸۶۵ء سے لیکر ۱۸۹۳ء تک درج ہیں۔ جن کو مولوی سراج الدین صاحب ایڈیٹر سرمور گزٹ نے جمع کیا ہے۔ کاغذ ولایتی ❊	[illegible]

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	بیان	قیمت
انگلش پہاڑہ	انگریزی ضرب الثلثین بالمقابل ہندوستانی ہم معنی ضرب المثلوں کے ۔	تین آنے
[illegible]	مشہور گنجینہ خرد۔ مصنفہ پنڈت ہیرا لال صاحب پروفیسر فارسی و پانڈ اینگلو ورنیکلر کالج لاہور ۔	[illegible]
انوار سہیلی مشہور گنجینہ خرد	کا اُردو بامحاورہ ترجمہ مع فرہنگ مرتبہ پنڈت ہیرا لال صاحب پروفیسر پانڈ اینگلو ویدک کالج لاہور ۔	۴
مرآۃ الکرہ	جغرافیہ کرہ زمین کے حالات بصورت سوال و جواب ۔	ایک آنہ چھ پائی
رہنمای کرکٹ	اس مشہور کھیل کے قواعد اس میں درج ہیں ۔	ایک آنہ چھ پائی
[illegible]	جس میں حساب کے کل قواعد کے اصول جبریہ ثبوت مع بہت سے مشقی سوالات کے درج ہیں ۔	[illegible]
[illegible]	پالی کا [illegible] حال قصہ منظوم میں ۔	ایک آنہ
تشریح الاضافات	فارسی زبان کی اکیس اضافتیں ۔	۹ پائی
عربی علم الادب	عربی زبان کی بلاغت اور وسعت ۔	ایک آنہ

منبہات ابن حجر عسقلانی ۔ جس میں نہایت عمدہ اخلاقی اور مذہبی ہدایات درج ہیں عربی سے انگریزی میں ترجمہ کرائی گئی ہیں۔ کتاب قابل دید ہے ۔ قیمت بارہ آنے (۱۲/) ۔

بول چال انگریزی اُردو بالمقابل۔ انگریزی بامحاورہ بولنا سیکھنے کے لئے بہت عمدہ کتاب ہے زیر طبع۔ قیمت آٹھ آنے (۸/) ۔

انٹرنس پنجاب یونیورسٹی کے سوالات سنین گذشتہ مع حل و جوابات انگریزی میں۔ کامل ریاضی دان ماسٹر [illegible] صاحب سے تیار کرائے گئے ہیں۔ ترجمہ انگریزی کا اور گرامر وغیرہ مع جوابات (۱۰/) تاریخ اور جغرافیہ مع جوابات (۱۰/) حساب و مساحت اقلیدس۔ الجبرا مع حل ریاضی (۱۰/) ۔ اُردو انٹرنس کورس کی شرح (۱۲/) ۔ جو صاحب مندرجہ بالا چاروں کتابیں خریدینگے اُن سے چار روپیہ لئے جاوینگے۔ رعایتی خاص قیمت پورے سیٹ کی تین روپے (۳/) ۔

امتحان مڈل کے سنین گذشتہ کے تمام مضامین کے سوالات ۔ دوسری دفعہ چھپ چکے ہیں۔ انگریزی سے اُردو۔ اُردو سے انگریزی کے تراجم بیک جا بمعہ گرامر انگریزی گرامر مع جوابات (۱۰/) حساب مع حل (۱۲/) مساحت مع حل۔ جوابات مضمون جنرل اُردو مع جوابات (۵/) ۔ قواعد اُردو مع جوابات (۱۲/) تاریخ ہند مع جوابات (۶/) جغرافیہ مع جوابات (۵/) ۔ جبر و مقابلہ مع حل (۱۲/) علم طبیعات مع جوابات (۱۰/) ۔ بڑے بڑے لائق و فائق ماسٹروں سے تیار کرائے گئے ہیں ۔

مقتل التفتیش (انگریزی وار برٹن نامہ) ۔ جس میں ایک تجربہ کار پولیس افسر یعنی مسٹر وار برٹن اور مسٹر کرسٹی جیسے اعلیٰ درجہ کے سراغرساں پولیس افسروں کے ماتحت جو جو کارنامے سراغرسانی میں کئے ہیں سادن کو قلمبند کیا ہے۔ ایسے عجیب و غریب حیرت انگیز واقعات کو جمع کیا ہے کہ کسی ناول میں بھی ایسے دلچسپ واقعات کم ہونگے کتاب چھپکر تیار ہو گئی ہے ۔ قیمت فی جلد دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) ۔

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

تواریخہائے پنجاب عہد سکھاں (انگریزی)

پنجاب کی چند نہایت عمدہ تاریخیں انگریزی زبان میں مدت سے ایسی کمیاب ہوگئی تھیں کہ دس دس پندرہ پندرہ روپئے پر ایک ایک جلد کا ملنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس لئے ان کتابوں کو دوبارہ چھاپ دیا گیا ہے۔

(۱) کورٹ اینڈ کیمپ آف مہاراجہ رنجیت سنگھ یعنی "مہاراجہ رنجیت سنگھ کا دربار اور میدان" مصنفہ ڈبلیو۔ جی۔ آسبورن صاحب۔ قیمت عہ/ ۔

(۲) انکسیشن آف پنجاب۔ یعنی "الحاق پنجاب"۔ قیمت ۱۲ ار ۔

(۳) آریجن آف دی سکھ پاوران دی ایسٹ۔ یعنی "مشرق میں سکھ طاقت کی ابتدا" مصنفہ ایچ۔ ٹی۔ پرنسپ۔ قیمت عہ/ ۔

(۴) ہسٹری آف دی سکھس۔ یعنی "تاریخ سکھاں" مصنفہ کپتان جوزف ڈیوی کننگھم۔ جو سکھوں کی نہایت عمدہ اور نادر الوجود تاریخ ہے۔ قیمت ۔ ۔

یہ کتابیں انگریزی میں چھپ کر تیار ہو گئی ہیں۔ اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں ۔

یہ تمام کتابیں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہیں

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں چھپی